CELL No. ______________________ ACC No. ____________

AUTHOR ______________________________________

TITLE ____

ALLAMA IQBAL LIBRARY

UNIVERSITY OF KASHMIR

1. This book should be returned on or before the last date stamped.
2. Overdue charges will be levied under rules for each day if the book is kept beyond the date stamped above.
3. Books lost, defaced or injured in any way shall have to be replaced by the borrower.

Help to keep this book fresh and clean.

Qalaq Arshad Ali khan

cat 05

U1

Q11M

ان من الشعر لحکمۃ

المنۃ للہ کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین دیوان فصاحت نبیان بلاغت توامان از تصانیف یاد السلطان

آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علیخان بہادر شمس جنگ عرف خواجہ اسعد متخلص بہ قلق دیباچہ فزعشق مسمّی بہ

مظہر عشق

کہ ارشد تلامذہ و اقرب اعزہ مہر سپہر سخنوری رشک ظہوری و انوری نکتہ سنج بے نظیر

جناب خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی متخلص بہ وزیر غفر اللہ القدیر سے ہین

مطبع منشی نولکشور کانپور مین بھگوان دیال الخبیب نے چھاپا اور شائع کیا

عہ جز

۷

اطلاع۔ اگرچہ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے لمسکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی لیکن خاص اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُن بعض کتب کلیات و مثنویات اُردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کلیات ودواوین اُردو		کلیات صنعت۔	۹ر۹ پائی
کلیات ظفر ہر چہار جلد کامل ۔ دو جلد مین۔	عگار ۴ر	دیوان شاہ تراب۔	۱۱ر۳ پائی
انتخاب کلیات ظفر۔	۶ر	کلیات نظیر اکبرآبادی۔	۶ر۶ پائی
کلیات مومن۔	۹ر۳ پائی	کلیات وہبی۔ کاغذ سفید چکنا۔	۹ر
دیوان ناسخ۔	۱۲ر۶ پائی	دیوان ذوق۔	سہر۳ پائی
کلیات آتش۔	۸ر	دیوان فدا۔ جلد ثانی مسمے بہ ریاض گلفشان	۷ر
کلیات نعتیہ مجید۔ مصنفہ مولوی عبد المجید خان۔	عہر	دیوان رند۔ مسمے بہ گلدستہ عشق۔	۶ر۹ پائی
کلیات امیر اللہ تسلیم۔	۱۲ر	دیوان غالب۔ دہلوی۔	بلا وصلیات سہر۶ پائی
کلیات میر تقی۔	عـہ ۱۴ر	دیوان خواجہ میر درد۔	۴ر
کلیات سودا۔	عـہ ۴ر	دیوان بہار عرب۔	ار۶ پائی
کلیات انشاء اللہ خان۔	عہ	دیوان لطف۔	۲ر
شاہد عشرت۔	۶ پائی	دیوان امیر۔ موسوم بہ مرآۃ الغیب۔	۱۱ر
سخن شعرا۔	۱۵ر	دیوان غافل۔ منور خان صاحب۔	۴ر
زبان ریختہ۔	۶ پائی	دیوان مرغوب بہ زبان تصنیف تجمل حسین خان صاحب	۸ر پ
قطعہ منتخب۔	۲ر۳ پائی	دیوان نیاز۔	۲ر

بہ عون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

از تصانیف یار السلطان آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علیخان بہادر شمس جنگ عرف خواجہ اسد متخلص بہ قلق دیوان فصاحت بنیان دیباچہ دفتر عشق مسمیٰ بہ

مظہر عشق

۱۹۰۱ع

کہ ارشد تلامذہ و اقرب اعزہ مہر سپہر سخنوری رشک ظہوری و انوری شاعر بے نظیر جناب خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی متخلص بہ وزیر غفر اللہ القدیر سے ہیں

مطبع منشی نولکشور مین بہ طبع مزین مطبوع جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان سلطان العالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودھ اختر نگر غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

زبس ہے جوش نمو از وزوں خون رنگ بہار	تڑپتی ہے رگ گل مثل نبض عاشق زار
ہوا بہار سے ہر اک پتنگ رشک ہزار	نہال شمع بنی شاخ شعلہ لائی بار
زمین و در و دیوار ہوئی اندنوں مین باغ بہار	کہ شاخ گاؤ زمین سبز ہو کے لائی بار
نے ہیں صاف ہم آواز گلو خان عاشق	شکست رنگ کی آواز ہے ترانۂ یار

ہزاروں نخل گل اس سے چمن میں پیدا ہوں [illegible] بلبل فدا ہوں

کرے زمین پہ اگر تخم اشک [illegible] کا درخت غبار

ہوا کے فیض سے نکلے وہ قد [illegible] کہ اسی طرح

[illegible] قد گل افشان ہے [illegible] بہار

[illegible] شعلہ بار

[illegible] درخت انار

[illegible] دودھ کی دھار

[illegible] بلبل

[illegible] رخسار

یہ عندلیب ہے کہ دے گوئی ہے مژدہ	سوار باد ہوئی بوئے گل سلیمان وار
چمن میں گر گوئی ید بیضا کو ہے آئے	تو ہاتھ پاؤں ہوں پیدا برنگ شاخ چنار
دکھا رہی ہے مسیحا کی طرح سے اعجاز	چمن میں قوت نشو و نمائے فصل بہار
نکالے آنکھ جو بالفرض کوئی مجرم کی	یقین ہے پھر وہ نکل آئے چشم نرگس وار
ہزار نکلیں پر و بال سعی نامیہ سے	عجب نہیں ہے جو مرغ کباب ہو طیار
کلیم آئیں چمن میں اگر پئے گلگشت	یقین ہے ید بیضا سے نکلے بلبل زار
جو اشرفی ہے گل اشرفی تو زر زر گل	بنی ہے رشک چمن ہر امیر کی سرکار
یہ سعی نامیہ سے ہوتے ہیں ثمر پیدا	کہ قطرے شبنم تر کے ہیں دانہائے انار
زبس ہے قوت نشو و نما عجب کیا ہے	کہ گرمی دانہ سے پیدا گر ہو شاخ چنار
پڑھوں وہ مطلع رنگین و عاشقانہ اب	ہزار جس کی کرے صف صف بلبل گلزار

مطلع ثانی

نہال قد پری اسکو کرے وہ فصل بہار	بلند ہو قد آدم اگر زمین سے غبار
دکھا رہی ہے یہ حد میں کثرت آج بہار	ریاض دہر میں ایک گل بنا گلزار

[illegible] ہے سحاب کرم

[illegible] سحاب [illegible] دانہائے انار

ریاض

مطلع ثالث

نظم ۲

برنگ غنچہ شگفتہ ہو ہر اک دل زار [illegible]

کہا ادب سے یہ گلچین فضا نے مجھ سے [illegible]

بنا تو آج وہ گلدستۂ گل اشعار [illegible]

[illegible] عقد ثریا ہو جس پہ عالم [illegible]

تصدق اس کے ہوں [illegible]

[illegible] شاخ گل [illegible]

[illegible] مطلع انور حضور [illegible]

[illegible] کی [illegible]

ریاض دہر مین کی آپ نے یہ زربخشی
کہ غنیا کی روش گل بھی ہوگئے زردار

بنی ہر شاخ صدف آب فقیر کی کشتی
بھے ہین دانہ گندم کی جا درِ شہوار

چمن ہوا ہی زرگل سے گنج بادآورد
نثار ہی ہر گل اشرفی کو باد بہار

اُٹھا کے بار عنایات کو جو چل نہ سکا
اسی سبب سے خمیدہ ہی چرخ کجرفتار

لکھون صفت مین بھلا کیا عطاے جد کی
شمار ہو نہ سکے جس کا تا بروز شمار

کرم سے شاہ کے ہی جام جم جو کاسۂ فقر
گدا کو شاہ کہا کرتے ہین صغار و کبار

کرم سے آپکے ادنی بھی ہوگئے اعلی
بنے ہین کرمک شب تاب کوکب سیار

گلیم پوش دوشالے بچھا کے سوتے ہین
جو تھے پیادے وہ اب ہوگئے ہین خیل سوار

ہوا ہی حکم معلے جو بہر بت شکنی
شکستہ لکھتے ہین لفظ بتانکو سب بن

جنیؤ پہنا برہمن نے تو ہلاک ہوا
بنا جنیو کا ہاتھ اُسکے واسطے زنار

لب پیالہ ساقی ہی مائل توبہ
صداے قلقل مینا ہی صاف استغفار

جواب جام مے ہین ہین قبہ ہی ہیبت شرع
چھپا ہی دانہ سبحہ مین رشتۂ زنار

جم و سکندر و دارا و قیصر و فغفور
یہ کمترین غلام حضور ہین دو چار

قصیدہ در مدح ولیعہدی حضرت سلطان عالم و عالمیان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

[illegible]

مخمس ۵

[illegible]

چلے جو باد بہاری تو پھولون کے بدلے ۔ فلک اٹھائے تصدق مین کوکب سیار

...لب بانکو روک اے قلق ادب کا ادب ۔ کہان تو اور کہان مدح شاہ عرش وقار

خدا کی شان ہی کیا خوب چھوٹا منھ بڑی بات ۔ زبان و کلک ذرا سن چکے ترے اشعار

ادا ہے شکر کر اب تو کہ فضل سے اپنے ۔ یہ تجھسے ہیچ پہ ان کو دیا خدا نے وقار

کہ ایسا کامل و ذی مرتبہ ملا استاد ۔ جہان کہ خسرو ملک سخن ہین باج گزار

ترا یہ منھ تھا کہ سلطان عالم و عادل ۔ بنائین سر مبارک سے خود ترے اشعار

خوشا نصیب و خوشا قسمت و خوشا طالع ۔ کہ ہو حضور کے شاگردون مین ترا بھی شمار

رہو ہین ہی چندے نگاہ مہر حضور ۔ برنگ مہر چمک جائینگے ترے اشعار

حضور مین جو ارادہ ہو عرض حاجت کا ۔ تو اضطراب یہ بیجا ترا ہی اور بیکار

تو دل مین سوچ تو ایسے سخی سے اور سوال ۔ جہان کہ ابر سخاوت ہی روز گوہربار

ہمارے خانۂ امید مین نہ آے گی ۔ کہان تلک قلق اس ابر فیض کی بوچھار

اٹھا کے دست دعا سوے قبلۂ حاجات ۔ دعا مین مانگ یہ دلسے کہ اے مرے غفار

رواج عشق کا جبتک رہے زمانے مین ۔ جہان مین گرم رہے تا کہ حسن کا بازار

[illegible]

نور مین ہر شجر باغ ہی اک فرشی جھاڑ | بزم گلزار مین لالیکو کنول ہین روشن
جوش گل ہی یہ چمن مین خس وخاشاک ہین گم | آشیان پھولونسے چھاتا ہی ہر اک مرغ چمن
بے سبب گل نہین تسخیر ہوے ہین شاید | عندلیبونکے گلے مین ہی دعاے سوسن
ہر سحر کرتی ہی مشاطہ گری باد بہار | صرف آرائش و تزئین مین عروسان چمن
کیا فقط روشنی شمع گل شبو ہی | چار سو سرو کا اک شاخ الگ ہین روشن
جسطرف دیکھو ہر اک رنگ مین ہی اپنے مست | بدھیان پھولونکی پہنے ہین جوانان چمن
غنچے ہین بلبلون کے ہر شجر گلشن پر | شاخونمین جھولنے کو ڈالی ہی عشقے کی رسن
یہ ہوا چلتی ہی جانبخش عجب کیا ہی اگر | مرغ تصویر بھی پرواز کرے سوے چمن
وا ہوا غنچۂ دل دیکھکے اس موسم مین | بلبل طبع رسا نے یہ کیا مجھ سے سخن
اب ولیعہد بہادر کی لکھو کچھ تعریف | ہو چکی ہو چکی رنگین سخنی مشغول من
سن کے یہ نکتہ دلچسپ ہوا جی محظوظ | شاہد طبع دکھانے لگا اپنا جوبن
نور آگین کیا اس رنگ کا مطلع موزون | جس سے شرمندہ ہوا مطلع صبح گلشن

مطلع ثانی

ضیغم بیشۂ جرأت ہی یہ تو رہین کرے — شیر سے آنکھ ملائے تو جھکائے گردن

ایسے سردار نہ ہم پائین اگر ڈھونڈھ پھرین — چین و روم و ختن و مصر و بدخشان و دکن

خلق مین وضع مین ہمت مین و تمین مینوز — کہین دنیا مین عدیل اسکا نہین مشفق من

باتکا پورا ہی ایسا جو کہے منہ سے کرے — محو دلسے رہے تا حاصل مطلب ہمہ تن

رفتار ور و طباع و متین و دانا — نکتہ بین و ہمہ دان قدر شناس ہر فن

وہ طبیعت ہی کہ اس ذہن و ذکا کے آگے — طفل مکتب ہی ارسطو تو فلاطون کودن

حال ہمت کا بھی اسوقت ہر اک پر کھلجاے — گنج قارون اُسے ملجائے اگر مشفق من

گلشن نظم مین چہکے جو ذرا بلبل فکر — طرفہ دکھلائے بہار چمنستان سخن

زیور معنی رنگین سے عروس مضمون — یون سجے مین سجی جاتی ہی جسطرح دولھن

روزمرہ وہ کہا مان گئے اہل زبان — اصطلاحات پہ صدقے ہوئے ارباب سخن

نثر انشا جو کوئی کی تو پروئے موتی — زیب ہر کہیے کہ درج در مضمون ہو دہن

طبع دشوار پسند آئے جو دشواری پر — روح طغرا کی بھی سمجھے نہ ذرا مغز سخن

سہل اس رنگ سے لکھا کہ ہوا مشکل تر — چونک اُٹھا بلبل شیراز میان مدفن

حسن گلون صبا و مرگی لکھون کیا تعریف

ہو کا ہر ... چمن

نظم

قصیدہ در مدح حضرت سلطان عالم و عالمیان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

کہا یہ قلقل مینا نے مجھ سے مستی مین
وہ کون یعنی کہ سلطان عالم و عادل
قوی ضعیف ہوے بسکہ عہد سلطانی مین
اگر پتنگ کا دھوکے سے ایک پر جلجاے
کرم سے اپنے جسے چاہین تاج بخش کرین
نگاہ مہر عنایت سے رتبہ افزون ہو
جو آستین سے باہر ہو دست گوہر بار
کرم سے شہ کے گدا بھی ہے شاہ کہلاتا
اُٹھا کے ہاتھ دعا مانگ اے **قلق** ویسے
خدا کے فضل سے تا ہے در اجابت باز
رہے زمین پہ جب تک کہ آسمان قائم
ہمارا شاہ شہنشاہ ہفت کشور ہو

پیالہ ہاتھ سے رکھ کے کہا ادب سے مدح حضور
ملک سپاہ فلک قدر روکش فغفور
بنائے باز کے چنگل مین آشیان عصفور
تو ڈر سے خوف کے محفل سے شمع ہو کافور
پڑے جو سایہ بنے صورت ہما عصفور
جہان مین ذرہ ہر اک آفتاب ہو مشہور
وہان غبار یتیمی رخ گہر سے ہو دور
کہ پانون توڑ کے بیٹھا تو ہو گیا تیمور
دکھایا صبح اجابت نے چہرۂ پُر نور
دعا قبول کرے جبتلک کہ رب غفور
ہمیشہ ماہ کو تا آفتاب بخشے نور
رکاب چوسے صدر اروح قیصر و فغفور

در تہنیت عید الضحیٰ

گردش ہے چشم مست شہ خوش نگاہ کی — دل دلبرون کا صوت سرمہ لیا رہے
سودا افزون ہو اُلفت مژگان شاہ کا — کھٹکا یہ میرے گلشن دل مین لگا رہے
ای ظل حق ہما کی سعادت ہو وہ اگر — محتاج کسب سایۂ نعلین کا رہے
حاتم کی روح کی یہ صدا ہی کہ ای کریم — تا حشر اس سخی کا در فیض وا رہے
بادام چشم و سیب زنخدان حضور کا — عاشق کے درد دل کی ہمیشہ دوا رہے
اس نونہال باغ تمنائے خلق کی — ہر دم ریاض دہر مین نشو و نما رہے
یارب نہال عیش شہنشاہ کا مرے — گلزار روزگار مین پھولا پھلا رہے
نیسان کی طرح دامن امید خلق پر — دُربار ابر رحمت و جود و سخا رہے
بھرتی ہی میرے آگے ہوا خواہیون کا دم — یا مین ہی اس چمن مین رہون یا صبا رہے
بوسہ اگر ملے لب میگون کا آپ کے — بنت عنب کو ہوش نہ باقی ذرا رہے
دریادلی شہ کا بڑھے روز اوج موج — جوش و خروش قلزم جود و عطا رہے
سونگھے کبھی جو نکہت زلف حضور کو — ہر دم دماغ سنبل گلشن بسا رہے
لین اس گل عذار سے گل دام رنگ رو — طوطی خط سبز سدا بولتا رہے

در تہنیت عید

خدیو جہان شاہ عالم پناہ
ثریا وقار و فلک بارگاہ
بہار گلستان ہندوستان
جہان پرور و روح جان ہندوستان
سپہر حشمت و ثروت و برج جاہ
گل باغ اقبال خاقان کلاہ
فریدون وقار و سلیمان حشم
بہادر و نوشیروان شیم [illegible]
دریائے بخشش شیم و عدل و داد
خدا ترس احسان رسان خوش نہاد
حسین و متین و ذہین و ذکی
حلیم و سخی و غنی و متقی
کہ سلطان عالم ہے جس کا لقب
[illegible] ہوئے سے عالی نسب
سخی اس قدر ہے وہ عالی حسب

قطعہ ۱۰

رکاب سعادت مین کچھ کچھ خواص
قلق اور برق وجتول واسیر
سلیمان سوار ہوا اور رہا
کہین مجمع خوبرویان شہر
تماشائیون کا وہ ہر سو ہجوم
زہے حسن سلطان عالم پناہ
سمن بو صنوبر قد و گلبدن
نیا رنگ پوشاک لائی قلق
وہ چتون کہ غارت گر جان و دل
وہ تیور کہ شیرون کا زہرہ ہو آب
لیے عاشقان قبلہ و کج کلاہ
جو کی تیغ ابرو سے سلطان کی ید
الٰہی سلامت رہین تا ابد

چپ و راست چارون غلامان خاص
کہ جن کا نہین چار حد مین نظیر
جلو ریز ہر ایک ہوا دار تھا
چنندہ جو تھے سب مین اور جان شہر
وہ چارون طرف آمد آمد کی دھوم
ٹھہرتی نہ تھی جس پہ ہرگز نگاہ
وہ زیب بدن سوسنی پیرہن
بہار گل سوسن آئی قلق
وہ آنکھین کہ نرگس بھی جن سے خجل
وہ صولت کہ تھرا ئے افراسیاب
سنانون سے افزون وہ ترچھی نگاہ
حسین ہو گئے کربلا مین شہید
نہ پہونچے قیامت تلک چشم بد

[illegible]
سلیمان [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
قلق [illegible] دعا
[illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible] سلامت رہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ردیف الف)

تو وہ خورشید ہی گردون یکتائی وحدت کا
دو عالم ایک مطلع ہی ترے دیوان قدرت کا

عوض طاعت کے یہ عاصی نہین مشتاق جنت کا
مجھے منظور ہی احسان لینا تیری رحمت کا

ہمیشہ رند مشرب جام ترا بھرتے رہین ساقی
رہے آباد مجمع اس خرابات محبت کا

کرونگا روز پرسش عرض گستاخانہ اتنی تو
گنہگاری کا باعث تھا بھروسا تیری رحمت کا

تو وہ ہی نخلبند گلشن ایجاد ای صانع
ریاض دہر گلدستہ ہی تیرے باغ صنعت کا

کریگا حشر مین ہم عاصیون کو سرخرو تو ہی
ترے محبوب نے بیڑا اٹھایا ہی شفاعت کا

ریاض دہر مین سب تیری یکتائی کے شاہد ہین
ہر اک شمشاد پر عالم ہی انگشت شہادت کا

۱۱ نظم عشق

۱۴

تو اپنے نقد طاعت پر غرور اتنا نکر زاہد
وہ کم مایہ ہو ہمین روز جزا داغ عمل میرا
اڑا کرتا ہو جو شرم سیہ کاری سے یہ مرہم
اگر ہو جائے واقف فریقے سے تو توکل کے
نہین جز انفعال جرم کچھ یان مال دنیا سے
عرق نے انفعال جرم کے طوفان اٹھائے ہین
عجب کیا اگر ہو جوش انفعال جرم اسد جیسا
ہری ہو جائیگی کشت امید معصیت کاران
عجب کیا ہو وہ شاداب و برومند ابر رحمت سے
طمع بھی کیا بری شے ہے کہ مثل ماہ چند ہین
رہونگا جلوہ دیدار سے بیخود قیامت تک

نہین ہی قاضی روز جزا مشتاق رشوت کا
بنے گا صید شاہین ترازوے قیامت کا
مرا رخ آشیان ہی طائر رنگ ندامت کا
مزا ہو سوکھے ٹکڑون مین بھی پید نان نعمت کا
ہمارے بعد وارث پائینگے ترکہ ندامت کا
فلک بھی ایک شیشہ ہے مرے آب خجالت کا
ڈبوئے کشتی تن کو مرے دریا ندامت کا
اگر پڑ جائیگا چھینٹا کوئی باران رحمت کا
جو کشت توبہ مین تو بوے تخم اشک ندامت کا
گھٹا دیتا ہی عزت کو بڑھانا دست حاجت کا
کیا ماہ تجلی نے کتان ملبوس طاقت کا

قلق دیو طمع کو اک نہ اک دن ہم پچھاڑین گے
ہمین ہی آزمانا زور بازوے قناعت کا

ہوا مسجود افلاک آستانہ کسکا جز تیرے — فرشتہ کونسے در پر ہوا محتاج اجازت کا

نہان ہوئیسے اُسکے ہی یہ مرزینت افروز — ترا سایہ بنا ہی سُرمہ چشم حور جنت کا

لیا عہد نجات نار حق نے وقت حلت بھی — ہوا کوئی نبی ایسا نہ دلسوز اپنی اُمت کا

کرو نگا زیرِ تیری پیری سے نفس سرکش کو — ہی نقش پائے قدسی ملکہ بازو ے حمایت کا

لگینگی دیکھکر نقش قدم کو آپکے حورین — ستارا آجکل جبہہ کا ہوا ہی صبح جنت کا

دعاے مغفرت کی اسلیئے تا زیست در کو — بہت تھا پاس اُسکو آبرو ریزی اُمت کا

مین اُسکی خاک پا کو طوطیائے چشم کرتا ہون — نظر آتا ہی جسدم کوئی زائر تیری تُربت کا

عطا کس پیار سے فرمایا مرحومہ خطاب — خدا نے مرتبہ ایسا کیا ہی کسکی اُمت کا

زمین بوسی درگاہ علی کا شرف دیکھو — فلک کو مرتبہ حاصل ہوا کس اوج و رفعت کا

قلق یہ آرزو ہی چشم مشتاق زیارت کو
کہ ہو مرغ نگہ پروانہ اُس کی شمع تربت کا

ہوا آغاز و انجام اسطرح سے نظم خلقت کا — نبی مقطع رسالت کا علی مطلع امامت کا

والبیت الحرم مشرق ترے نور جلاوت کا — تو ہی مصراع اول مطلع صبح امامت کا

نگین کی آبرو بس نام کے باعث سے ہوتی ہے
ترا کب فخر امامت سے ہے تو ہے فخر امامت کا

زمین سے تا فلک روشن ہے قدر و منزلت اسکی
بلا شک شیر اعظم علی ہے برج عظمت کا

کبھی اندام سے خورشید کے رعشہ نہیں جاتا
اثر باقی ہے ابتک شیر حق کے رعب و صولت کا

مقرر میرا شمع بزم دین تشریف لائے گا
قلق مجکو نہیں ہے خوف تاریکی تربت کا

رگ و پے میں بھرا ہے شور اسکی محبت کا
نمک پروردہ ہوں میں یار کے حسن و ملاحت کا

بنا نیسے مرے بگڑا یہ رنگ انکی طبیعت کا
مجھی سے ہے پری زادونکو دعوے آدمیت کا

خریداری جنس حسن پر رغبت دلاتا ہے
بنا ہے شوق دل دلال بازار محبت کا

صدائے آہ ہے مضراب غم کی چھیڑ سے پیدا
دل نالان نیا پردہ ہے قانون محبت کا

جو وقت قتل اسکے لعل شیرین کا پڑا پرتو
پلایا آب تیغ یار نے شربت شہادت کا

ہوا یہ دل نہ جب میرا تو پھر کیا اور کا ہوگا
بھروسہ کیجیو تم بھی نہ ایسے بے مروت کا

زمانے کو تو میرے واسطے ان سب نے چھوڑا ہے
نہوں کس طرح میں ممنون درد و رنج و محنت کا

عبث آسودگان خاک کو بد خواب کرتے ہو
ابھی سے کیوں مچا رکھا ہے ہنگامہ قیامت کا

۱۵ نظم عشق

کھلا ہی آبیاری کشتِ غم سے سینے مین	ہر گلشن مین لالہ نام ہی داغِ محبت کا
وفورِ ضعف ہی فرقت کی شب کیا چین سے سوؤن	تن لاغر مرا تنکا ہی چشمِ خوابِ راحت کا
مرے ابرو کمان نے عشق نے یہ نام رکھوایے	دلِ ناشاد تودا بن گیا تیرِ ملامت کا
سوا شورِ قلقل مست کب سُنتے ہین واعظ کی	بھرا ہی پنبہ مینا سے پرہ گوش غفلت کا
وہ دیوانہ ہون جیسے پاؤن جب پھیلا دیتا ہون	تو کوہ قاف مین کونہ اکیا پر تو ان منت کا
سکہاتی سامری کو سحر پر سون نرگسِ جادو	ترے ہونٹھون نے عیسیٰ سیکھ لین پیشہ طبابت کا
غنی ہونے پہ بھی عیب طمع جاتا نہین ہرگز	دل آل ہوس پیوند ہی دامان دولت کا
ہوا ہی تنگ پہنایا دِرُخ مین باعثِ تزئین	لگا ہی خانۂ دل مین مرے آئینہ حیرت کا
دلِ شیدا مین جب اُس حور وش کا دھیان آئیگا	ہر اک چاک جگر ہوگا دریچہ قصرِ جنت کا
بجاے فاتحہ ہر دم وہ یہ آکے کہتے ہین	ق ہماری قبر پہ تعویز ہی سنگِ ملامت کا

قلق ملتا ہی لطفِ حق پرستی بت پرستی مین
نہین عشقِ مجازی کام ہر اک بے حقیقت کا

تھا قصد قتلِ غیر مگر مین طلب ہوا	جلاد مہربان ہوا کیا سبب ہوا

افسوس کچھ نہ میری رسائی کا ڈھب ہوا
اوروں سے ہنس ہنس کے وہ جو مین طلب ہوا
ہنستا ہی اور وہ چپ جو ہی جان بلب ہوا
تشریف لا کے آہ پہ جو مین جان بلب ہوا
اسکو وفات سے بھی اسکا نہ عجب ہوا
فاتحہ کو ہم کو نہ حسرت فلک ہی نگاہ پاس
نظمت کی اب کی رحم کا بہی ہم غضب ہوا
ناصح غیر سے آنکھ ہوا عجب جو ہمارا طلب ہوا
مانع ہی ہم جو سب مین پایا نہ زینت کی جائے باں
کس بنا شب کی جفا جون وہ ہوا کیا سبب ہوا
جسکی سب ہوش غیرت سے ظلمت کفر و شرم بد ہوا
یہ جہان تمام ہی وہ جو ہر سب مین چون ہوا
طالع جو ہین وہ مہر سے عرق انفعال مین
اس وقت جو مین طالب جسد ہم طلب ہوا
انکار جو ہماری جستجو مین سے کھا نہ گیا ہم ہوا
افعال ناصحہ جو مین دل سے دکھا بیکسی جب ہوا
اثنا تو جذب ہی اور سایا ہین بیکسی جب ہوا
چین سے اسکو بھی نہ ہوا ان کو غرور عشق مین
اور نے جو عقل و ہوش کی ہی گر عشق مین

ہوا جو تو دل سے صبر بھی رخصت طلب ہوا
اس دل نہ یہ بھی غضب کہ نہین
کس دن ہمارا آئی مین دیوانہ کب ہوا
شادی شبِ وصال کی ماتم ہوئی مجھے
ہنگام صبح یار جو رخصت طلب ہوا
ہیں دکھا دکھا کے ہمین سے ہوا ہی
یون اثنا کے لحاظ ترا خال لب ہوا
کیا جا کر ملال دیکہ لب کا تھا غبار
کس روز آسمانے مین راحت طلب ہوا

کیا جانین وصف کس کا ہم کو غم رو سیاہ
ہی پاس سبان ارکرم اپنی گذشت کا
آنکھ مین ہی دل پہ تہہ آہ ہی
کعبہ کرے جو اوج ہماری گذشت کا
ناشاد و نام اوہی عم را غم گذشت کا
فصل جلسہ ہم نہ جو دل ہم غم گذشت کا
دنیا مین ای قلق جو ارادہ مان ہم ہی لقب ہوا

ہی یہ جو شبِ وصال ورزِ جنون سے سرگذشت کا

یون نہ ہم سالک پہونچی وان فنا فی اللہ ... بازی گاہ کا
قائم الابیت ہم صحن اسکی بازی ...
کیا ملا دل توڑ کر ایک بندہ اللہ کا
جب کیا نعرہ جنون مین نے الا اللہ کا
کیا دل صد چاک کو اس نے نغمہ آئے ...
... فیض ہو ا ... ان و ماہ کا
خلوت ناز بتان مین کب گذر ہو آہ کا
تو جو چاہے خاک کر دے ...
ہو فلک بھی ...
جب وہ ... عشق ...

اگر ای بت تمھاری کرامات دیکھ لے		شیخ حرم مرید ہو پیر کنشت کا
خورشید روز حشر بنے صورت زحل		سایہ اگر پڑے دل ظلمت سرشت کا
آیا نہ دام مین ترا دیوانہ ای پری		کوئی چلا فریب نہ حور بہشت کا
پامال ہو گئے یار کی رفتار ناز سے		مضمون کھلا یہ آج خط سرنوشت کا
سنگ الم سے ٹوٹا دل اس بادہ خوار کا		اٹھا نہ بوجھ اپنے سر خم سے خشت کا
یاد فروغ رخ تری ای غیرت قمر		ہو نور دیدہ دل ظلمت سرشت کا
دیکھا وہان بھی تجکو جو پہنے ہوے حریر		زاہد اتار لون گا مین حلہ بہشت کا
مجھسے سیہ کار کا ہنگام باز پرس	ق	کاغذ کرینگے پیش جو اعمال زشت کا
اتنا کہون گا کاتب اعمال سے ضرور		کیجیے مقابلہ تو خط سرنوشت کا

شید اقلق ہین ایک بت شمع رو پہ ہم
پروانہ اپنا دل ہی چراغ کنشت کا

ملنا دیوان بین ہی نون وصف پاک اللہ کا	آشیان ہر دائرہ ہی مرغ بسم اللہ کا
مرتبہ ہو یہ ترے دیوانہ ذیجاہ کا	کشور وحشت مین ہی ہمراہ ڈنکا آہ کا

مخمس ۱۶

جب اٹھایا ہاتھ پایا ہم نے نقد مدعا
... آہ کا

... عشق ... آہ کا
... حشت مین ... جادہ راہ کا
... فلک ... راہ کا

سر طوان

کر طواف اپنے دل مجروح بتا نکا تو اگر	ہو ثواب اس بتکدہ مین حج بیت اللہ کا
محو مژگان ہین بہت نازک مزاج دشت شوق	آبلون سے ناز اُٹھیگا بس نہ خار راہ کا
آتش عشق اس تن لاغر کی دشمن کیون نہو	روز اول سے عدو شعلہ ہی برگ کاہ کا
مردہ دل مخمور کو جانبخش ہی عیسی کیطرح	قلقل مینا ہی نعرہ قم باذن اللہ کا
اپنے قاتل کی ہین آمد سنکے بسمل ہوگیا	غل ہوا در پر جو بسم اللہ بسم اللہ کا
گنتی کے بوسے جو دیکر ہونٹھ کاٹا سمجھے ہم	وہ بھی بٹا کاٹ لیتے ہین نہ تنخواہ کا
عرض شوق قتل کی جرأت نہین پڑتی مجھے	رعب قاتل سا نہوگا رعب بادشاہ کا
تخت اگر دل مین پر گر پڑا اسکو نکے ساتھ	ہو گیا ٹھنڈا یہ سیپارہ کلام اللہ کا
انکھین ہین آشوب عالم برا زلف سیاہ	فتنہ محشر لقب ہی قامت کوتاہ کا
کسقدر اندھیر ہی اُس ماہ کی سرکار مین	روز ہوتا ہی تنزل اک ترقی خواہ کا

عشق خط مین لاغر ایسا ہون کہ مجکو ہی قلق
کوہ سے بھی ہی زیادہ بوجھ برگ کاہ کا

مضطر ہی اپنا قاتل جو عشق مجازی کا	ہی موج بحر رحمت نام اس تیغ جہازی کا

۱۷ مخمس

١٨

وحشت سے عیب مستی عصیان ڈھنکے مرے	ہر داغ دل کے جام کا سرپوش ہوگیا
رخصت مین گفتگو جو شب وصل اُسنے کی	شمع سحر کی طرح مین خاموش ہوگیا
جھک کر ملے جو عید کو اُس شاہ ماہ سے	ہالہ ہمارا حلقۂ آغوش ہوگیا
کیونکر ملائے آنکھ کہ کیفیت آب حسن	ساقی کے جام چشم کا سرپوش ہوگیا
اُلفت مین چشم مست کے خود رفتہ دل ہوا	کم ظرف ایک جام مین بیہوش ہوگیا
زاہد جو داغ بڑھ گئے سودائے زلف کے	کعبہ ہمارے دل کا سیہ پوش ہوگیا
خط شعاع موج خرام آپ کی بنی	خورشید ہر ستارہ پاپوش ہوگیا
قاتل نے سر اُتار اتقاضے سے ہوکے تنگ	گدا اُسے گران مین سبکدوش ہوگیا
کی زیب کفش نعش مین جان اُسمین آگئی	وہ پاؤن روح قالب پاپوش ہوگیا
جوبن نکالا یار نے دل غش ہوا مرا	اُسنے سنبھالا ہوش مین بیہوش ہوگیا
زمین کے وقت دیکھکے نور عذار صاف	خجلت سے گھر مین آئنہ روپوش ہوگیا
تیغ نگاہ قاتل خود بین کی سُنکے دھاک	آئینہ جوہرون سے زرہ پوش ہوگیا
باندھی ہوا یہ چرب زبانی نے یار کی	شب کو چراغ بزم بھی خاموش ہوگیا

نمبر ۱۹

جگہ یہ عشق خال گوشہ ابروئے پائی ہی
یہ ثابت ہی مری لیلی کے سیارے بھی مجنون ہین
وہ مجنون ہین پس رگ آئے وہ تو رشک کے مارے
نہ کر حسن دو ہفتہ پر غرور اے ساقی مہوش

سویدا بنگیا ہی سنگ اسود کعبۂ دلکا
نہین ہی ہالہ بے مہ مین ہی حلقہ سلاسل کا
غبار اٹھکر بنے پردہ مری محمل کے محمل کا
جھلک جاتا ہی اک ہی شب مین ساغر ماہ کامل کا

قلق ہوتی ہی آسانی سے جانبازونکی حل مشکل
حقیقت مین بہت ہی دم غنیمت تیغ قاتل کا

فسونگر حسن عارض ہی مرے زہرہ شمائل کا
نہین کم ظلم سے لہو لعب بھی میرے قاتل کا
اٹھایا جب دوئی کا اتحاد عشق نے پردہ
شبیہ اس کشتۂ دیدار کی تو کھینچنا اے سیر
دم قتل اسکی بے آبی نے میری آبرو رکھلی
نہ کیونکر بازی طفلانہ قاتل یہ دم بھر کے
بڑا جھٹکا کمند لعف کا ابھی اٹھایا ہی

گمان خط زنخدان پر ہی دو دو چاہ بابل کا
ہوا کرتا ہی جیسا اسکے گھر مین رقص بسمل کا
تو عالم چشم مجنون مین ہوا لیلی کے محمل کا
مصور گر ورق ہو آبیاض چشم بسمل کا
نہ مین شرمندۂ احسان ہو شمشیر قاتل کا
ہوا ہی ایک کھیل اسکو تماشا رقص بسمل کا
بہت مشکل ہی بچنا ان بلاؤن سے اب مرے دلکا

گھل گھل کے شمع بزم جو یون ہوتی ہی تمام
پرچھاوان پڑگیا ہی کسی دلگداز کا

لی ضعد اریونسے مری نازنین نے جان
انداز نے بھی ساتھ دیا اُنکے ناز کا

اُٹھ زہرہ و شرغ کے گلانے مین منھ اگنی دکھائے
حائل اگر نہ بیچ مین پردہ ہو ساز کا

اظہار عشق رنگ رخ زرد نے کیا
بندے پہ اتہام ہی افشاے راز کا

ہو گی قضاے عمری وا اپنی زیر تیغ
آیا ہی آج وقت ہماری نماز کا

مُرغان دلکی کشمکش اس دام مین رہے
کوتاہ حوصلہ نہو زلف دراز کا

نالان ہی ایک طفل مغنی کے ہاتھ سے
دامان دل بھی کیا کوئی پردہ ہی ساز کا

کیا کیا کیے ہین شوخ تلون مزاج خلق
نیرنگ دیدنی ہی مرے رنگ ساز کا

بحر جہا نمین اپنی بقا ہی حباب وار
ہی نقش آب نام ہمارے جہاز کا

عیسی و خضر بھرتے ہین دم زیست کا عبث
دیکھا ہی نہین ہی منھ تری شمشیر ناز کا

مخصوص یار غمزہ و عشوہ ہی کچھ نہین
رکھتا ہی اُس سے ناز بھی دعوی نیاز کا

عشق بتان سے نزع مین توبہ کا دھیان آئے
ہنگام احتضار ہی وقت احتراز کا

پیدا تو کوئی اتنی حقیقت کرے قلق
دعوے کچھ ایسا سہل ہی عشق مجاز کا

۲۰

مطبع اسلام

[illegible]

ساقیا تھوڑی سی مدد دے نہین کچھ سوجھتا
رو رہا ہون اپنے دل کو کیا خبر انجام کا

روز میرے رونے پر جیسے کبھی مین ہون اسیر
اُس شہ خوبی کے داغ عشق سے خالی ہو کون

حلقہ گیسو کو اُسکے پھانسنا منظور ہے
دل کیا آباد ہمنے داغہائے عشق سے

بت پرستی چھوڑ کر اب حق پرستی کیجیے
وقت مینخواری جو وہ صیاد یاد آیا مجھے

اس طرح بے نشہ کی عینک پڑھون خط جام کا
چشم گریان بن گیا ہر ایک حلقہ دام کا

ما آسا دلمین سکہ جاری ہے اُسکے نام کا
پڑ رہا ہے ڈورا مرغ دل پہ چشم دام کا

گنج ڈالا اس خزانے مین مٹھلے نام کا
ما نیے کہنا کہا تنک نفس نا فرجام کا

پڑ گیا پھندا گلے مین موج مے کے دام کا

سوز غم سے ای فلق رونا مجھے یاد آگیا
آہ جب ٹپکا کوئی آنسو کباب جام کا

بار بار رونے ہمیشہ اُس بت چالاک کا
کیا مہکسے بس گیا سارا مکان ای گلبدنا

سا متیا رہتے ہین جاسے مسکینی کے رات دن
عشق مین بیخود یہ ہین دو نون برابر ہین مجھے

سرمہ چشم ستم مین ہو یارب ہماری خاک کا
غنچہ چٹکا یا کھلا بقچہ تری پوشاک کا

سائبان کمر مین ہو بھی الست تاک کا
شام وصلت کی خوشی غم صبح جشت ناک کا

۲۱ [illegible]

[illegible]

ہون وہ بیکس کہ رگ کی نفرت سے عشق ہو
سایہ بھی بھاگتا ہون سایہ دار بست تاک کا
مین وہ بیکس ہون کہ ہو جاتی ہی بھی مین شراب
تیر کے سب پیار ہو مین سے شرہ تاک کا
ایک دم اپنا گلا گو ساخت تو ہوتا نہین
پارہ بھی کی تختہ بر خنجر سفاک کا
آ رہی ہو یہ لب گور غریبان سے صدا
بوجھ ست خاک ہماری یا جھن مین خاک کا
ہون وہ مست انگور ای جراح بند جب عالم بھی
ہیں سنا زخم کو چھیڑ مت جو ہی رگ تاک کا
ای اجل پھر جا ابھی امید وصل یار رہی
اور رستہ دیکھ لو مین گردش افلاک کا
دیکھنے مین جان اپنی نظر آتی نہین سے
سایہ دیکھ کر حلقہ فتراک ہی فتراک کا
سیاہ تر بہ چشم سیگون ساقی سے عشق کا
ہو گیا چشم ہی پھول سی نازک کا
سمجھی جو ب رہا ایک دم ہر خسار کا

۲۲

تم بھی چھینٹا کھا گئے شاید کسی پیراک کا	اب مین سمجھا بے سبب دریا پہ کب جاتے ہو روز

الخرے اُٹھتے مین کیا کیا ای قلق حمام مین
یار پر سیل طبیعت دیکھ کر دلاک کا

اک بگولا ہی فلک جس دشت وحشتناک کا	ہر وہ مسکن آپ کے دیوانہ بیباک کا
چشم پر حسرت ہی ہر ذرہ ہماری خاک کا	مٹ گئے پھر بھی ہی باقی شوق دیدار یار
آہ پر دھوکھا ہوا خشت خم افلاک کا	سچ تو ہی نشہ مین کیا ہی سوجھتی ہی دور کی
کیا مین جو رہا ہون مہد گردش افلاک کا	وحشت غم مین اتنا رہتا ہی کیون جگر مجھے
برق اک شعلہ ہی جگر اشک آتشناک کا	اوج پر اسدرجہ سیلاب اشک گرم ہی
پھول آنکھون سے اٹھا لیتا ہون نخل تاک کا	سایہ گلگشت مین بھی ہی ادب مد نظر
نشا اترا بھی کا نشا چڑھ گیا تریاک کا	خال کا بوسہ دیا تو چشم میگون پھیر لی
حسرت دل تک رہی ہی منہ بت سفاک کا	دیکھ کر جانبازون کا مجمع شہادتگاہ مین
بڑھ گیا حلقہ کمند آسا تری فتراک کا	زور دکھلایا اثر جذب دل نخچیر نے
نام ہی چہ حیات اس شوخ کی مسواک کا	دیکھنا کیا فیض صحبت ہی لب جانبخش کا

عشق بھی کیا دلال ہی کیا حسن کے بازار کا
صورت ہو سے کم ہی وہ بھی بیدار یار کا
ہو گیا مضمون بھی دامن یار کا
عارضہ سفاک جسم مین رخسار کا
خاکنشین ہون جو ہر رہی تیغ ہی مین
سب سیاہ ہو آتش کا
نقش قدم ہون شعلہ ہی عشق کا
گہی زلف یار کا

ناتوان پتلا ہون ہو خاکساری کا
پہنچ کر مضطرب ہی عشق کا
دیکھ کر دیوانہ شہادت کا
سر زانو سے مست شیر
اس نیلم صورت قتل ہی دامن مین ہون شہادت کا
پہنچا جو

یہ تمنا ہی لب جانبخش ہو گر کوئی تیر	لون دہان زخم سے بوسہ لب سوفار کا
روے محبوب رونے سے جھانکا ہی پری مین منہ چڑا	کیا اثر دیوار مین ہی قہقہہ دیوار کا
خون سے تر ہر دم رہا کرتا ہی او خونریز خلق	زخم دامن ار گیا رومال ہی تلوار کا

رات دن کن گردشون مین اپنی کٹتے ہین قلق
انقلاب دھر ہا پھر نا نگاہ یار کا

گر پڑی بجلی تو ذکر آیا ترے رخسار کا	چل گئی تلوار جب چرچا کیا رفتار کا
بل جو پڑ جائے سراسر نقص ہی تلوار کا	حسن ہی تیوری سے افزون ابروے خمدار کا
حکم جنت مین تو جانیکا نہین شیطان کو	کوے جانان نہین ہی یارب وصل کیون اغیار کا
تیغ عریان پر پڑا جو اس در و دیوار کا عکس	موجۂ آب گہر جوہر بنا تلوار کا
ہڈیون سے میری نفرت تھی ہماے تیغ کو	استخوان تک پہونچی جب منہ پھر گیا تلوار کا
اسلیے ہر دم عرق افشان جبین یار ہی	تا بھڑک جائے نہ شعلہ آتش رخسار کا
او شکر لب تر عرق آلودہ عارض پر نہین	پی رہا ہی رس شکر خوار گل رخسار کا
جو خریداری کو آیا جل گیا ای برق حسن	آجکل شہرہ ہی تیری گرمی بازار کا

دوست کا فر ہی جو الفت کا کشتا فریب
ہو گئے جو دھاگا دیا رشتہ بنا زنار کا
سر کٹا ہی [illegible] لشکر جانی کو منھ مین زبان تلوار کا
کیا قیامت ہی کاٹ ہی قاتل زری [illegible] بدلی ہی بدن زنار کا
[illegible] شیشہ ہی [illegible] دیکھ [illegible] ہو دستار کا
[illegible] پہلی تلوار کا
[illegible] قاتل [illegible] تلوار ہی
[illegible]

ردیف میم

[illegible]

لاکھ پردون سے عیان ہوتا ہی جلوا اُن کا
منھ خورشید چھپانے سے وہ کب چھپتے ہین
آنکھون مین [illegible] جانا نہین پردا انکا
دل جاتے بھی ہین نزدیک نظر آتے نہین
جب [illegible] ازا لا [illegible] اُن کا
[illegible] ہو کر صبا نامہ بھی لیجا نہ سکی
[illegible] ہی ہمارا اُن کا
عشق پر [illegible] غرور [illegible] اُن کا
حسن تو سنے نہین دیکھا [illegible] صورت پر [illegible]
دی بنانے نہین یوسف کو نہ [illegible] اُن کا
[illegible]

شب کو کہتے ہین اُسے ٹہ تو ونکو خورشید
روز نیرنگ یہ دکھلاتا ہی نقشا اُن کا

اُنکے شرمانے سے ظاہر ہوا عشق پنہان
اسقدر پردہ کیا کھل گیا پردا اُن کا

کی ہی جس مُنھ سے صفت اُس سے بُرا کیا کہیے
دہن زخم سے کچھ کیجیے شکوا اُن کا

ای قلق گو نہ کہین ملین سمجھتے ہین وہ خوب
میری اُلفت سے ہوا خلق مین شہرا اُن کا

وصل سے افزون ہین شیدا ہو گیا
درد دل درمان سے دونا ہو گیا

مر گئے تو مٹ گیا وہ شور و شر
سو گئے ہم شہر سونا ہو گیا

رہتی ہی دل مین مرے یاد بتان
کعبۂ دل بھی شوالا ہو گیا

مر گیا سُن کر صدا قلقل کی مین
ہجر مین شیشہ تنچا ہو گیا

ہون وہ مجرم جب اُٹھائے مین نے ہاتھ
باب توبہ دفعتہً وا ہو گیا

بندۂ درگاہ کو کر کے شہید
نیمچہ قاتل کا دونا ہو گیا

اہل دنیا بھولے ہین اللہ کو
ہر کوئی بندے کا بندا ہو گیا

او شکر لب کیا لگا یا دانت پر
نیمچہ جو منھ پہ میٹھا ہو گیا

یک بیک خندۂ افزون سے نکل آئے اشک	وائے تقدیر کہ ہنسنے مین بھی رونا نہ گیا
لن ترانی کا مزا پوچھتا موسیٰ سے کوئی	ارنی کہتے تو کہہ بیٹھے پہ دیکھا نہ گیا

خط تو قاصد کو دیا لکھ کے ولیکن مجھسے
ای قلق گھر کا پتا اُس کے بتایا نہ گیا

تجھسے گلزار جو ای بلبل نالان چھوٹا	اس دل افگار سے بھی کوچۂ جانان چھوٹا
تھا گرفتار وہ ہر روز نگہبانی مین	اک مگر مرتے ہی سو رنج سے دربان چھوٹا
مژدہ ای دل کہ بس اب اپنی اجل آپہونچی	حسرت ای جان کہ ہمسے در جانان چھوٹا
حشر کو ہونگا مین ای دست جنون دامنگیر	چاک کرنے مین جو اک تار گریبان چھوٹا
گھر سے نکلو نہ مری جان کہ ہم سنتے ہین	ہوا دو کو ڑیکا جب گل سے گلستان چھوٹا
پھر کسی دام مین ہرگز نہ پھنسے گا دل زار	تیرے پھندے سے جو ای زلف پریشان چھوٹا
جیتے جی ساتھ نہ چھوٹا تو پس مرگ ای شوخ	خاک سے بھی نہ ترا گوشۂ دامان چھوٹا
غل مچا آگ لگی آگ لگی آگ لگی	کیا کسی داغ سے پہاہا دل سوزان چھوٹا
غیرت و شرم و حیا ہمسے چھٹی تیرے لیے	تجھسے اک دن لگا جلانا نہ مری جان چھوٹا

۲۵ مخمس

بلبلون نے ایسا چھکایا ... کر دیا

پروانہ وار پھرتی ترے گرد بزم مین	ہوتا نہ عذر شمع کو گر پاے لنگ کا
اگر سین گے چاک گریبان مرا مسیح	دیوانہ ہو نہین حسن بتان فرنگ کا
نکلا پئے شکار جو وہ شہسوار ناز	ہر صید شیفتہ ہوا زین خدنگ کا
لکھے ہین ہمنے وصف خط سبز یار کے	جو دائرہ ہو نامے مین ساغر ہو بنگ کا
یارو بتونکی سنگدلی کا ہو نہین شہید	تعویذ چاہیے مری تربت پہ سنگ کا
پتھرا گئین آنکھین اُسکی آگی جو بے مثال	عارض ترا جو نور کا آئینہ سنگ کا
دریا مین چھینٹے جب کہ وہ مطرب پسر لڑے	جام حباب جام بنا جلترنگ کا
پرتو پڑے جو اُس بت قاتل کے چہرے کا	عالم ہو آب تیغ مین بھی آب گنگ کا

دیکھا جو ساتھ قافلۂ اشک کے **قلق**
دھوکا ہوا مجھے دل نالان پہ زنگ کا

زلف و رُخ کی عاشقونکو فکر صبح و شام کیا	رند مشرب ہین ہمارا کفر کیا اسلام کا
اپنی لاستی مشگی ہمکو دوئی سے کام کیا	ہو انا المحبوب لب پہ نامہ و پیغام کا
خود فروشی پہ ہی مصروف اب سیم اندام کیا	ہو متاع حسن کا منظور اُسے نیلام کا

برنگ شمع روشن ہو گئی ہر موج مے ساقی
پڑا پرتو جو ساغر مین حنائی روے گلگون کا

مرے نزدیک کیا ہو بوے مشک و نکہت سنبل
کہ ہو نہین سونگھنے والا شمیم زلف شبگون کا

لکھی ہو جو غزل صحبت وہان یار زمین مین نے
بنا ہو آشیان ہر دائرہ عنقاے مضمون کا

وہ دیوانہ ہون جسے شیر بحکو شیر مادر ہی
نہین کم دامن مادر سے دامن کوہ و ہامون کا

یہ کی اُس طفل لیلی وش نے غربت مین خست مین
عوض پتھر کے مارا مجکو ڈھیلا چشم مجنون کا

گلستان جا بحکر پڑھتے ہین لڑکے میرے دیوانکو
لکھا ہو وصف جو اک شاک گل کے روے گلگون کا

چُراکر دلکو دزدیدہ نظر سے ساقی مہوش
کٹورا آپ وہ بڑھاتا ہی بنی چشم میگون کا

تصور جو ترے دانتون کا آیا عین رقت مین
نظر آیا ہر اک آنسو مین عالم دُرِ مکنون کا

وہ دیوانہ ہون سایہ جس شجر پر پڑ گیا میرا
ہوا اُسپر تیقن ای پری پر بید مجنون کا

وہ منصف ہون کبھی افسانہ لیلی جو لکھتا ہون
قلق خامہ بنا لیتا ہون شاخ بید مجنون کا

پڑ گیا پرتو جو شب اُس انجمن افروز کا
شمع پر دھوکا ہوا خورشید عالم سوز کا

جلوۂ رخ دیکھکر اُس مہر عالم سوز کا
ماہتابان پہ ہوا عالم چراغ روز کا

[illegible]

۲۶ مطلع

[illegible]

[illegible]

روزن قبر سے جھانکے جو وہ عیسیٰ آیا	مر گئے پر بھی ہمیں دید کا آزار رہا
چوم لیں نشہ میں آج اُنکی نشیلی آنکھیں	ہمیں بیہوشی لذت میں بھی ہشیار رہا
رُخ سے اپنے جو نقاب اُسنے اُٹھایا تو کیا	پردہ شرم وحیا مانع دیدار رہا
وحشت میں رہے قیس سے لاکھوں ہمراہ	سارے دیوانوں کا میں قافلہ سالار رہا

بے خطا کون دل آزار خفا تھا مجھسے
عمر بھر تو جو **قلق** زیست سے بیزار رہا

جائے خون ہر زخم سے فوارہ چھوٹا نور کا	خنجرِ قاتل نے کیا چاٹا ہے پتھر طور کا
عکس پڑ جائے اگر اُس کے رُخِ پُر نور کا	شمع کا شعلہ وہیں بنجائے شعلہ طور کا
گر گیا بیخود نظارہ ایک شک حور کا	کاجل آنکھوں میں تھا کیا دود چراغ طور کا
ہوش کھو دیتا ہے ہنسنا اُس سراپا نور کا	ہے چمک دانتوں میں یا جلوہ ہے برق طور کا
دیکھکر بیہوش ہوں جلوہ رُخِ پُر نور کا	مٹی کے ڈھیلے کے بدلے سو نگھیں پتھر طور کا
جان دی ہے دیکھکر حسن اک سراپا نور کا	ہو مرا صندوق بھی چوب نہال طور کا
جب چلا دو گام وہ اک حشر برپا ہو گیا	شورش خلخال کو سمجھا میں نعرہ صور کا

۲۸

[illegible]

ہو گیا شاید گذر ان شب برق طور کا
وادی ایمن میں اُٹھتا ہی بگولہ نور کا

کچھ سیاہی بتا کت ہی ہو جب نے تیرگی
صبح کی آنکھوں میں ہی کاجل شب دیجور کا

چاہیے جھک جھک کے ملنا سب سے دیکھو سرکشو
ٹھوکریں کھانا نتیجہ ہی سر مغرور کا

جو کہ روشن دل ہیں اُن میں عیب بھی ہوتا نہیں
دیکھ لو دیکھا ہی کسنے چور شمع طور کا

دامن نظارہ خار خط سے اُلجھا ہی نہ دے
چاہیے ای رشک دہ چہرہ پُر نور کا

تم ہو آزردہ بوسے لیکے پچھتاتے ہیں ہم
کیا لب شیریں کا بوسہ بھی ہی لڈو بور کا

عشق خط نے کر دیا ہی ناتوان ایسا مجھے
قد خم گشتہ مرا حلقہ ہی چشم مور کا

دست نازک جھاڑ کی شاخیں کنول میں جہاں
صاف قد یار فرشی جھاڑ ہی بلور کا

نور کے جھڑتے ہیں ٹھپے آگ جب دیتا ہو وہ
کیا تمنچے میں بھی ہی قاتل کے پتھر طور کا

گرم رفتاری تری ای شعلہ رو ہی شعلہ خیز
نقش پا گویا کہ ہی فرشی کنول بلور کا

اور دو دن مفت کی چکھیاں کر لیجیے
ایک دن ہو جاؤ گے لقمہ وہاں گور کا

سچ مثل ہی رو برو جھوٹے کے سچا رو مرے
بات حق کہنے پہ کیا درجہ ہی منصور کا

تا لہ شواں کر دوں تخت دل عرش کے ساتھ
سقف گردوں میں لگا دوں جھاڑ میں بلور کا

۲۹
مطلع شوق

لکھتا ہی وصف شعلۂ رخسار یار کا
جلے ورق ہو ہاتھ مین پتا چنار کا

بیمار عشق ہون لب و دندان یار کا
نسخے مین میرے چاہیے شربت انار کا

رشتے کی طرح سے در دندان کا ہی زار
ساکن ہی کوچۂ گہر آبدار کا

آثار عشق خاک سے بھی اپنے ہین عیان
بیوجہ رنگ زرد نہین ہی غبار کا

ہر ذرہ اپنی خاک کا ہی چشم انتظار
یارب ادھر بھی ہو گذر اُس شہسوار کا

ہم عاصیونکو بعد فنا بھی یہ خوف ہی
تختہ اُلٹ نہ جائے زمین مزار کا

کلیان تلک نہ کِھلی تھین جب سے اسیر ہون
دیکھا مزا نہ کچھ چمنِ روزگار کا

چشمان یار کرنے لگین ہین دلونکو صید
ان آہوونکو شوق ہوا ہی شکار کا

وہ دل جلے ہین شعلۂ جوالہ بنگیا
اُٹھا جو گردباد ہمارے غبار کا

یاد مژہ نے باغ دل داغدار مین
کھٹکا لگا دیا خلشِ نوک خار کا

کشتہ ہون ایک ترک کے تیر نگاہ کا
انداز مرغ دل مین ہی زخمی شکار کا

رخت سفید صوت عنالے مے ہی سرخ
کیا رنگ پھوٹ نکلا ہی اندام یار کا

چھو لونگی جا پیالہ ہو لبریز پھول سے
تیجا ہی میکشو قلقِ بادہ خوار کا

نقصان خط سے کچھ نہوا حسن یار کا
آنکھ دیا ہی خار سے دامن بہار کا
پوچھا صبا سے ... کوے یار کا
دیکھو ذرا شعور ہمارے غبار کا
پر نور ہو گئی ہی ... نظارہ چشم دل

ابر نظر سواد عدم کے دیار کا
سمجھا مین وہ وہان سی ... دیار کا
پھر کو عوض گلاب کے ہی بادہ خوار کا
بعد فنا اُٹھا ... تربت مزار کا
تو خاک ہو گئے ہین ...
یکسر رواں ہی نام ہمارے غبار کا
دامان عرش تک بھی پہونچا ہی ...

۳۰

[illegible]

ہوا

ہوا کشتہ میں جب وہ مسکرائے دونکی لیکر
بنی موج تبسم تیغا برق لن ترانی کا

رکھا جب بیچ دندان آپنے انگشت سیمین کو
ہوا شک مجکو سیپارہ مین کاغذ کی نشانی کا

صفت لکھتا ہوں کس شاہد قمر کے روے تاباں کی
سیاہی مین ہو ضم دود ھ چراغ آسمانی کا

نہ گویا ہو سکا طوطی خط سبز بھی ابتک
اسی منہ پر ہے دعوا آپکو معجز بیانی کا

جسے عقد ثریا آسمان پر لوگ کہتے ہین
پرانا دستہ ہے اُنکی قبائے آسمانی کا

آئی لکھنؤ مین کوڑے لوٹے مول ہون گلرو
سنون شکوہ نہ جنس حسن جو انکی گرانی کا

وہ ہم صیاد ہیں تفنگ کلک فکرت سے
شکار اب کھیلتے ہین ہم غزالان معانی کا

قدم رکھتے ہی عشاق کے کٹتے ہین الفاتح
ترے کوچہ مین کیا پتھر کا ہو خنجر کے پانی کا

ستارونکا جو شک ہے انکے ماتھے کی افشان پر
گمان افشان پہ ہے دود چراغ آسمانی کا

مرے قاتل کو طفلی مین بھی تھی شوق ستمگاری
معلم سے سبق پڑھتا تھا وہ شمشیر خانی کا

جھکا کر سر دم فکر سخن مین ڈوب جاتا ہون
گریبان تفکر ہے بھنور بحر معانی کا

کیا ہے سرمے کے دنبالے نے قتل ایک عالم کو
دکھایا آج جوہر اسنے تیغ اصفہانی کا

دم تحریر گلہائے مضامین خندہ کرتے ہین
صریر کلک کیا نالہ ہے مرغ بوستانی کا

میں دیکھونگا کسیکو مصحف رخ کی قسم کھا کر
نہیں دم مارتے ہر گز کہ ہیں آہن کے بھی چلنے
گلوں کی دشمنی میں کار روغن کرتی ہے شبنم

نکال اس منہ سے او کافر نہ کلمہ بدگمانی کا
لب خنجر سے کب شکوہ سنا تشنہ دہانی کا
اگر بھولا اپنی نظروں میں کنول ہے سیل پانی کا

لگاتا ہوں ریاض نظم میں نخل گل مضمون
قلق میں باغباں ہوں گلشن رنگین بیانی کا

مجھے ناشاد چرخ کینہ پرور نے ستا رکھا
لگاوٹ کس طرح کرتی ہے کچھ بھی تیغ قاتل کی
غنیمت جانتے تھے وہ رہے دیکھا اسکا
نہ نکلیں حسرتیں دل کی رہا منہ دیکھنے کی لذت
تمنا دیکھنا جا بجا لاکھوں ہیں بیکت دوڑے
تو وہ گل ہے کہ سنکر تیری آمد عندلیبوں نے
اڑا کر لے گیا دل طائر رنگ حنا میرا
غرض تھی کیسے میرے حظ کو نینوں کا پالین

اسی دشمن نے میرے سو درستے مجکو جدا رکھا
مگر زخم جگر کو کیا کوئی تسمہ لگا رکھا
سو یہ بھی تو نے او چرخ ستمگر تار وار رکھا
قبشکل آئینہ بس ہمکو صورت آشنا رکھا
جو قاتل نے کبھی قبضے پہ ہاتھ اپنا ذرا رکھا
چمن میں فرش پا انداز پھولوں کا بچھا رکھا
عبث بہتاں میں نے تجھپہ ای وزد حنا رکھا
خدا نے اسلیے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا

مخمس ۳۲

اب کسی چال سے گلزار میں صبا و آیا
پھر جلوہ درگاہ میں ہنگامہ بزم دیوانوں کا
عندلیبوں سے کہے دام ہی موج خرام
پاس سے صدق کے اب بھی میں خطے یاد آیا
دور آخر میں سخن شاہ جام دیا ساقی
عیش باہم اگر آیا تو خدا داد آیا
بتدہ اس عالم اسباب میں آزاد آیا
قلق لذت سے آگے یہ کلیوں میں صلا رکھا

لے کے دم بھاگ سے پیغام ہوا
کلشن میں جب صورت میں نظر آیا
اب وہ شب میں فکر جدید آیا
اس حسن سے جو حضرت انسان میں پیدا ہوا
صبا میں کوئی حسن خدا داد آیا
سر خضر خدا ان میں بھی جان میں
جس کو مرض العشق آیا
خون جگر جانی سے ہے ای باہم اتنی بہت
منخ

[illegible]

سُرخ رُو ہو گئی ثابت قدمی اُس کی قلق
پانوں تک بہکے جو خون سر ہاو آیا

مہندی مل کر وہ اُترک ستم ایجاد آیا
دم میں عاشق کے وہ شوخ ستم ایجاد آیا
باغبان آیا گلستان میں کہ صیاد آیا
وائے قسمت ہوا صدمے میں بھی چھٹنا نہ نصیب
ذبح کرنے تو کیا پر مری بے جرمی پر
بعد مرگ آئی لبِ گور فریدون سے صدا
گلشن دہر میں وہ مرغ ستمدیدہ ہون
گلے رکھ دے تلوار پہ جانبازوں نے
سخت جانی کا مری جان جو قاتل نے سنا
ہم مٹے جاتے ہیں تم محو خود آرائی ہو
تھا جو قسمت میں لکھا ہو گا جو انہیں حسن

خون بہا ہاتھ میں لیتا ہوا جلاد آیا
دام میں صید گرفتار کے صیاد آیا
جو کوئی آیا مری جان کو جلاد آیا
رو بازار میں لے کر ہمیں صیاد آیا
آٹھ آٹھ آنسو رُوتا ہوا جلاد آیا
چین اب امن مادر کا ہمیں یاد آیا
اُڑ گئی نیند اگر خواب میں صیاد آیا
امتحاناً جو کسی روز وہ جلاد آیا
دل کڑا کر کے بہت خنجر فولاد آیا
خنجر آیا ہے کہ آئینہ فولاد آیا
تو لڑکپن میں بھی تعلیم کو جلاد آیا

مخمس ۳۳

[illegible]

حسد کی جا نہیں یہ اپنی اپنی قسمت ہے	کسی پہ لطف کوئی موردِ عتاب رہا
شبِ فراق بس اک پل جھپک گئی جو آنکھ	تمام عمر مجھے انفعالِ خواب رہا
فراقِ یار میں سیلاب جوشِ گریہ سے	بسانِ مردمِ آبی میان آب رہا
کسی کی آتشِ فرقت میں یہ بھی جلتا ہے	کبھی نہ تابے پہ آرام سے کباب رہا
ریاض دہر میں وہ خفتہ بخت ہیں کہ سدا	ہمارے باغ کا سبزہ بھی مستِ خواب رہا
مجھ کے وادیٔ الفت میں رکھ قدم اے دل	یہ راہ وہ ہے جہاں خضر بھی خراب رہا
لگا یا ساغرِ مے بھی نہ منھ سے اے ساقی	امیدوار شرف کا یہ آفتاب رہا

نجف کو اُڑ کے چلا اے قلق غبار اپنا
یہ خاک اُڑنے پہ بھی عشقِ بوتراب رہا

صلح ٹھہری فیصلہ باکیہ گر ہونے لگا	غیر ادھر ہونے لگا شکوہ اُدھر ہونے لگا
قوم کی آمد شد نے شوقِ نزع یہ ہو کا دیا	طائرِ جاں پر گمانِ نامہ بر ہونے لگا
دستِ وحشت سے ہمارا اُو لکھ رہا تار جیب	صوف مرہم بہر ناسورِ جگر ہونے لگا
میں فقیرِ دشت پیما بادشاہِ وقت ہوں	مجھ سے سر کو جب دی جنبش جنوں ہونے لگا

صفحہ ۳۹

باغِ عالم میں بھی لے سایہ ہُما ہونے لگا [illegible]

عطر صندل کا جو سودا دردِ سر ہونے لگا [illegible]

نونہالِ تیغِ قاتل بار ور ہونے لگا [illegible]

[illegible]

اے قلق میں ہوں وہ نازک دل کہ نور ماہ سے
جب کتان پر نے اُڑ کے ٹکڑے جگر ہونے لگا

قسمت سے مل گیا مجھے ساغر شراب کا
چھینا ہے نجم بخت نے برج آفتاب کا

اُس مست کے ہاتھ میں نہیں ساغر شراب کا
مہتاب سے مقابلہ ہے آفتاب کا

ہر سال قبر پیر مغان پر چڑھاتے ہیں
شیشہ شراب ناب کا دونا کباب کا

انصاف پر کچھ آپ کرو ہیں تو باغبان
وے قبر عندلیب میں تختہ گلاب کا

رو پائے وصل کہ نہیں سکتے ہیں شرم سے
عالم ہے بینا خواب میں لوگوں کے خواب کا

صورت گرو جو کھینچو مجھ پیر کی شبیہ
تصویر پر لگا ئیو روغن شباب کا

سیخ مژہ پہ دیکھ کے لخت جگر مرا
کیا کیا جلا بھنا ہے کلیجا کباب کا

مجھ رند بادہ خوار پہ سایہ پڑا ہے
صدقے میں میرے دیجیو پیالا شراب کا

دامن جنون سے دامن صحرا ہے چاک چاک
دھوکا عبث ہے خضر کو موج شراب کا

بیجا نہیں ہے گریہ شبنم دم سحر
لبریز ہو چکا ہے پیالا گلاب کا

پیر مغان کے عرس میں یوں آئیں اہل زہد
گاگر کے بدلے سر پہ سبو ہو شراب کا

گلچین نہالِ آرزوے عندلیب ہین
دستِ نگاہ شوق کو پاسِ ادب رہا

یہ دمبدم تجکو چاہیے دینا گلاب کا
پردہ کیا نہ فاش تمھاری نقاب کا

چلتی ہی تیر مقتل عشاق مین بہت
دم خبر ہر جلے یار کی تیغ خوش آب کا

اب اے قلق وہ جوش وہ بدمستیان کہان
پیری اُتار دیتی ہی نشہ شباب کا

گلو نیر صاف ہو کا ہو گیا تحسین کٹورے کا
رگِ گل مین جو عالم تھا تری انگیا کی ڈوری کا

برابر ایک سے مصرع نظر آتے ہین ابرو کے
تو ارشد کہیے یا ہی ایک ہی مضمون چوری کا

بہت غم کھاتے کھاتے ان نہ اک دن جان جائیگی
ضرر رکھتا ہی اے دلبر نتیجہ سیر خوری کا

ہوا ہی ہمکو اک مطرب پسر کی زلف کا سودا
ہمارا شور وحشت بھی اک ٹپا ہی شوری کا

خفا ہی گالیان دو چاہو آ نیند و نہ آنے دو
مین سوتے نہ جگاؤ سوتے مین مجھے لپکا ہی چوری کا

اگر تم بوسہ سیب ذقن سے ہو گئے قائل
گلے پر پھیر دینگے چاقو میوہ خوری کا

کوئی شیدا ہے عارض ہی کوئی زلفوں کا دیوانہ
کسی کو عشق کالی کا کوئی عاشق ہی گوری کا

کہین اچھی صورت دیکھ لون دیدہ نظر وسے
مری آنکھوں کو چور کی طرح لپکا ہی چوری کا

شبِ عیش اپنے ماتم میں وہ شوخِ سیمتن ہوگا
منجم کہتے ہیں اُس چاند میں سورج گہن ہوگا

پے صید افگنی عازم جو وہ ناوک فگن ہوگا
تو آہوے سپہر اونکا بھی نشانہ ہرن ہوگا

اگر وہ شعلہ رو رونق فزائے انجمن ہوگا
ترا پروانہ پھر کوئی نہ اے شمع لگن ہوگا

لبوں نے جرم ہر مشتاق نے کیا تو منہ چھپاتا ہی
نہ اک بوسے سے بوسیدہ ترا سیبِ ذقن ہوگا

نکل جاؤنگا گر سودائے گیسو میں سوے صحرا
تو ہر اک جادۂ رہ مثلِ افعیِ اہرمن ہوگا

تری اُلفت میں ہنسنے کیسے کیسے کوہِ غم کاٹے
کوئی شیریں نہ تجھسی اور نہ ہمسا کوہکن ہوگا

وہ لاغر عشق میں ہیں امتحان پہنا کر لیجے
کہ سوزن ناتوان پر ڈھیلا میرا پیرہن ہوگا

ثبات اپنا ہو تو ہنسیے کسیکی بے ثباتی پر
چمن میں گریۂ شبنم پہ گل کیا خندہ زن ہوگا

پڑیگا عکسِ نورِ رخ جو تیرا اے بازو پر
برنگِ سبعۂ سیارہ تابان نورِ تن ہوگا

نسیم آسا ہوا لے دامنِ شمشیرِ قاتل ہو
شگفتہ صورتِ گل اپنا ہر زخمِ بدن ہوگا

بہارِ حسن چھا جائیگی نظارے سے عاشق کے
سوادِ چشمِ بلبل خالِ رخسارِ چمن ہوگا

تأسف کی نظر سے جب وہ بعدِ قتل دیکھے گا
تو اپنا دامنِ نظارہ قاتل کا کفن ہوگا

پئے گلگشت جائیگا اگر وہ غیرتِ گلشن
غبارِ پائے رنگیں غازۂ روئے چمن ہوگا

[illegible] ۲۳

[illegible]

کفر و اسلام کے جھگڑوں سے چھڑایا صد شکر
قید مذہب سے جنون نے مجھے آزاد کیا

محفلِ غیر مین بلوا کے جلایا ہم کو
تمنے خلوت مین کسی دن نہ ہمین یاد کیا

جسمین مضمون رقم تھا تری خوش چشمی کا
تو اسی شعر پہ اُستاد نے بھی صاد کیا

کوہ غم ہمنے بھی او غیرتِ شیرین کاٹا
جوشِ اُلفت مین تمہے پیشہ فرہاد کیا

ایکدن بھی نہ ہمارا کوئی کہنا مانا
ہم بجا لائے جو کچھ آپنے ارشاد کیا

تیرے دیوانونکا کس وحشت مین مسکن نہوا
کونسا ہے وہ خرابہ جو نہ آباد کیا

حسرتِ قتل ہی نے جان لی اپنی صد شکر
موت نے ہمکو نہ شرمندۂ جلاد کیا

دیکھو اس عشق فسونساز کے نیرنگ آخر
جان لی قیس کی لڑکے سر فرہاد کیا

لاکھ چاہا مگر اک شوخ ہمارا نہ ہوا
کیا جوانی کو قلق مفت مین برباد کیا

ہجر مین رونے سے دیدۂ تر کیا ہوگا
ایسے چھینٹوں سے فرو سوزِ جگر کیا ہوگا

یادِ اغیار جو دربان ہی گذر کیا ہوگا
ولیکن اُس خانہ برانداز کے گھر کیا ہوگا

خرمنِ ہستیِ عاشق کو نہ کر خاک سیاہ
اسمین حاصل تجھے اے برق نظر کیا ہوگا

دل حلقۂ زلف کی نہین یا دلربا چمن کی سیر کی سکا
زینت لعل پر جشان سے خطر کیا ہو ... [illegible]

[illegible]

مخمس ۳۹

موتیا باغ مین ہمسنگ گہر کیا ہوگا	بڑھکے دانتون نے ترے ہر گل تر کیا ہوگا
کف نرگس مین تہی ساغر زر کیا ہوگا	مو ع قلنسے نہ لبریز ہو ممکن ہی نہین
اپنے ہی کام نہ آیا تو وہ زر کیا ہوگا	صورت افعی گنجینہ نہ بن حافظ مال
کشتی مے کو یم مے سے خطر کیا ہوگا	مست ہو الفت ساقی مین جو ول خوف نہین
دل بے حسرت بے داغ جگر کیا ہوگا	حاصل زیست یہی ہو کہ تری الفت ہو
محو دیدار ترا طامع زر کیا ہوگا	الفت رنگ طلائی نے کیا مستغنی
قائل معجزۂ شق قمر کیا ہوگا	نہ وہ ہوگا تری تیغ نگہ سے دل صاف
راہزن خضر رہ دشت سفر کیا ہوگا	پیرو نفس نہو تو ہو اگر سالک شوق
درد نالون مین نہو گا تو اثر کیا ہوگا	عاشقانہ جو ہون اشعار تو دلپر لگے چوٹ
بے نگہبان در گنجینۂ زر کیا ہوگا	افعی زلف کا ہوگا دل داغ مین دھیان
ساغر بادۂ گلرنگ سپر کیا ہوگا	تیغ غم تشنۂ صہبا سے کوئی رکتی ہی
نالۂ بلبل شیدا مین اثر کیا ہوگا	یہ وہ آہین ہین جگر دوز کہ لگتے آگے
منزل گور مین یہ رخت سفر کیا ہوگا	اور اک دزد کفن کالیا کھٹکا ہمراہ

[illegible]

عمر بھر دشت جفا مین افعی زخمی کی طرح	گیسوئے خمدار کے سودے مین سر پٹکا کیا
صدمۂ باد خزان غم سے دل نالان رہا	یہ وہ غنچہ ہے کہ بے موسم سدا چٹکا کیا
جب سنایا درد عشق دخترِ رز نے ساقیا	لب پہ بادہ گلگوں کی گھونٹ کا کیا

شاہ اختر کا یہ مصرع نقش ہو دل پر قلق
ناک کا ٹنکا ہماری آنکھ مین کھٹکا کیا

صاف لکھ بھیجا جواب اُسنے مری تحریر کا	لو لفافہ کھل گیا سارا بخط تقدیر کا
اے منجم وصل ہوگا کس دن اُس مہ پارہ سے	آئیگا روز شرف کب کوکب تقدیر کا
جسکو دیکھو در بکف گلزار مین آتا ہے وہ	گل کے ہاتھ آیا ہے کیا نسخہ کوئی اکسیر کا
کٹ گئی عمر اُس قمر کی عشق ابرو مین تمام	برج عقرب مین ہے کیا کوکب ہی تقدیر کا
زیب ہے کہیے وہم رنگین کلام یار اگر	آشیان کنج دہن ہے طائر تقدیر کا
پانو نے مجھ وحشی لاغر کے یہ گھستی نہین	مورچہ کھاتا ہے خرمن دانۂ زنجیر کا
بے لیاقت مدعی پہونچا سکیگا کب ضرر	کار گر کیا نیش ہوگا عقرب تصویر کا
میری رسوائی اگر میدان محشر مین ہوئی	فائدہ کیا اسمین ہوگا کاتب تقدیر کا

آنسکو الفت ناوکِ مژگانِ جانانہ کی نہین
کونسا دل ہی نشانہ جو نہین اس تیر کا

اُسکے قابو مین ہون عالم ہی مین حیران ہون
یہ خطِ عارض بھی ہی کوئی عمل تسخیر کا

خانۂ دل تیری صنعت ہی نکر اسکو خراب
نام ہی تعمیر سے ہر صاحبِ تعمیر کا

کشتہ اُس رنگِ طلائی کا ہون سونا جانکر
کام لیتے ہین ہماری خاک سے اکسیر کا

اہلِ محفل کی نہ بانگیری کا ہی انجام بد
دیکھو دنیا ہی مین منھ کالا ہوا گلگیر کا

ای قلق کس درجہ راہ عقدۂ الفت ہی سخت
پانون یان بستے نہ دیکھا ناخنِ تدبیر کا

لکھا مضمون جو اُس شکِ چمن کے روئے روشن کا
ہو دیوان پے اپنے شانِ بیاضِ صبحِ گلشن کا

دلِ صد چاک حافظ ہی خطِ رخسارِ روشن کا
لٹا کو کسنے دیکھا ہی نگہبان ہے کے خرمن کا

امیدِ گلا کون اُسکے تیغِ تیز پر رکھتا
حقیقت مین نہایت ہی گھونٹ کڑوا آبِ آہن کا

وہ نازک دل ہین رنجِ غیر ہی سوہانِ جان مجکو
کبھی ملین نہ توڑونی دوست قہ کیا اپنے دشمن کا

گلے مین دیکھکر طوقِ طلائی شک ہوا مجکو
کہ ماہِ نو ہی پروانہ تمھاری شمعِ گردن کا

گھٹا چھائی نہین ہی دودِ دی باغ پر ہر گل
اُڑا ہی رنگ ہی سے پھاڑے دامنِ سوسن کا

الٰہ

[illegible]

گھٹ گیا دل میں خجالت سے ترا دیکھ کے قد
سرو گلشن کو بڑا ناز تھا رعنائی کا

دھوم سنکر تری خوش چشمی کی اے رشک چمن
چشم نرگس کو بھی ارمان ہے بینائی کا

چشم میگوں سے جو اس ترک فگن کی لڑی آنکھ
ہو گیا نشا ہرن آہوئے صحرائی کا

غم عاشق میں کیا ترک نکھرنا اُسنے
گل چراغ آج ہوا ملکِ خود آرائی کا

جب سے اس نور کے بچے نے مجھے جھانکا ہے
چشم روزن میں گمان ہوتا ہے بینائی کا

سب گھمنڈ ٹوٹ گئے رقیبوں کے مٹا دیتا میں
پاس ہوتا نہ اگر یار کی رسوائی کا

موجودی غیر کو ساقی نے کراہت دیکھو
شیشۂ مے کو مرض ہو گیا ابکائی کا

ظلم خوبانِ جہان ہم سے قلق اُٹھ نہ سکا
نام بدنام کیا صبر و شکیبائی کا

شہرہ بوجہ نہیں زینت و زیبائی کا
قطع جامہ ہے مرے یار پہ رعنائی کا

شیر دیکھو لب جانبخش صنم کے ہوتے
خضر خط کو بھی دعویٰ ہے مسیحائی کا

طول سا طول ہے مرتا ہوں نہ ہوتی ہے سحر
روز محشر ہے لقب اُس شب تنہائی کا

تجھسے اُن آنکھوں کو وحشت ہے مگر مجھکو ہے عشق
کھیلا کرتا ہوں شکار آہوئے صحرائی کا

بیتابیٔ الفت نے کیا ہے سبک ایسا
خاطر پہ گراں یار کی نظروں میں ہوں ہلکا

وہ سوختہ جاں ہوں کہ اٹھے دود دل اپنا
دیکھو صفتِ شام ہو نظروں میں دھوندلکا

چھلنی کیا اس نالے نے پتھر کا کلیجا
پوچھو جگرِ کوہ سے توڑ اپنی رفل کا

جوبن پہ شب ماہ ہے ہوا چلتی ہے ٹھنڈی
ساقی کوئی ساغر مئے گلرنگ کا چھلکا

لکھی ہے زبس کاوش خالِ لبِ شیریں
خامہ بھی مرا نیش ہے زنبور عسل کا

اب یہ نئی ہے کشتۂ دیدار کی حالت
آنکھوں میں دم اٹکا ہے بھروسا نہیں پل کا

پیغام زبانی بھی کوئی کہنے نہ پایا
خط پڑھتے ہی لکھوا لیا قاصد سے مچلکا

کس چین کی نیند آتی ہے کیا امن ہے حسن
پوچھوں جو معبر ہو کوئی خواب اجل کا

ہر وقت محبت میں مرے درپئے جان ہے
پہلو میں قلق دل نہیں دشمن ہے بغل کا

دل خستہ ہو تو لطف اٹھے کچھ اپنی غزل کا
مطلب کوئی کیا سمجھیگا مستوفی تل کا

عالم ہوا ہے خرمنِ جان برق اجل کا
جب سے تجھے کا مو باڑ دپٹے سے وہ جھلکا

اب یہ خط جام بھی دشوار ہے ساقی
قاضی نے لیا دختر رز کا بھی مچلکا

[illegible]

حسد کیا جاتا ہوں میں کیا کرتا مری مٹی خراب	اگر زمین تھوڑی فلک سے بہر تربت مانگتا
باغ عالم میں ہے اک گل کے اگر ہوتی زبان	تیری سی بو باس اور تیری ہی رنگت مانگتا
ماہ کنعاں کو وہ بیچتے میں دیتے بے دریغ	اپنے یوسف کی زلیخا سے جو قیمت مانگتا
غیر کا احسان یہ چڑھتا ہے ہوتی گویائی اگر	شیر دایہ سے نہ میں بعد ولادت مانگتا
پیر میکش کی جو ہو جاتی کرامت آشکار	ساقیا دست ہو وعظ سے بیعت مانگتا
سوکھے ٹکڑوں کی قناعت کا مزا ملتا اگر	پھر نہ بھولے سے بھی منعم نان نعمت مانگتا
نقد ہوش و دو جہان دیتا میں میخوار ہوں	ایک ساغر کی مرا ساقی جو قیمت مانگتا
صاحب دل و علم کو بھی دیکھا چین سے	کیا میں اس غمخانہ میں اسباب راحت مانگتا
موسم گل میں تکلیف ور دیتا واعظا	توبہ مے توڑنے کی پر اجازت مانگتا
وہ چراغ رہ نہیں جو خوف باد دہر سے	سایہ دست احبا کی حمایت مانگتا
شیطنت کرتا ہے یہ ممکن اگر ہوتا تو میں	پھر غیر روسیہ بھی طوق لعنت مانگتا
تشنہ دیدار ہوں کیا عجب جو وقت نزع	شربت دیدار ہی میں جائے شربت مانگتا
شوق ولادت عیسیٰ میں گذران دیتا دو گواہ	خون کی میرے اگر حاکم شہادت مانگتا

۵ نظم عشق

دل اپنا کوئے زلف صنم میں اٹک گیا
لو اور سنیے خضر بھی رستہ بھٹک گیا

نظروں میں میری تیر نگہ وہ کھٹک گیا
سینہ جو توڑ کر جگر و دل تلک گیا

تڑپایا اس قدر ہمیں درد فراق نے
بستر جگہ جگہ سے ہمارا مسک گیا

جلوے سے نور عارض روشن کے ای قمر
زخمی تمہاری تیغ نگہ کا چمک گیا

تشبیہ دی جو ہم نے پرچم سے یار کے
طالع کا ماہ نو کے ستارہ چمک گیا

قاصد سے لیکے خط مرا شوخی تو دیکھنا
مضمون اضطراب کو پڑھکر پھڑک گیا

اب دام میں تمہارے مرا دل نہ آئیگا
ای جان یہ غزال رمیدہ بھڑک گیا

بڑھ بڑھ کے بولتا تھا میں رحمت کے ناز پر
اعمال نامہ دیکھکے پیچھے سرک گیا

گرمی آتش رخ دلدار دیکھنا
مثل سپند خال کا دانہ چٹک گیا

مجھ روسیہ کی پھیلی یہ تاریکی عمل
جگنو سا آفتاب قیامت چمک گیا

میں نے نہ پائی نام یہ مذبح جو ہم
تاثیر دیکھو جام ہی زخود چھلک گیا

وحشت میں جب وہ خار مژہ یاد آگیا
کانٹا سا میرے پائے جگر میں کھٹک گیا

وادی عشق میں مجھے یوسف جمال کے
میں کیا تمام قافلہ رستہ بھٹک گیا

[illegible]

غیر وں کو ساتھ لا کے کیا خوب ہمکو شاد
پوچھو نہ آفرینش احمد کا تم سبب
شب بھر دکھا کے راہ نہ آئے جو صبح تک
اُٹھتے ہی اُسکے عارضِ پُر نور سے نقاب

کیون جی یہی علاج دلِ ناصبور تھا
منظور اپنی ذات کا اُسکو ظہور تھا
وہ ایسا کونسا تمھین کا رِ ضرور تھا
کافور شمع بزم کے چہرے کا نور تھا

کچھ آج عاشقی کا نہین شوق اور قلق
مدت سے اس شراب کا دل کو سرور تھا

ہر دل عزیز میرا بتِ رشک حور تھا
مین کیا کہون جو وہ صنمِ رشک حور تھا
وہ کیا ہوا جو آپکے چہرے پہ نور تھا
بیدرد تجھسا کوئی نہ اے رشک حور تھا
کیا کیا لیے ہین جذب محبت سے ہمنے کام
پیدا کیا تھا ہمنے تقرب جو یار سے
بیداد نے تری اسے سب کچھ دکھادیا

یعقوب کیا وہ دیدۂ یوسف کا نور تھا
آرام جان سرور دل آنکھونکا نور تھا
اس حسن چندروزہ پر اتنا غرور تھا
جو دل تھا تیرے عہد مین وہ ناصبور تھا
جبتک ہمارے بس مین دل ناصبور تھا
مشہور اس دیار مین کیا دور دور تھا
آگے ستمگری کا فلک کو شعور تھا

[illegible]

[illegible]

ارادہ ہی قفس کا لینگے بوسہ اس ستی قدمکے
ترا خط کھینچینگے ہم بھی اکدن عیب بخدا انکا

مری ہستی مین بھی خاصیت اکسیر پیدا ہی
کہ مین کشتہ ہون کی سیپارہ کے الماس دندان انکا

بہونچتا ہی کب اپنا ہاتھ اس گل کے گریبان تک
ہوا ہی جسکی خاطر حال ابتر جیب و دامانکا

کیا ہی قتل مجکو یار کے بست حنائی نے
جریدہ چاہیے تربت مین میری شاخ مرجانکا

بیابان جنون مین کیون نہ رکھو مین عزیز انکو
گمان خار مغیلان پر ہی تیرے موے مژگان کا

وہ ترک جنگجو مجھسے اگر آنکھین لڑائیگا
کھنچے گی تیغ ابرو کی چلیگا تیر مژگانکا

گل داغ جنون کثرت سے سینے پر شگفتہ ہین
مرا چاک گریبان بھی ہی دروازہ گلستانکا

مرے ہمرہ کا نیکو راہ طلب مین ہی خضر اکثر
بیابان مانند چشم غول ہر ذرہ بیابانکا

عنایت گرد صحرا کا قلق ہمکو کیا خلعت
جنون نے رکھ لیا پردہ ہمارے جسم عریان کا

اگر کرتا وہ نظارہ لب جانبخش جانانکا
سکندر ایکدن خواہان نہوتا آب حیوانکا

رقم کرتا ہون کچھ وصف ابرو و دندان جانانکا
وکھاتا ہی نمین ہیرا اپنے کلک گوہر افشانکا

جو اسکا سینہ پر نور دیکھا تو یہ سمجھا
ہوا خورشید طالع مشرق چاک گریبانکا

نظم مجنون

وہ سخت بن ہو جو کرتا مجھے وہ قاتل قتل
تو تیغ کا بھی گرے ساتھ دم نکل جاتا

یہی جلن تھا جو بازار عشق بازی مین
ہمارا سینہ داغ جنون بھی جل جاتا

بھلا ہوا نہ سنی ہمنے بدزبانی یار
ہمارے منھ سے بھی اسوقت کچھ نکل جاتا

اثر اگر کشش شوق قتل دکھلاتی
تو خنجر کمر یار کا اُگل جاتا

صفا پر اُسکی مہ و مہر گر نظر کرتے
تمھارے چہرے پہ پائے نگہ پھسل جاتا

جو پانون توڑکے اک جا نہ بیٹھ رہتا مین
تو کوئی جو ڑ رقیبونکا مجھپہ چل جاتا

شراب خانے مین ہوتا گذر جو واعظ کا
جمال دختر رز دیکھکر پھسل جاتا

تمھین بتاؤ مین ناصح کی کسطرح سنتا
سنبھالنے سے دل غمزدہ سنبھل جاتا

نہ سہنے پڑتے اگر روز صدمۂ شب غم
تو اتنا جلد مین کیون دئی طرح ڈھل جاتا

فروغ دیکھکے اُس شمع بزم کا شعلہ
تڑپ کے پردۂ فانوس سے نکل جاتا

مرے جلن پہ نکرتا نظر اگر وہ کریم
گھرون کیساتھ یہ کھوٹا درم بھی چل جاتا

ہمارے روز سیہ دیکھتی تو ہیبت سے
شب فراق کا بھی رنگ رخ بدل جاتا

قلق رہا ہی مجھے پاس وضع عشق مین بھی
مزاج یار نہ تھا مین کہ جو بدل جاتا

[illegible]

فروغ دودہان ہاشمی آگے نہ ایسا تھا — کیا ہی نام روشن آپنے اب وجد کا
گنا جاؤن تیرے دیوانگان عشق گیسو مین — ملے آزاد نامہ جب کہی روح مقید کا

قلق کوئی نہین اب دلمین ورارمان بجز اسکے
خدا دکھلائے جلدی مرقدِ انور محمدؐ کا

ہم بغل جسوقت ہمسے وہ گل تر ہو گیا — پیرہن کیا جامۂ تن تک معطر ہو گیا
جب مقابل یار کے دانتونسے گوہر ہو گیا — آب خجلت سے تمام اُسکا بدن تر ہو گیا
جسکو وصل اُس آئینہ رو کا میسر ہو گیا — بخت اُسکا غیرت بخت سکندر ہو گیا
اُسنے دکھلایا اثر اپنے طلائی رنگ کا — نقرئی پہنا تو سونے کا زیور ہو گیا
پرتوِ رخسار سے اک آسمان حسن کے — ذرہ ذرہ رو کش خورشید محشر ہو گیا
چاہتا ہی سکا مین کلمہ چھون آیا ہی آئے — نامے کے لانیسے کیا قاصد پیمبر ہو گیا
اسقدر کی رخنہ اندازی خلنگ آہ نے — رفتہ رفتہ یار کی دیوار مین در ہو گیا
لاکھ دربانونکو بھڑکا مین دراندازا تو کیا — دلمین اپنے خانمان برباد کے گھر ہو گیا
ہمنے لکھا تھا جو خط مین اپنی بربادی کا حال — راستہ ہی مین تباہ اپنا کبوتر ہو گیا

ہو زبان اللہ کی گویا زبان مصطفا
علم ہو اللہ کا جو ہو وہی علم آپ کا
دنگ ہوجاتے تھے سنکر ہی فصیحان عرب
کس قدر تھا بلیغ و افصح بیان مصطفا
قاب قوسین اور او ادنیٰ سے ثابت ہوگیا
لامکان سے بھی کہین ارفع مکان مصطفا
حضرت صدیق و ذی النورین و فاروق و علی
تھے یہی چارون خلیفہ رازدان مصطفا
[illegible]

[illegible]

مخمس عشقیہ ۵

تیغ ابرو کے لگاتے جگر وو لیبہ یہ وار
میرے قاتل نے ذرا مجکو سنبھلنے نہ دیا

سخت جانی نے شہادت ہی سے رکھا محروم
حلق پر خنجر سفاک کو چلنے نہ دیا

بدگمان آشنا ہو غیر وہ کیسے بھڑکانے سے
یار نے عطر بھی پوشاک مین ملنے نہ دیا

وحشت عشق نے تار زیست بنا ہی مجھے
پانون باہر مرا زندان سے نکلنے نہ دیا

یاد مین پیچ تری زلف کو کیا کیا ای جان
دام مین لا کے محبت کے نکلنے نہ دیا

پاس مہمان اسے کہتے ہین کہ تار زیست قلق
خار غم آبلۂ دل نے نکلنے نہ دیا

جو ساقیا تو نے پی کے ہمکو دیا ہی جام شراب آدھا
تو اپنے ہونٹون کا ٹکڑے ہمارے منہ مین کباب آدھا

وہ پُر گمہ ہین کہ ہو گئے سب اسی مین ان کلیا وہ سارا
ہنوز محشر کے محکمے مین ہوا تھا میرا حساب آدھا

کہا نگہی اب وہ لن ترانی نہ تاب جلوہ کی لا عاشق
ہنوز کھولا تھا پھر بیدار اُسنے بند نقاب آدھا

خدا کے کامل جو چاہتا ہی تو ذبح کر ڈال جلد قاتل
نچھوڑ نا مجکو نیم بسمل کہ پائیگا تو ثواب آدھا

دماغ دیکھو مرے صنم کا گلا جو کرتا ہون مین ستم کا
تو دیتے ہین سارے ہی اب جواب وہ مجھے بدقت جواب آدھا

سفید و سرخ ایسی ہے وہ رنگت کہ جب بنا ہوگا جسکا پتلا
ملایا ہوگا سمین صانع نے آدھا مینہ اب شہاب آدھا

مصیبت کیا ہے رحم آدمی دامان سا تر ... مصطفا
منصور سے ... دامان سائل بھر دئیے
جب ہوئی ... پر بلند ... شان مصطفا
روز اول سے ... خاندان مصطفا
سب کو گھر میں ... دشمنان مصطفا
غنی مین ... احسان مصطفا
دوزخی ہین ... سکان مصطفا

[illegible]

[illegible]

رضوان ہمین جو روکیگا چلا ئینگے ملک	جانے دو ان کو ہین یہ غلامانِ مصطفا
کیا آفتابِ حشر کی گرمی ستائے گی	ہم ہون گے زیر سایۂ دامانِ مصطفا
بادِ خزانِ ظلم سے سب غنچے ہائے	تاراج کر دیا چمنستانِ مصطفا
ہوتے نہ آپ خلق تو ہوتا نہ کچھ بھی خلق	دونون جہان ہین بندۂ احسانِ مصطفا
خوف اُنکو بازپرس قیامت کا کچھ نہین	جو اُمتی ہین تابع فرمانِ مصطفا
دُنیا کے ذائقون پہ کسی سے نظر نہ کی	سب نعمتون سے سیر تھے مہمانِ مصطفا
خورشید آسمانِ نبوت حضور ہین	بُرجِ شرف ہے گوشۂ ایوانِ مصطفا
کس سے مثال دیجیے ایسا وہ کون ہے	برتر ہے سب سے بعد خدا شانِ مصطفا
عصیان سے کیون ہین سر بگریبان کہ حشر مین	ہوگا ہمارے ہاتھ مین دامانِ مصطفا

ہو نگے رسا نصیب ہمارے بھی اے قلق
دیکھین گے ہم بھی مرقدِ ذیشانِ مصطفا

سودا ہوا ہے جب سے اُس زلف پُرشکن کا	بارِ سیہ بنا ہے سنبل مرے چمن کا
بازار گرم کیونکر ہے دم نہ ہو سخن کا	آتش زبان ہے اک بلبل مرے چمن کا

۵۱

[illegible]

... فلک ہے خاکپاے بوتراب
ذرہ ذرہ ... اس راہ کا
... عالم مین ... آفتاب بوتراب

[illegible]

کن حرم نوش نے کہین وقت دو ترس ... خوش نصیب

جسکے بغل مین یار ہی اُسکا خوش نصیب

دریا دلی کی دھوم تری سنکے مئے پرست

اک جام بھی ہمین نہوا ساقیا نصیب

محبوب زلف یار ہی مدت سے مرغ دل

تجھسا نہین جہان مین کوئی بلا نصیب

چھوٹی جو دام سے تو قفس مین ہوئی اسیر

کیا عندلیب زار کا بھی ہی برا نصیب

ایسے نہین قسمتوں نے شفیق آشنا نصیب

۵۲

اسیر ہو لاکے ہین سب احکام قرآن و حدیث	رائے حق رائے نبی ہر عین رائے بو تراب
پیروی اُس رہنما کی کر کہ تا بھٹکے نہ راہ	مشعل راہ یقین ہی نقش پائے بو تراب
دوستان مرتضی پر نار دوزخ ہی حرام	اک کلید قفل جنت ہی ولائے بو تراب
حکم جاری سکا جن و انس پر کیونکر نہو	وقت کا اپنے سلیمان ہی گدائے بو تراب
کسکی ہی تصویر کا آئینہ خورشید فلک	کرتی تھی کس سے زمین باتین سوائے بو تراب
پڑھیے بعد پنجگانہ اب وظائف کچھ نہ اور	کیجیے نعت محمدؐ اور ثنائے بو تراب

ردیف	مانگتا ہی یہ دعا اللہ سے ہر دم قلق بخش دینا بہر پیغمبر برائے بو تراب	بائے موحدہ

ہمکو ازل سے آج تلک غم ہا نصیب	راحت کے نام سے بھی نہین آشنا نصیب
صد حیف جو ہمکو ہجر بتان کا ہوا نصیب	دشمن کو بھی یہ رنج نہوا ہی خدا نصیب
ہمسے کجی فلک کی ہمیشہ چلی گئی	اک روز بھی ہمارا نہ سیدھا ہوا نصیب
ختم اُس نگار پہ ہی سب انداز دلبری	حور و پری کو کب ہین یہ ناز و ادا نصیب
اکبار اُنسے اور کرونگا سوال وصل	بگڑا ہے ہمین کچھ کہ بگڑ جائے یا نصیب

یہ داغ اسیری ہی او را نکا شباب

... شباب

خضاب بالوں پہ ہوتا نہیں ہے پیری میں عزیز کیوں نہ ہوں پیری میں مجکو سیاہ	سیاہ محبت پہنتے ہیں سوگوار شباب کہ اپنی ہی سچی ہے چارہ یادگار شباب

کمال ضعف سے یہ ورد لب ہے آٹھ پہر
قلق فدائے جوانی قلق نثار شباب

عاشق گیسو و قد تیرے گنہگار ہیں سب	مستحق دار کے پھانسی کے سزاوار ہیں سب
پاس اطبا کو ہے مایوس یہ بیمار ہیں سب	تیرے بیمار محبت کے بدآثار ہیں سب
دلدہی کے بھی نہیں طرز سے واقف اصلا	یہ حسینان جہاں نام کو دلدار ہیں سب
اب صورت ہے محبت میں تمہاری اے جان	اپنے بیگانے مری شکل سے بیزار ہیں سب
ظلم صیاد سہلب جائے یکایک کیونکر	ہم اسیران قفس تازہ گرفتار ہیں سب
حسن یکتائے دو عالم ہے ترا ہی ہے دوست	تیری حدت کے مقر کافر و دیندار ہیں سب
ایک بھی بات غم دل کی بنا ہیں گے حضور	یہ زبانی ہی فقط آپ کے اقرار ہیں سب
سنے زبانی ہے نہیں تجھ پہ نہیں سن لیتے	قائل ان آبلہ پائی کے مرے خار ہیں سب
نہ پڑے فکر وہاں ذکر یار میں تم	کوئی واقف نہیں یہ غیب کے اسرار ہیں سب

۵۲

[illegible]

ناز و انداز و ادا اور ... آزار ہیں سب

جلوہ معشوق کے اوصاف ... ہیں سب

[illegible]

بناہو کان کا اس ماہرو کے بالا سانپ
یہ حلقہ مار کے بیٹھا ہے پاس بالی کے
کلال لا اے جو طرح ساغر و لالا سانپ
مجھکو دشمن جانی بغل مین پالا سانپ
گئی حسن پہ بیٹھا ہے کوڑیالا سانپ
[illegible]

ستی نہ ہو یہ عاشق خانہ خراب کی	ہٹی کے عطر سے نہ کرو پیرہن خراب
کس درجہ ہجر یار مین اہ موت دیر کی	لکھے ہی لکھے ہوگیا میرا کفن خراب
بنوائیگا جو خط وہ مرا اشک آفتاب	سورج کی ایک روز یہ ہوگی کرن خراب
زلفین چھٹین جو اسکی کہیں پیچ و تاب سے	دوہاتھ تیرے واسطے ہوگی رسن خراب
ظالم نے عیش باغ کو غمخانہ کر دیا	یارب اسی طرح سے ہو چرخ کہن خراب
گل مین نہ باغبان ہین نہ بلبل کے چہچہے	کیسے بڑے ہوے ہین چمن کے چمن خراب

ردیف

تھوڑی جگہ تو مرے کو اسکی گلی مین دو
مٹی کرو قلق کی نہ اے جان من خراب

یائے فارسی

تمھارا افعی گیسو ہاتھ لگے کالا سانپ	بنایا کس لیے افسانے سے کوڑیالا سانپ
خیال زلف مین ہم نے وہ نالے کیے	ہر ایک روزن دیوار سے نکلا سانپ
رقیب چھوتا ہے زلف سیاہ جاناں کو	خدا کرے کہین ڈسے اسکو کالا سانپ
ہوا ہون خاک کسی گل کی یاد کاکل مین	کلال تو مری مٹی کا بھی بنا لا سانپ
نہ اسکے کاٹے ہوے جیتے ہین نہ مرتے ہین	تمھارا گیسو شکلین بھی ہے نرالا سانپ

[illegible]

درماندوں کا ہی کون بجز تُجھے دستگیر
اپنے ایا ہی جو انکو وہ لینگے پناہ آپ

مجھ روسیہ کی ہی یہ جا وقت نازِ پرس
رکھیگا اپنے لطف و کرم پر نگاہ آپ

اُلفت کا کیا یہی ہی نتیجہ جہان مین
عاشق کو قتل کرتے ہین کیون بیگناہ آپ

دل دیکے بحر فکر مین ہو غوطہ زن عبث
دریائے عشق کی نہین پائینگے تھاہ آپ

ردیف	عزم سفر تو ملک عدم کا ہی ای قلق کچھ اپنے ساتھ لے بھی چلے زادِ راہ آپ	تائے فوقانی

دشمن جان ہین مرے شوخ پریزاد بہت
تشنۂ خون گنہگار ہین جلاد بہت

کہین شیرین سا حسین تو نظر آئے کوئی
اب بھی سر دینے کو موجود ہین فرہاد بہت

بیگناہی نے بس قتل اثر دکھلایا
ذبح کرکے مجھے رویا مرا جلاد بہت

دل جو دینا تو حسینونکو سمجھ کر دینا
عشقبازی کی بُری ہوتی ہی اُفتاد بہت

ابھی کچھ قدر شباب آپکو ای جان نہین
تھوڑے دن مین کیجیے گا یاد بہت

خنجر ظلم نہین لیتے کبھی دیکھا
جور تجھپر نگر ای بانی بیداد بہت

جن مین تنہا ہی معشوق بہت ہین کم
آدمیت نہین جنمین وہ پریزاد بہت

صفحہ ۵۵

[illegible]

عشاق کب آرائش دنیا کے ہین پابند	آزاد تعلق ہین گرفتار محبت
مر کر غم گیسو مین ہوا ہم پہ یہ روشن	تاریکی مرقد ہی شب تار محبت
لین از سر نو مول کسی نے لف کا سودا	ہین داغ جگر سکۂ بازار محبت
گل داغ ہین اس باغ کے بلبل ہی تمنا	ہر چاک جگر ہی در گلزار محبت
اے دل ہین کس امید پہ جان اپنی لڑاؤن	مشہور رہی بیقدری سرکار محبت
وہ عیسی دوران بھی غیرون سے اُٹھ جائے	جم جائے جو رنگ رُخ بیمار محبت
بے پردہ وہ یوسف ہو تو حیران ہون خریدار	رُخسار ہون آئینہ بازار محبت
یہ خاک کا پتلا نہ اگر حوصلہ کرتا	کونین سے اُٹھتا نہ کبھی بار محبت
سب بیچ کے یہ مول لیا کرتے ہین سودا	ہوتے ہین عجب جنس خریدار محبت
اس یوسف خود کام کی فیصل تو قیمت	بیجا نہین دل دینگے خریدار محبت

سمجھنے کی نہین اے قلق ان میمبرون نے
یہ طالب زر ہین نہین طلبگار محبت

ہے صیاد سے یہ کہکے محبوس کہن رخصت	سوے ہم پرندی تو نے کی سیر چمن رخصت

[illegible]

اُس شعلہ رو کے دل کو جو اک لو لگی رہی	مانند شمع کاٹی ہے رو رو کر تمام رات
فرقت میں مجکو نیند نہ آئی ترے بغیر	لوٹا کیا میں فرش پہ دن بھر تمام رات
یہ انتظار یار میں تھا حال صبح تک	باہر کبھی تھا میں کبھی اندر تمام رات
اللہ ری نازکی کہ نہ مرجھایا ایک پھول	پھولوں کا پہنے سوئے جو زیور تمام رات
وہ خفتہ بخت ہوں کہ یہی بات صبح تک	پچھتایا اُس قمر کو جگا کر تمام رات
کیں تم نے گرمیاں جو شبِ وصل اے قمر	کیا کیا جلا ہے چرخ ستمگر تمام رات
تم تو تمام روز بسر عیش میں کرو	تڑپا کرے یہ عاشق مضطر تمام رات
سر رکھکے سو گئے تھے کل اے جان جسپہ تم	تکیہ دھرا رہا وہی دل پر تمام رات
اُن ابرؤں کے دھیان میں سویا نہ صبح تک	تیغیں کھنچی رہیں مرے سر پر تمام رات
بیدار بخت ہم سے سوا ہے جہان میں کون	سوئے بغل میں یار کو لے کر تمام رات

ابکی نکالیں دل کے سب ارمان اے قلق
صحبت جو یار سے ہو میسّر تمام رات

یہ بولے جو اُن کو کہا بے مروت	میں کیا تمھی سے بھی ہوں سوا بے مروت

۵۷ نظم عشق

ردیف ٹ

اے صنم اپنی غلامی میں گرفتار ہو دل [illegible] زلف بے دام عبث
دولت حسن [illegible] کا [illegible] آرام عبث
دشمن جان ہے ہمارا وہ دل آرام عبث
قاصد [illegible] آرزو [illegible] مدام عبث
اے غم دل اپنا [illegible] جام عبث
بخت [illegible] ہی میں [illegible] عبث
ہم [illegible] کیا آپ سے [illegible] زینت [illegible] عبث
خود ہی [illegible] ہمیں نام عبث
خاکساروں [illegible] لازم ہے [illegible] نام عبث
ادب پیر خرابات بھی [illegible] میں [illegible] عبث
[illegible] دور [illegible] عبث
[illegible] قلق [illegible] بدنام عبث

وہ خفتہ بخت ہون سویا جو ساتھ بھی دلدار	تو مثل طالع برگشتہ پھیر لی کروٹ
کہا جو وصل میں سو رہ لپٹ کے پیٹھ پہ پھیر	تو ضد سے بولا کہ ہم سوئینگے اسی کروٹ
مسافران عدم اسطرح عدم کو گئے	کہ پھر کسی نے ادھر سے کبھی نہ لی کروٹ
لپٹ کے سینے پہ منہ رکھکے سوئے ضد دیکھو	تمام رات نہ مجکو بدلنے دی کروٹ
سوال وصل پہ کس ناز سے حیا کے حجاب	مری طرف سے خفا ہوکے پھیر لی کروٹ
لپٹ کے سوتے تھے اس گل کیساتھ جس پہلو	لحد میں بھی ہے یہی آرزو اسی کروٹ
ابھی کمال ہی الھڑ ہو وہ بت کمسن	لپٹ کے سوئینگی عادت ہے ایک ہی کروٹ

ردیف	یہ آرزو ہے قلق گر نصیب ہو شب وصل لپٹ کے سوئیے تا صبح ایک ہی کروٹ	ثنائے مثلثہ

اکر دیا دل سے ہمیں مورد الزام عبث	وہ ہمارے ہوئے ہم ہوئے بدنام عبث
خوبرویان جفا کار سے الفت کر کے	بے زبانوں کو دیا کرتے ہو دشنام عبث
جیسے ہم سنتے ہین جو چاہتے ہو کہتے ہو	بے زبانوں کو دیا کرتے ہو دشنام عبث
بندے اللہ کے پامال ہوئے جاتے ہین	ای بتو فتنہ بپا کرتے ہو ہر گام عبث

[illegible]

[illegible] عبث

مخمس

دیکھین گر چشم تصور سے کرین کچھ وہ حجاب
تن بدن سے عرق رشک اُلفت سے ٹپکا جاتا ہی

پردہ دلمین ہا کرتے ہین مستور عبث
کیسے وہ غنچہ دہن ہیں ہم کا فور عبث

ردیف

اے فلق ہو گئے انگشت نمائے عالم
چاہئے وا لو نہین اُنکے ہوے مشہور عبث

جیم

دلکو ہر داغ اُلفت دلبر کی احتیاج
ہی بادشاہ ہم کو افسر کی احتیاج

ہر دم تلاش گوہر مضمون ہی طبع کو
ہی نو عروس فکر کو زیور کی احتیاج

دم بھر کو یاد کاوش مژگان کرم کرے
اپنے رگ جنونکو ہی نشتر کی احتیاج

پیرے ہی در یہ خاک نشینو کو چین ہی
انکو نہین ہی بالش بستر کی احتیاج

داغ جنون ہی تاج در یار ہی سریر
حاجت نہ تخت کی ہی نہ افسر کی احتیاج

غافل ہی تو تو لیست بہی ہین لکہ و لبت
انکو بعد مرگ بہی ہی گہر کی احتیاج

خواہان بوسہ لب شیرین ہی یار زار
اس مور نا توان کو ہی شکر کی احتیاج

انکو نگاہ ناز سے ہی عشاق آتشین
خواب بھینے کو ہی جو کبوتر کی احتیاج

یاد نگہ دیدہ مینگو نسے مست ہین
انکو نہین ہی شیشہ و ساغر کی احتیاج

[illegible]

بے سبب نہین ہمرگوشی ارباب فساد
امتحان کا اُسے پھر شوق ہوا ہی شاید
بے نیازی کی بدولت ہون ہمیشہ سے عزیز
بر سر حرف ہی ہمسے جو وہ شوخ کم گو
دم رفتار قیامت ہوئی برپا ہر گام
مُرغ دل سے نگہ ناز بھری ہی ہوجہ
ٹالتے ہین مجھے ہر روز یہ کہکر دم وصل
جذب اُلفت ہی یہ کس تیر فگن کا دلکش
میری غیبت پہ اٹھین یار نے جھڑکا شاید
تھوڑی دولت ہی بٹ جائینگے وہ اب لاکھ بولا مین

عشق صادق کا مرے فاش ہوا نہ کچھ آج
مجتمع ہین در جلا دپہ جانباز کچھ آج
کیا یہ معشوق اُٹھاتے ہین مرے ناز کچھ آج
بات بھی کر نہین سکتے ہین سخن ساز کچھ آج
صور سے کم نہین خلخال کی آواز کچھ آج
بیرخی کرتا ہی تیر قدر انداز کچھ آج
کل سے افزون ہی طبیعت کی سلانہ کچھ آج
اور دنیسے ہی سوا طاقت پرواز کچھ آج
دم نخود دیر سے بیٹھے ہین جو غماز کچھ آج
کل کچھ اعزاز ہوا ہو سکے سر افراز کچھ آج

چشمکین کرتے ہین اغیار سنبھل بیٹھو قلق
صحبت یار کا بے طور ہی انداز کچھ آج

رہ حسرت کے نام سے نہین واقف سوا بیخ		پیدا ہوا ہون کیا ہین آگہی کہاں نہ بیخ	

[illegible]

[illegible]

وہ خفتہ بخت ہیں کہ نہ جاگے کبھی نصیب		دیکھا نہ خواب عیش کبھی ہمنے سوائے رنج

فرقت میں ایک قاتل بے رحم کی قلق
چورنگ دل کو کرتی ہے تیغ جفائے رنج

بیمار عشق اور تو سب کرچکا علاج	باقی فقط ہے اک ملک الموت کا علاج
جز وصل یار اور ہے بیفائدہ علاج	درد غم فراق طبیبو ہے لاعلاج
آئے تھے کرنے کو ترے دیوانہ کا علاج	اپنا ہے اک طبیب کو کرنا پڑا علاج
کیا کیجیے معالجہ اس شرم چشم یار	کرتا ہے کون نرگس بیمار کا علاج
پھر عیادت آئے تو ہمراہ غیر کے	اپنے مریض عشق کا اچھا کیا علاج
کیونکر کہوں امید شفا تو نہیں مجھے	عیسی کرینگے عشق کے آزار کا علاج
اک دن ہماری جان ہی لیکر یہ جائیگا	درد جگر ہمارا طبیبو ہے لاعلاج
احباب میرے ہوش کی اپنے دوا کریں	ہوگا طبیب سے دل بیمار کا علاج
خود سر کمال ہے دل دیوانہ ناصحا	ایسے جنون زدہ کا کرے کوئی کیا علاج
جانبر مریض عشق کو ہوتے نہیں سنا	کوئی کریگا کیا مرض الموت کا علاج

حیرت کا ہے مقام طلسم زمانہ دیکھ
فکر مآل کار تو کچھ زیست بھر نہ کی
کشتے کی تیرے خاک ہی تو رونہ شوق سے
وعدہ کیا تھا ہم سے کسی بات کا کبھی
شاید کسی رقیب نے بھر بھر دیے ہین کان
نے اس گلی کے بیٹھ لگے گی نہ قبر سے
پہلا اسیر زلف جو ہے اُسکی قدر کر
دی جان جسپہ فاتحہ کو بھی نہ آیا وہ
دلکو عبث مقابلۂ عشق کی ہے فکر
دل ہٹ گیا رقیب ملے کب تک ہمین خار
ہو گی کبھی نہ دام سے صیاد کے نجات
کر عرض حال کھیل گئے جان ہی پہ جب
دل لیتے وقت مجھے نہ افسانۂ عشق کی

غفلت مین جا ریست مین کرتے ہین چار سوچ
زاد سفر کا اب ہے دم احتضار سوچ
کرتا ہے اتنا کسلیے ای شہسوار سوچ
کچھ جی مین اپنے اے بت غفلت شعار سوچ
خالی نہین ہے آبکا یہ بار بار سوچ
مدفن کی جا رہی نہ کہین اوریار سوچ
اول رہا ہے مشک کہا جی مین یار سوچ
بعد فنا ہے یہ ہمین زیر مزار سوچ
کرتے نہین ہین مرد دم کار زار سوچ
اپنے بجائے خود تو کچھ ای گلعذار سوچ
ای عندلیب فرقت گل مین ہزار سوچ
کس بات کا ہے پھر تجھے ای دلفگار سوچ
بیجا ہے اب یہ ای **قلق** دلفگار سوچ

۶۳

جنون ہوا جب مجھے تیرے صبح عارض کا
صفائے دل تجھے حاصل ہو اسد م اغافل

ہماری قبر حسین اس سے کرتے ہین کہ ہمین
وہ شب بدن ہو جو جوہری دیکھے

بہانہ کرکے نہ آیا اندھیری راتون کا
کلیجا سنگ کا بھی آب ہو کے بہ جائے

ہمیشہ چاک گریبان ہا سحر کی طرح
سنان غمسے چھدے جب جگر گہر کیطرح

کمال عشق پہ ہو ناز ذی ہنر کی طرح
ترے پسینوں کے قطر و نکو بے گہر کیطرح

وہ ماہ پردۂ شب مین چھپا سحر کیطرح
اگر اٹھائے وہ صدمے مرے جگر کی طرح

خیال رنگ طلائی کو یار جانی کے
جگہ دی دل مین قلوق مین حب زر کی طرح

چہرہ قمر ہی مہ غیبی جواب صبح
پیش نظر جو وصل مین تھا انقلاب صبح

تار شعاع مہر ہین فی وقت مین تار اشک
منزل ہماری غفلت پر ہی نے کھوئی کی

آنچل دوپٹے کا رخ پرنور پر نہین
مہتاب شب ہین گال جبین آفتاب صبح

پوچھو نہ حال شب کا نہ کچھ اضطراب صبح
گریان ہی مرے حال پہ چشم پر آب صبح

وقت سحر گران ہی مسافر یہ خواب صبح
تار شعاع مہر نہی ہین نقاب صبح

[illegible]

ردیف	قلق نہ حرف نصیحت زبان پہ لائے وہ پھر جو سن لے میری محبت کی داستان ناصح	خاے معجمہ

ضعیف ہو کے سمجھتا نہیں تعجب ہے
کروں شباب میں ترک لذت بتان ناصح

کرم کیا ہے غم عشق نے مرے دل میں
میں کسطرح نکروں پاس مہمان ناصح

ہم آپ بند کیا کرتے ہیں ہزار ونکو
ہمارے سامنے کھولیگا کیا زبان ناصح

بتو نکا کلمہ پڑھے تو ابھی ہمار یطرح
کمال عشق اگر پختہ ہو عیان ناصح

میں وہ ہوں عاشق دیوانہ گر مجھے کی بند
برنگ جیب اڑاؤ ونگا دھجیان ناصح

کہیں ہمار یطرح یہ بھی پھنس گیا شاید
کچھ آجکل ہے بہت ہمپہ مہربان ناصح

ان شعلہ رخونکا ہے ہر اک عضو بدن شوخ
کیونکر نہ یہ بجلی کیطرح ہوں ہمہ تن شوخ

آنکھیں تری آفت کی ہیں اے غنچہ دہن شوخ
کچھ ٹبھکے نہیں ایسے غزالان ختن شوخ

شیشے سے عیان دختر رز کی ہے شرارت
گھونگھٹ ہی میں ہو جاتی ہے معلوم دلھن شوخ

دو فقرونمیں کر دیتے ہیں دل لاکھو ںکے بیچین
ان شوخ بیانونکا ہے انداز سخن شوخ

ور کی ہیں یہ بہت ہاتھ نہیں لگتی ہے لیکن
پیری میں جوانونکی طرح سے ہے یہ زن شوخ

تمھارے کوچے مین جاکر یہ اب مچلتے ہین حجاب وصل کو توڑا ہو جی کڑا کرکے	کبھی ہوے نہین ایسے مرے قدم گستاخ بہت تو نین ہوے اُنسے آج ہم گستاخ

ردیف	لحاظ ہی مین شب وصل ہوگئی آخر نہونے پائے قلق اس سے کوئی دم گستاخ	دال مہملہ

ہوئی بلند جو اپنی شرر فشان فریاد	کرے گا صوت اسپند آسمان فریاد
وہ دل جلا ہون اگر پہونچے تا زبان فریاد	جلائے نوک زبان میری شمع سان فریاد
وہ عندلیب ہون آئے جو تا زبان فریاد	فغان کرے بھی صیاد و باغبان فریاد
اگر یہی رہے بعد فنا بھی جور بتان	کرینگے صوت ناقوس استخوان فریاد
نہ نیند آتی ہو مجکو نہ موت آتی ہو	خیال زلف مین ہو کیا جلائے جان فریاد
تمھارے اس دل بیرحم کو دکھاؤنگی	ابھی سنی نہین عاشق کی مہربان فریاد
تری گلی مین جو عاشق کمان افسر ہو	پیادہ روند کا نالہ ہو پاسبان فریاد
چمن کی سیر مبارک ہو ہمصفیرو تمکو	یہان قفس مین ہی ورنہ زبان فغان فریاد
جلائیو نہ اسے اے فروغ آتش گل	کرینگے مرغ چمن بھر آشیان فریاد

۶۵ نظم عشق

[illegible]

قلق لطف نہ مہتاب وصل
ہو ادا نہیں قلق صورت اپنی کیون نہ جاتی مین کھلا ہی عاشق
جہان دیکھو عشق کیسا ہزار بلند
نہ قلعہ پر ہجران سے ہو بہار بلند
جو ذی کمال ہین ہر ایک سے وہ جہان مین بلند
یمین زمین سے ... شاخ میوہ دار بلند
لکھنؤ شہر ... نظر ... ہوا غبار بلند
یہ بہت وصل و دیوار ... ہے ... زیادہ ہی
ابھی سے چال وہ بیچال ہے زیادہ ہی
قیامت آئیگی ہوگا جو قد یار بلند
جگر جلا ہی ہوا ہی سوز عشق ضبط سے ساتھ
نہ دود آہ ہو سینہ سے ز بہار بلند
ہین وہ ہون سبزہ پامال باغ عالم مین
ہوا ہی خاک سے ... ز بہار بلند
ہمارے خاک سے ... شب دراز
ہزار بار ہوا ہے ... کو بار بلند
یہی فنا بھی ہوتا ہے طالعی ظاہر

۶۶

آشیانے ہمین شعلے آتش گل کے		مرا بہانا تمنا ہو بار ور صیاد
	قلق نصیب ہو کیا سیر باغ بے کھٹکے عدوئے جان ہی ادھر باغبان اُدھر صیاد	

دیکھکر رخسارہ تابان جو شرماتا ہی چاند	ای مہ برج شرف بدلی مین چھپ جاتا ہی چاند
جستجو مین تیری جگر اسقدر کھاتا ہی چاند	آسمان پر شعلہ جوالہ بنجاتا ہی چاند
تیرے تلوے سے جو کمتر آنکھ پاتا ہی چاند	دو ہی ہفتے مین دو فرغمسے گھٹ جاتا ہی چاند
دیکھکر تیری سپر کے چاند کا قائل قمر شمع	ایک شب تابکے گھٹکر غمسے بنجاتا ہی چاند
نام کیا رکھین کسی پر اپنی اپنی ہی پسند	ہمکو وہ رخسار تابان کیک بھاتا ہی چاند
جب اُلٹتا ہی وہ برق حسن چہرے سے نقاب	تاب نظارہ کہان ہی جو دھیا جاتا ہی چاند
دیکھکر تیکو خرام ناز اُس خورشید کا	چاندنی کے پردے مین آپ ہی چھپا جاتا ہی چاند
جستجوے شرط کیا ہم لکھنؤ ہی مصر سے	آکے اک مثل مہ کنعان نظر آتا ہی چاند
روشنی بدر عارض دیکھکر اُس ماہ کی	کب کے مانند از خود وجد مین آتا ہی چاند
ہجر کی شب یاد عارض لکو تڑپاتی ہی جب	تیری تصویر اپنے آئینے مین کھلاتا ہی چاند

× بلند
یمین سے سبعہ ہزار بلند ... الفت مین
... وفا ہو ... ہزار بلند
فلک پر ہو ... ہو مصحف عرش ... ہو وصلہ ... حالی
... کا ہو ... خار بلند
... عرش جانتا ہی دست ...
... شب وصال جو بالین ...

... سے ... تار بلند ×
... ہر ایک مصرعہ ... بلند
... سے ... ہوا ہزار بلند
... ضعف ... بلند
... سمجھ ...
قطعہ

محیط عالم فانی مین فائدہ منعم شب فراق یہ ڈر تھا جلے نہ خرمن ماہ		سر غرور رہا گر حباب دار بلند ہوے جو نالہ سوزان ہے کے شرار بلند

سر غرور رہوے سرکشون کے لپٹ قلق
جو رزم مین ہوئی حیدر کی ذوالفقار بلند

اسیر کرکے تو لازم نہین جفا صیاد		قفس چمن سے نہ کرنا مرا جدا صیاد
پھنسے نہین کسی نا آشنا کے پھندے مین		ہزار شکر کہ ہی صورت آشنا صیاد
درساہت مین نصیب اُسکے باغ عالم مین		ہوا جو صید ترے دام زُلف کا صیاد
دیا ہی دام نے زُلفون کے مُرغ دل کو مرے		فریب دانہ خال عذار کا صیاد
نہین ہی رنج اسیری کا کچھ مجھے لیکن		یہ خوف ہی کہ ہی کم سن بہت مرا صیاد
نہ دیسے کرتا مین قطع اُمید آزادی		اسیر کرکے اگر پر نہ کاٹتا صیاد
دکھایا نہر چمن نے جو اُسکو آئینہ		خود اپنے دام محبت مین پھنس گیا صیاد
ہنر دکھایا شکار افگنی کا اپنی خوب		کہ ہم کو زندہ گرفتار کر لیا صیاد
کسی کا موسم گل مین نہ آشیانہ اُجاڑ		خدا کرے جو نہین گھر بار کیا ترا صیاد

۶۷ مخمس عشق

[illegible]

سخت جانی مری بل اسکا نکالیگی ضرور	مجھسے کیا کرتی ہی قاتل تری تلوار گھمنڈ
عشق گل پر ہی تجھے ناز بہار آنے دے	دیکھ لینگے ترا ای بلبل گلزار گھمنڈ
خط نکلنے پہ یہ رہتی ہی صفا دیکھتے ہین	اور دو دن ہی یہ آئینۂ رخسار گھمنڈ
بیٹھو نہین کیا مری بہر چھاین سے ہی اسکو گریز	مجھسے کرتا ہی ترا سایۂ دیوار گھمنڈ
ای بتو کبر و تکبر ہی خدا کو زیبا	کب ہی تم خاک کے پتلونکو سزاوار گھمنڈ
زور و زر کچھ نہین پھر ہوگا وہ تیرا کیونکر	مجھکو کس بات پہ ہی ای دل نادار گھمنڈ
کان کھلکر کبھی واعظ کی نہین سنتے ہین	تیری رحمت پہ یہ کرتے ہین گنہگار گھمنڈ

ردیف	ای قلق اپنی اطاعت پہ ہمین بھی ہی غرور حسن پر اپنے جو کرتے ہین طرحدار گھمنڈ	ذال معجمہ

شہد و شکر نہین کبھی اس سے سوا لذیذ	مجھکو بوسۂ لب شیرین ہی کیا لذیذ
داغ ابتداے عشق کا کیونکر نہو عزیز	ہوتا ہمیشہ ہی پہلے پہل پھل نیا لذیذ
پوچھے زبان زخم جگر سے مزہ کوئی	قاتل ہی کیا ہی پھل تری تلوار کا لذیذ
چوسی زبان یار جو مین نے شب وصال	شیرین کے لب سے تو زیادہ پائی سوا لذیذ

[illegible]

ردیف راے مہملہ

درد دل کو قلق آرام ہوا جیکھتے ہی
نامہ لایا نہیں قاصد کوئی لایا تعویذ

الاے خدا ہی اُس بُت ظالم کو راہ پر	چھائی ہوئی ہی بے اثری دُودِ آہ پر
جائیگی جان سُرمہ چشم سیاہ پر	رکھی ہی باڑھ یار نے تیغ نگاہ پر
ہو زاہد دنکو مزد عبادت کی چشمداشت	میری نظر ہی اُس کے کرم کی نگاہ پر
کچھ اسکا اعتبار نہیں بیوفا ہی یہ	نازاں نہو جو زن دُنیا کی چاہ پر
ہنگام دید سامنے اُس رشک ماہ کے	یوسف کبھی چڑھے نہ کسی کی نگاہ پر
پھر پیروی پر اُس کی قدم مارنے لگے	طاؤس کبک آئے ہیں کچھ کچھ تو راہ پر
خواہان نقد ہوش ہیں وقت عرض حال	جُرمانہ اُلٹے ہوتا ہی یاں دادخواہ پر
کب دھوپ میں ہی خیمۂ رنگین کی گرد آڑ	سُورج مکھی لگی ہوئی ہی رُوے ماہ پر
صید افگنی میں ایک ہی تو دور چشم بد	صدقے ہی مُرغ دل ترے تیر نگاہ پر
دیکھا جو پیر کے یار نے آنکھیں جھپک گئیں	بجلی کا شک ہوا مجھے اُسکی نگاہ پر
اس تیر کو خطا کبھی کرتے سُنا نہیں	عاشق اثر ہی درد رسیدہ کی آہ پر

۶۹ نظم عشق

دعوت سگ حبیب کی اے ضعف کیا کرون — باقی نہین ہی پوست تلک استخوان پر

فرقت کا غم ملامت ناصح ملال غیر — سو طرح کے عذاب ہین اس ایک جان پر

دنیا مین اور خانہ امید کون ہی — جاؤن یہ در مین چھوڑکے کس آستان پر

ملنے ثبات کو مرے اللہ رے قرار — مین سر بکف ہون طبع صنم امتحان پر

نقش قدم حضور کا جسپر ہی جلوہ گر — اس سرزمین کا اب ہی دماغ آسمان پر

دیتی ہی صبح شام شفق آج شاہدی — ثابت ہی بیگناہون کا خون آسمان پر

بازار حسن مین جو وفا کی تلاش کی — دیکھی نہ ایسی جنس کسی کی دکان پر

آ جائے دم بھی ہو نہ ٹپہ گر اپنے وصل — لاؤن کبھی نہ حرف تمنا زبان پر

وہ تو نہ اسکے دیتا ہی جان اپنی مرغ دل — گرتا ہی مثل سگ یہ ہما استخوان پر

حسن بیان بلبل شائستہ جہان ہی — موقوف ہی بشر کی لیاقت زبان پر

لذت جفائے یار سے پائی ہی اعتدال — آتی ہی شکر بنکے شکایت زبان پر

دلکو کمال داغ محبت عزیز ہی — شفقت ہی میزبان کی بس میہمان پر

قدرت خدا کی دیکھیے انسان اور غرور — اک مشت خاک کا ہو دماغ آسمان پر

[illegible]

جنون برسائے پتھر آسمان نے مزرعۂ جان پر
بقاے پیر سبقت لیگئی سید و طفلان پر

لگایا عطر جب ہم نے لب رنگین جانان پر
تو گویا تیل چھڑکا آتش لعل بدخشان پر

نہین یہ معجزہ موقوف کچھ موسی عمران پر
بہا لیے ہین ید بیضا کف نور دستان پر

کبھی چلتی نہین باد بہاری آ کے گلشن مین
وہ بلبل ہون کہ وارفتہ ہون مین گلہاے حرمان پر

ریاض کوے جانان بلبل شیراز گر دیکھے
صفت مین تو سنا کی لکھے اوراق گلستان پر

کیا قتل اُسنے مجکو مین نے کی قاتل کی آرایش
جمایا خون کا لاکھا لب شمشیر عریان پر

پس دیوار تڑپو گے کہا تھا شوق کہتا ہی
کمند آہ سے چڑھ جاؤ بام قصر جانان پر

تصور بندھ گیا دو چشمین کسکے روے روشن کا
کہ عالم وادی ایمن کا ہو اپنے بیابان پر

ہمیشہ سبز رہتا ہی گلستان جود و بخشش کا
کبھی باد خزان چلتی نہین دریاے احسان پر

ہوا جاتا ہے باہر کسقدر شوق شہادت ہے
پڑی جس دم نظر قاتل تری شمشیر عریان پر

یہ کس مہر سپہر حسن نے رکھے قدم اپنے
گمان مہر ہو ہر ذرۂ خاک شہیدان پر

تمھارا مسکرانا جانتا ہون جان کھوئیگا
گریگی ایکدن برق تبسم خرمن جان پر

ہین بس آجکل سلطان اقلیم شہادت مین
ہی اپنے نام کا سکہ زر گنج شہیدان پر

۷۱ عشق

[illegible]

تکل لڑاتے وقت وہ ہمکو اڑاتے ہین
ڈر ہو پڑے پیچ رگ جان کی ڈور پر

اے ضعف گوشہ گیر ہین مین ہر اک طرح
آتی نہین بلا کوئی روزن مین مور پر

تکل جو لکھکے بڑھاتے ہین ان پاتے ہین جواب
یان بر لے تار کے خبر آتی ہو ڈور پر

رفتار ناز دیکھ کے اُس رشک ماہ کی
چھائی ہو مثل آئینہ حیرت چکور پر

لب پر ہو اُس ملیح کے کیا ہجوم خط
میلا لگا ہو ساحل دریائے شور پر

اُس گل کے وصل کی جو مُراد آئے اے قلق
چادر چڑھاؤن پھولون کی بلبل کی گور پر

بعد فنا ہو سوز دل اس نور شور پر
جل جاتی ہو جو اُگتی ہو گھانس اپنی گور پر

رکھے گلون نے کان نہ بلبل کے شور پر
دیکھا نہ مہربان قمر کو چکور پر

دی جان اک ملیح کے آغاز عشق مین
ڈوبا جہاز ساحل دریائے شور پر

اک بوسے کا جتاؤ نہ احسان کسطرح
لات آج تمنے ماری ہو حاتم کی گور پر

روشن ہو نام نیت ظاہر ہو سب عبث
جلتا نہین چراغ بھی حاتم کی گور پر

اے چرخ پیر اپنی نہ قوت دکھا ہمین
کیا اعتبار عہد ضعیفی کے زور پر

باڑھ رکھواتے ہین سفاک جو تلواروں پر
کیا چڑھائی ہی محبت نے گنہگاروں پر

جوش پھر لالہ و گل کا ہوا کہساروں پر
آنکھ پھر آبلوں کی پڑنے لگی خاروں پر

ابر مینا ہی گھرا دور مے گلگوں ہی
کرم پیر خرابات ہی میخواروں پر

آدمی کرتا ہی کیون نہ رہے محبت اتنی
نقش حب سکے کی جا ہوتا ہی دیناروں پر

دیکھکر ابر مسی کو ترے سمجھین وہ گھٹا
رقص طاؤس کرین باغ کی دیواروں پر

خرمن ماہ پہ اک روز گریگی بجلی
گر یہی نور رہیگا ترے رخساروں پر

چوک مین جب ترے یوسف کی سواری نکلی
چڑھ گئے لاکھوں بشر کوٹھوں پہ دیواروں پر

کہند گل جا بہ کے کاندھے تمھین مثنا ہی سوار
چڑھے پھرتے ہین جو لوگ آج ہواداروں پر

آپ کو مد نظر ہو اگر آرائش قصر
میری آنکھوں کی سفیدی پھیرے دیواروں پر

ابروے یار کا سر بیچ کے لے سودا کون
کسکا قبضہ ہوا ان برہنہ تلواروں پر

نے بنا رہے وہ اب رخ بھی ادھر کرتے نہین
ناز ہر وقت کیا کرتے تھے جن یاروں پر

جلوہ گر ہوتا ہی وہ مہر شب ماہ مین جب
چاندنی دھوپ نظر آتی ہی دیواروں پر

آنکھ لڑتے ہی لگے منڈھے لڑانے اے جان
نقد دل کے ہو طلبگار ہمین گرداروں پر

۴۷ نظم عشق

جلوہ رخ [illegible] صبح آج [illegible] رنگوں پر
[illegible] بن گیا شمس و قمر [illegible] رخساروں پر
[illegible]

[illegible] گنہگاروں پر
[illegible] لالہ زاروں پر

[illegible] سارے پلنگ پر
[illegible] رات کو سارے پلنگ پر

[illegible]

قسمت ہی آگے وصل میسر ہوا نہو
ایذا مین صبح ہجر کی کہنے بھی ہم نہ پائے
باہر ہوا مین جامے سے اپنے شب وصال
اُس ماہ رو کی دید کا اللہ رے اشتیاق
شکوہ خجل تھی اُسکی سفیدی سے چاندنی
فرقت کی رات رو رو کے دریا بہا دیے

آئے تو منتون سے وہ ہمارے پلنگ پر
وہ شام ہی سے آج سدہارے پلنگ پر
کپڑے جو اُسنے اپنے اُتارے پلنگ پر
گردون سے ٹوٹے پڑتے ہین تارے پلنگ پر
چادر کسی تھی ایسی ہمارے پلنگ پر
تکیے نے نہنگ ہمارے پلنگ پر

پٹی کے نیچے بیٹھا رہا رات بھر قلق
رکھا قدم نہ خوف کے مارے پلنگ پر

دم وصل اُس پری رُخ کے ادا کے آئی دل پر
قضا بولی پڑی جب آنکھ اُسکی اپنے بسمل پر
نگاہ ناز رکھتی ہی نہ عامل پر نہ کامل پر
خدا شرم اُسکی رکھلے صید وہ ٹھہر گی فانی مین
شب وصل اُسکا نورِ حسن تھا مین بخشا ایسا ہے

تباہی مین جہاز آیا ہمارا آکے ساحل پر
وہ شاہین نگاہ ناز چھوٹا طائرِ دل پر
کوئی صیفی کبھی چلتے نہ دیکھی تیغ قاتل پر
قدم مارا ہی مرغِ دل نے بھی رفتار بسمل پر
ستارونکی ہی افشان لف و شمع محفل پر

[illegible]

[illegible]

۷۵ ظفر عشق

جان اپنی دی جو اک بت شعلہ عذار پر
پروانون نے چڑھائی چراغی مزار پر

کیا منھ ہی عندلیب کا مجھسے کرے جو بحث
مین ایک اس چمن مین ہون بھاری ہزار پر

شمع وفا یہ جو ہے پروانہ عمر بھر
گھی کے چراغ جلتے ہین اُسکے مزار پر

کیونکر نہ انہین پھوٹ بہے ای جنون مدام
پروانے سارے آبلے ہین شمع خار پر

شان اُسکی دیکھو بس دل شیدا پر انہین
مجبور کر دیا ہین اس اختیار پر

دلکی کشش سے ہوتے ہین یہ پیمبر مطیع
مفلس پہ منحصر ہی نہ کچھ مالدار پر

منظور ہی کہ کیجیے در پردہ دیدیار
تار نظر چڑھایے اُسکے ستار پر

یون ہی ہجوم غم دل شیدا پہ ہجر مین
جسطرح دوڑ آتی ہی تقصیر وار پر

شبنم کے قطرے دیکھکے لالے پہ سمجھے ہم
چھالے پڑے ہین اُسکے دل داغدار پر

وہ ناتوان ہون بعد فنا پایے مور کی
زیر زمین بھی پہونچی دھمک جسم زار پر

ڈالی نہین ہی اس دل وحشی پر اُسنے آنکھ
چھوڑا ہی شاہباز ہرن کے شکار پر

محو مژہ وہ پھر دل حق گو کو کرتے ہین
منصور کو دوبارہ چڑھاتے ہین دار پر

اک طور پر قلق نہین ہے تا مزاج یار
دو پر ہین مہربان تو غصہ ہی چار پر

بٹرہان زلف کی دیوانونکا ایسا دیکھے
بال مست کے جو رکھوائے ہین جانان سر پر

بال نچتے ہین مرے تار گریبان نہ سمجھ
دشت وحشت کہین ہوتا ہے گریبان سر پر

تمنے غیرونکو دیے مصحف رخ کے بوسے
جھوٹ بولوگے تو رکھدونگا مین قرآن سر پر

چاند سورج تو ہین پر چاہیے تارے ای ماہ
بدلے ماتھے کے چھڑک لیجیے افشان سر پر

سر قدم پہ ہے اُس لخت کری کے اپنا
نہین درکار ہمین چتر سلیمان سر پر

موت آئے کہین ای گلشن نہین آئے نہ ہمین
جو بلا آنی ہو آئے شب ہجران سر پر

یہ جو نکلے بن ٹھن چلو خوب نہین ہے یہ چلن
ٹیڑھی ٹوپی نہ رکھو ای مہ تابان سر پر

تیرا شیدا ہے جو مجنون ادائے رنگین
داغ جائے گل دستار ہے جانان سر پر

بجلی چمکائے ابر نالہ وحشت تو بھی
بارش سنگ ہے اور شورش طفلان سر پر

سچ ہو قول و قسم پر نہ کسی کے کوئی دے
جتنے جھوٹے ہین لیے پھرتے ہین قرآن سر پر

ہین مجنون دنیا مین شہ کشور ترک دنیا
عوض چتر ہو ظل شہ مردان سر پر

اب تلک گرم غزل کہنے کی کچھ فکر نہ کی
اور آپہونچی قلق فصل زمستان سر پر

بحر ششم

اے جنون مجکو تیقن ہو گیا آئی بہار	کچھ تراوت سی گل داغ جگر مین دیکھکر
وصل کی شب طالع خوابیدہ جاگ اٹھے مرے	سو گیا وہ ماہ جبب صحہ گجر مین دیکھکر
غنچۂ گل نان کو باندھین یہ شاعر کسطرح	شاخ گل کی سی لچک تیری کمر مین دیکھکر
جی مین تھا دیوار پھاندون نکہت گل کی روش	بدگمان کیا کیا ہوا قفل اسکے در مین دیکھکر
تھا جو شوق قتل سمجھا عید قربان کا ہلال	چاند اس خورشید عالم کی سپر مین دیکھکر

ہمتو کیا ہر بے ہنر کو صبر آیا اے قلق
بھیک کا کاسہ کف اہل ہنر مین دیکھ کر

ہٹ گئے جب اسکے آگے طائر دل چھوڑ کر	آ پڑا باز نگاہ یار کنگرے جوڑ کر
سخت جانی نے کیا یہ مرتے دم اچھا سلوک	تیغ قاتل بیٹھا ہے چلی منہ موڑ کر
کہدو آئے اب تصور اس بت بیباک کا	پردہ آنکھون نے کیا مژگان کی چلمن چھوڑ کر
پیاسا ابھی ہے قاتل اور اک قطرہ آب تیغ کا	مانگتا ہے خود وہان زخم تن منہ پھوڑ کر
جسکو اس صیاد نے مارا کانہ کی ہر گز خطا	ناوک مژگان کو ابرو کی کمانین جوڑ کر
ہو گیا غیرون نسے آخر بزم خوبان مین بگاڑ	لیگئے تشریف تمتو اک شوشا چھوڑ کر

مہمان چند روزہ ہی فصل بہار باغ
گلچین کرے نہ بلبل گلزار سے بگاڑ

[illegible]

ہمصحبتی غیر کی کیا ہی یہی جگہ
وہ دل جلا ہون بعد فنا بھی جلونگا مین
ابر سیاہ چھایا ہی ساقی شراب دے
شاید کسی رقیب کا پھر جوڑ پڑ گیا
پہلو مین میرے بیٹھ کے ذکر وفاے غیر
ممکن نہین جو عشق گل تر سے باز آے
خوش ہو آدمی کو تو ہو دل لگی کا لطف
دکھلا کے نقش پا اُسے ھو کا گا و نکا دے

بعدِ فنا تو ہمکو نہ زیرِ مزار چھیڑ
پروانو سے کریگی جو شمع مزار چھیڑ
بارش نے تار باندھا ہی مطرب ستار چھیڑ
کرتا ہی بات بات مین پھر وہ نگار چھیڑ
مجھسے نئی یہ تو نے نکالی ہی یار چھیڑ
گلشن مین عندلیب کو گلچین ہزار چھیڑ
ہم اپنے غم مین ہین ہمین اے نگار چھیڑ
بلبل کو چل کے باغ مین اے گلعذار چھیڑ

آزردہ ہو نہ جائے کہین پہلی شب ہی آج
اُس بدمزاج کو نہ **قلق** بار بار چھیڑ

سو دل اپنی جنس و لگا نہ نگر ا رسے بگاڑ
سیدھا ادا رہتے تھے قابو نے وقت کے
ویسے بھی اپنے ہمسے صفائی نہ وہ رہی

سودا اپنا ہوا نہ خریدار سے بگاڑ
غیر و کی بن پڑی جو ہوا یار سے بگاڑ
جیسے ہوا اُس آئنہ رخسار سے بگاڑ

[illegible]

گو صاف انھین کیا یہ کدورت نہین گئی
میری طرف سے دلمین ہین وہ بدگمان ہنوز

مر کر بھی عشق زلف کا چھوٹا نہ سلسلہ
ہوتے ہین صرف شانہ مرے استخوان ہنوز

گلشن مین مجھ اسیر قفس کے ہین یادگار
باقی جو کچھ ہین خار و خس آشیان ہنوز

چکھا ہی جبسے اُس لب شیرین کا ذائقہ
ہونٹھو نہ چھیڑتے ہین ہم اپنی زبان ہنوز

پیوند خاک ہوا ہی مین نالہ کش
اک شور ہی زمین سے تا آسمان ہنوز

یہ نیلگون لباس ہی کیا نہین کبھی
کس غمزدہ کے سوگ مین ہی آسمان ہنوز

اُسکی گلی مین قبر شہیدان ناز کے
باقی برائے نام ہین کچھ کچھ نشان ہنوز

گو بند کر چکا ہون مین سو بار انھین مگر
آمادہ بحث پہ ہین مرے ہمزبان ہنوز

تیغ نگاہ ناز سے قصہ تمام کر
قاتل تڑپ رہے ہین ترے نیمجان ہنوز

باغ جہان مین ہمسا نہین خانمان خراب
باقی جگہ کہین نہ ہی آشیان ہنوز

ہون پیشدست شاہ جنون مثل پیشکش
مجنونکی روح بھیجتی ہی ارمغان ہنوز

سو بار انقلاب زمانہ ہوا اگر
نا مہربان مرا نہوا مہربان ہنوز

بلبل سے مجھسے نالونکی جبسے ہوئی ہی بحث
گلچین ہی چپ سکوت مین ہی باغبان ہنوز

ردیف ق

۷۹ عشق

[illegible] ابھی ہم دل [illegible]

حسرت ہو [illegible] چند روز

[illegible] لیکے دیکھوں جی بھر کے [illegible]

ساقی کو [illegible] عمر کا پیمانہ چند روز

آفت میں ایک شیخ [illegible] مزاج کی [illegible] دیوانہ چند روز

میں کاش [illegible] قلق چین کر سکا ہوں [illegible] چند روز

[illegible] کبھی بندی کا انداز

وہ عاشق جانباز ہوں کہ جان پہ کھیلوں پھندے نے تری زلف کے دل نکلے تو کیونکر	[illegible]لون پہ گرے یار کی شمشیر سرانداز ہو مفسدہ پرواز ادا فتنہ گر انداز

ہر رنگ کی صحبت میں قلق بیٹھے شب و روز
بدلا نہ طبیعت کا مگر عمر بھر انداز

کی یہ اطاعت دل دیوانہ چند روز	سمجھا کیا یگانہ تجھکو بیگانہ چند روز
ہمنے بتو تمکو دلمیں جگہ دی تو کیا ہوا	کعبہ بھی تو رہا ہے صنمخانہ چند روز
سدا بھی دوانہ کرو آتی ہے بہار	رہنے دو مجکو اور بھی دیوانہ چند روز
پھر داستان لیلی و مجنون کبھی نہ بھائے	سنیے اگر ہمارا بھی افسانہ چند روز
منہ لگ گئی تھی دختر رز کتنی ساقیا	چھوٹا نہ میرے ہاتھ سے پیمانہ چند روز
ہم بزم ہمکو یار سے رہنے نہ دیگا چرخ	مہمان ہے یہ رونق کاشانہ چند روز
بے یار زندگی مری کم موت سے نہ تھی	بد تر رہا لحد سے بھی کاشانہ چند روز
جلسے پری جمالوں کے رہتے تھے رات دن	اپنا بھی گھر رہا ہے پریخانہ چند روز
لالہ ہے تا صفائی گل روے یار غیر	ہے کہ ایک شمع ماہ کا پروانہ چند روز

سارے عالم سے جدا یار کا پایا انداز

حور کی وضع پہ بھی [illegible] کا انداز

[illegible] مست ادا کا انداز

عشق [illegible] غضب [illegible] دو [illegible] کا انداز

وہ [illegible] نہیں [illegible] ٹیڑھا انداز

[illegible] لیکھا انداز

مخمس قلق

[illegible] انداز

[illegible] زالا انداز

[illegible] دنیا کا انداز

[illegible] حاضر ہوں

[illegible] انداز

[illegible] قلق [illegible]

[illegible]

کیا اُڑا لائی صبا تیرے بدن کی بوباس
کہ لباسِ گُلِ تر میں ہے دُلھن کی بوباس

بوسے لے لیتے ہیں ہم بادہ کشی کے بدلے
مست کر دیتی ہے ساقی کے دہن کی بوباس

بے پیے مست ہوئے جاتے ہیں ہم بادہ پرست
ساقیا دخترِ رز میں ہے دُلھن کی بوباس

صحبتِ گیسوئے مشکین کا تری ہے یہ اثر
نافہ خال میں ہے مشکِ ختن کی بوباس

پھولوں کی سیج میں خوشبو یہ کہاں تھی توبہ
بس گئی اے گُلِ تر تیرے بدن کی بوباس

مُنھ پہ مُنھ رکھکے ترے مرگئے یوسف کی طرح
جان دیتی ہے سونگھتے ہی سیبِ ذقن کی بوباس

اے نسیمِ نفسِ سحر کھلا دے ان کو
ہر کلی میں ہے مرے غنچہ دہن کی بوباس

گلشنِ کوچۂ صنم میں تو کبھی لا صیاد
بلبلو کے ہے دماغوں میں چمن کی بوباس

ہمکنار ہے میں اُس گل کے جو ہوں شادی مرگ
آئے آغوشِ لحد سے بھی دُلھن کی بوباس

عرقِ جسم سے کیا نخلِ چمن سینچے ہیں
رختِ گل میں ہے ترے جامۂ تن کی بوباس

کم لحد سے نہیں گلزار مجھے وقت میں
گلِ نسرین میں ہے کافورِ کفن کی بوباس

کس گُلِ تر کا تصور ہے کہ اے بلبلِ زار
بس گئی دل میں عروسانِ چمن کی بوباس

اے قلق لُفتِ گیسو کو چھپاتے ہو عبث
کبھی چھپنے کی نہیں مشکِ ختن کی بوباس

سوتی ہی بزم کا فرد و ہیں دا رہے ترے	زاہد حرم مین مین ہین برہمن اُداس
خوش خون بیگناہ سے ہوتا نہین کوئی	ہی مجکو قتل کرکے مرا تیغ زن اُداس
شاید مرے نصیب مین وصل صنم نہین	ہو جب کبھی ہوا ہی رخ برہمن اُداس
سوتی ہی سیج پھولونکی بر ہم ہی سایہ عیش	کمرا پڑا ہی بے ترے ای گلبدن اُداس
صیاد بعد اپنے وہ رونق نہ پھر رہی	سنسان ہی جو کنج قفس تو چمن اُداس

کیا کوئی دل لگاکے کہے شعر ای قلق
ناقدری سخن سے ہین اہل سخن اُداس

لیگئے یون نہ مجھے منافی بیداد کے پاس	جیسے لیجائین گنہگار کو جلاد کے پاس
حسرت قتل کا ہمسے نہ تقاضا اُٹھا	خود ہی سر بھیجدیا کاٹ کے جلاد کے پاس
دام اُلفت کی اسیر کا یہ تھا شوق مجھے	گھر کرائے کو لیا خانہ صیاد کے پاس
وقت ظلم اغم و صدمہ نہ دوری قاصد	رحم دل کوئی نہ تھا ایسی ستم ایجاد کے پاس
قصد دیوانہ خشم آکے بخوبی کھوے	مژدہ بار سا نشتر جو ہو فصاد کے پاس
کیسی تصویر کبھی ہاتھ سے اُٹھا نہ قلم	جاکے بیٹھ آئے کبھی ووزوہ بہزاد کے پاس

مخمس ۴

[illegible]

[illegible]

یون تو سین اٹھے ہین بازار حسن مین	ہے اپنے جنس دل کے خریدار کی تلاش
اس بت کے پیچھے پڑے ہین اے شیخ برہمن	سبحے کی جستجو ہے نہ زنار کی تلاش

فرقت مین ڈھونڈھتے ہین دل گم شدہ **قلق**
پہلو مین اپنے کرتے ہین غمخوار کی تلاش

مثل فلک ہے منزلت و شان میفروش	ہے آفتاب شمسۂ ایوان میفروش
جمشید سے کہین تو ہے شایان میفروش	جام جہان نما ہے کہ دکان میفروش
ظاہر اگر ہو رتبہ عرفان میفروش	واعظ ہون منبر پہ ثنا خوان میفروش
رنگین گلابیون سے ہے دکان میفروش	پھولا پھلا ہے یہ گلستان میفروش
اے خمار ہجر ہے دل سے لب سے اب تلا	بنت عنب تجھے قسم جان میفروش
واعظ ہے امین صاحب کیفیت ایک ایک	کیا پوچھتا ہے حال مریدان میفروش
ہے دور چشم مست پڑھین لوگ خط جام	ہر مدرسے مین چاہیے دکان میفروش
کیا اسکے آگے عقل فلاطون خم نشین	وہ بھی تھا ایک طفل دبستان میفروش
صحبت نصیب ہو تو وہ کیفیتین اٹھا مین	قاضی و محتسب ہون ثنا خوان میفروش

مخمس ۸۳

[illegible]

کھری ہوئی ہو دل زار مین ہوائے قفس
چمن مین بھی نہ لگے گا ہمین سوائے قفس
[illegible] نظر مین ہین مبتلائے قفس
کبھی نہ دیکھین [illegible] سوائے قفس
لیکن اسیری سے بہتر ہی اپنی آزادی
جو ساتھ اپنے رہا ہون نہ آشنائے قفس
وہ عندلیب خوش آواز ہون جب آئی بہار
[illegible] لگا قفس
مین کیا بیان کرون لطف آشیانہ و باغ
کھلی جو آنکھ تو دیکھا ہمین سوائے قفس
[illegible] اسیری کا دست [illegible]
ہزار حیف ہون [illegible] صیاد نے بنائے قفس
[illegible]

گو کوئی مرے کوئی جیسے پر ولائے نہین		ہم مبتلا سے رنج ہین کرتا ہی یار عیش
ردیف	ساقی کا لطف دیکھکے کہتے ہین جلکے غیر کرتا ہی آجکل **قلق** بادہ خوار عیش	صاد مہملہ

لیتا نہ میر اُس ستم ایجاد سے قصاص	بلبل کا کون لیتا ہی صیاد سے قصاص
شیرین کو چاہیے تھا یہ تیشے سے پوچھتی	کس جرم کا لیا ہی فرہاد سے قصاص
کرتا ہی یہ جو قد سے تمھارے برابری	لیتا ہی ارادہ اسلیے شمشاد سے قصاص
برسون ملال دیتا ہی دم بھر کی عیش کا	لیتا ہی آسمان دل ناشاد سے قصاص
لب پر دہان زخم جگر کے یہ شور ہی	کوئی نہ مر کے مرا جلاد سے قصاص
فصل بہار آتے ہی پہنا مین بیڑیان	لیتا ہی جنون مجھے حداد سے قصاص
اے گل ہے آپ چمن اکھڑوا کے پھینکدے	لے فاختہ کے خونکا شمشاد سے قصاص
انصاف کو نہ ہاتھ سے دے باغبان اگر	لے خون عندلیب کا صیاد سے قصاص

بدلے جفا کے کرتا ہون مہر و وفا **قلق**
کیا لون مین اپنے بانی بیداد سے قصاص

[illegible]

وہ عندلیب ہون مین نغمہ جان لبہائے قفس
مین ہون وہ بلبل ہوا اسیری کی بیداد
[illegible] نشان کسی کا
[illegible] قفس
[illegible]

[illegible] قفس
[illegible]

۸۵

کیا جانیں کون روگ ہے عشق بلا ہے جان	سایہ ہے کوئی یا کہ جھپیٹا ہے یا مرض
عیسی کے پاس بھی کوئی اسکی دوا نہیں	کہتے ہیں جسکو عشق وہ ہے موت کا مرض
وعدہ وصال کا نہ کوئی سچ کیا کبھی	تمکو بھی جھوٹ بولنے کا ہو گیا مرض
آئینہ رو جہان کوئی دیکھا پھسل پڑے	آگے ہمارے دل کو تو ایسا نہ تھا مرض
بقراط کیا مسیح بھی دیکھیں تو دیں جواب	تیرے مریض عشق کا ہے لا دوا مرض
دانتوں پہ شیفتہ تھے ہوئے اب فدا لب	تھا روگ ایک تو یہ ہوا دوسرا مرض
آرام درد عشق سے دل کو کہاں ہے	صحت سے بڑھ عزیز مجھے ہے سوا مرض
واقف ہیں ہم نتیجۂ آزار عشق سے	بے گور کے جنازہ نکلے تو یہ جا چکا مرض
الفت کے عارضی کی دوا ہے اجل کے پاس	جاتے ہوئے کبھی نہیں ایسا سنا مرض
کیا کیا ترس کے نکلتی ہے جان زار	اس عشق کا ہے سب نے سنا ہے سوا مرض

دل کو ہمارے الفت عارض ہے عارضی
کیا اے قلق رہا ہے کسی کا سدا مرض

لے قمر خط سے رہیگا نہ جمال عارض	مثل خورشید ہے اک روز زوال عارض

اس قدر عاشق خورشید اسے ہوا ہے روپوش | خواب میں بھی نہیں آتا ہے خیالِ عارض
ہو مقابل تو تری گرمی بازار ہو سرد | ہے یہ خورشید درخشاں سے سوالِ عارض
جسے لینے میں جو کاٹا تو نشان دانتوں کا | بن گیا حسن نزاکت سے ہلالِ عارض
سبزۂ رخ پہ ہے پروانہ شعاع خورشید | ماہ کی آنکھ کا تارا ہے وہ خالِ عارض
چشم یار آئینۂ رخ میں ہی کب عکس فگن | کہتے ہیں اہل نظر اس کو غزالِ عارض
جوہر تیغ نظارہ شعاعی ہے ترا سبزۂ خط | رو کش شمع تجلی ہے جمالِ عارض
جوہر آئینہ سے دیجے لے کیا تشبیہ | سبزۂ خط ہے ترا گرد ملالِ عارض
فلک حسن و لطافت پہ زحل تاباں ہی | یا سویدائے دل حور ہے خالِ عارض
مثل آئینہ ہے وہ چاند سا چہرہ شفاف | پرتو ابروئے پرخم ہے ہلالِ عارض
مہر و مہ پر نہیں موقوف کچھ اس کے جو نقاب | شمع طور آج ہے مشتاق جمالِ عارض
خانۂ دل میں لگا دیتے ہیں ہم آئینہ | فکر تزئین میں جو کرتے ہیں خیالِ عارض
جل ہے چاہ ہے خط سبز پہ قربان کرے | نقد دل عاشق رخ کا تو ہے مالِ عارض
خط کی آمد میں تو باقی نہ رہی وہ رونق | اے قلق دیکھیے کیسا ہو مآلِ عارض

لب و دندان ترے یاد آتے ہین صاف	جو کرتے ہین بہم شیر و شکر ربط
ضرر پہونچے مقرر اک نہ اک دن	اگر ہے ناجنس سے انسان اگر ربط
دماغ اتنا کہان ہے جو احسان	نہ صندل سے کریگا درد سر ربط
بہت موزون ہے تیری بیت ابرو	بہم رکھتے ہین یہ مصراع تر ربط
جلاوے گی جگر کو آہ سوزان	اگر ہے گا پینے سے کیونکر شرر ربط

ردیف	**قلق** کا اُن سے تھا جو رنگ صحبت گل و بلبل مین کب ہے اس قدر ربط	طائے معجمہ

ہم تو آزاد نہوے یان کبھی دم محفوظ	لوگ اس غمکدہ مین رہتے ہین کیونکر محفوظ
جیسے زندان سے رہا ہوکے ہوے یوسف شاد	روح یون قید بدن سے ہوئی چھٹکر محفوظ
صبح عیش اپنی شب غم ہمین دکھلائیگی	رنج کے بعد ہوا کرتے ہین اکثر محفوظ
شادی قتل سے ہی دلمین ہر اک شادی مرگ	تیرے جانباز ہین کتنے تہ خنجر محفوظ
آتش عشق سے ہے دل سوزان کو ہی چین	آگ مین رہنے سے ہوتا ہے سمندر محفوظ
دل مرا نفس کشی کرکے ہوا یون بشاش	قتل دم ا سے ہوا جیسے سکندر محفوظ

[illegible]

لازم ہے دخترِ رز کا بھی حفظ		حرمت بڑی ہو اس کی زہے جو اسقدر
پیر مغان کا بنت عنب نے کیا		نکلی نہ خم سے بزم جوانان مست مین
پھر اس گھڑی تو آپ کا مین گر گیا		پھر مجھے اسطرح کی نہ کیجیے گا دل لگی
اُن کو رہا حجاب نہ مجھکو رہا		بیخود شراب شوق نے شب کو یہ کر دیا
اتنا نہ عاشقون سے کرا ہے لقا		قربان اس حجاب کے اس شرم کے نثار

عین مہملہ	محجوب ہے مزاج فائق اپنا اس قدر کرتے ہین اپنے خرد کا بھی ہم بڑا لحاظ	ردیف

ہے تیرے نقد وصل کی آنکھون کو بھی طمع		دل کو نہین ہے اور اب اے بے کبر طمع
اللہ آدمی کو بھی ہے اس قدر طمع		دزات بڑھتی جاتی ہے دولت کے ساتھ حرص
تقدیر سے سوا جو کرے گا بشر طمع		ہو گا بغیر ذلت و خواری کچھ حصول
او آسمان زمین کو بھی ہے کسقدر طمع		چھاتی کے نیچے رکھتی ہے گنجینہ ملے زر
رکھتے ہین مجھ فقیر کی مانند زر طمع		مستغنی المزاج ہون ایسا کہ اہل زر
دے اگر تجھے ہو کچھ اے نامہ بر طمع		شوق جواب نامہ مین حاضر ہے نقد دل

۹۸

[illegible]

یون رہی علم ہوئی ہا وصف علم رنگ
محسوس آ جتک ہوے نقش پائے شمع

جلنے سے سوز عشق مین پروانیکے حصول
اس سے تو کاش اتنی ادھر کو لگائے شمع

اس شعلہ رو کی دیکھے جو عاشق ہے گریبان
پروانونکو نہ اپنے کبھی یون جلائے شمع

مین جل رہا ہون اک رخ روشن کی یاد مین
مجھ دل جلے کے سامنے کوئی نہ لائے شمع

جل جلکے ایک رات مین طے کی عدم کی راہ
سیکھی فراق یار مین رفتار پائے شمع

اک شاخ گل کے بزم مین پھرتا ہون آہ گرم
باد سموم چلتی ہے گل ہو نجائے شمع

اس درجہ ہی مہیب جو آئے تو خوف سے
ظلمتکدے سے میرے وہین بھاگ جائے شمع

شعلہ کیطرح عاشق آتش زبان ہون مین
میرے جو منہ چڑھے تو بہت منہ کی کھائے شمع

پروانون سے یہ کرتی ہے ہر بار گریبان
محفل مین یار کے نہ کوئی گل کھلائے شمع

ایسا فروغ آتش حسن صنم کا ہی
جلتا ہے تو اپنے شعلہ رخ سے جلائے شمع

کرتی وہ سوز غم سے قلق کیا برابری
عاشق کی طرح سے دل روشن تو لائے شمع

ہاتھ سے اپنے اگر روشن کرے وہ حور شمع
روشنی پیدا کرے مثل چراغ طور شمع

جو دیکھے تجھکو تو ایسا ہو شرمسار چراغ
چھپے پرون مین پتنگون کے بار بار چراغ

کر اپنے داغ محبت سے دل مرا روشن
خدا کے گھر مین جلاتے ہین ای نگار چراغ

حضور زلف صنم سوز داغ دل ہے کیا
جلے نہ سامنے کالے کے زینہار چراغ

وہ دل بجھا ہون کہ روشن کبھی نہو ای گل
جلا مین گر سر تربت ہزار بار چراغ

سموم آہ نے گل کر دیا اسے بھی ہائے
شب فراق مین تھا اک جو غمگسار چراغ

ہو یہ داغ تپ عشق زلف مین یون شاق
ہو جیسے گرمیکی رات مین ناگوار چراغ

تمھاری لف کا سودا ہوا ہی گل ایسا اسے
حریر شعلہ کو کر ڈالے تار تار چراغ

یقین ہی آئے چکا چوندھ اسے بھی اس طرح
جو ہے نقاب تجھے دیکھے ای نگار چراغ

بہار بھی مری نظرون مین ہی خزان شب ہجر
چھٹے جو پھول ہین سمجھا ہی تکبار چراغ

فروغ شمع خو نین نہ کیونکر اسکا ہو
دیار حسن دل افروز کا ہی یار چراغ

نشان دولت الفت ہی داغ سر میرا
جلاتے ہین سر بام اپنے مالدار چراغ

شب فراق بھر و نین جو آہ گرم کوئی
ہوا مین اڑتے پھرین صورت شرار چراغ

وہ نور حسن ہی تیرا کہ مثل پروانہ
فدا ہو شمع ترے چہرے پر نثار چراغ

۹۱

شعلے کے اضطراب سے روشن تھا بزم پر
تیغ فروغ حسن سے بسمل ہوا چراغ

کرتا ہی پیش شمع رخ یار گر میان
پروانوں کو جلانیکے قابل ہوا چراغ

لالہ اگا چمن میں تو مجکو یقین ہوا
روشن سر مزار عنادل ہوا چراغ

آہو نے داغ دلکو بنایا تھا کچھ فروغ
روشن ہوا ہین گھر کا بہ مشکل ہوا چراغ

انگشت شعلہ پھر شہادت بلند کی
شب اسکے نور حسن کا قائل ہوا چراغ

فانوس تک سے پرنے کیے تجکو دیکھکر
دیوانہ ایسا ہی مہ کامل ہوا چراغ

اس مہروش کے پرتو نور عذار سے
جیسے ہین رو کش مہ کامل ہوا چراغ

سمجھا ہین نو خال ذقن اسکا دیکھکر
روشن کوئی سر چہ بابل ہوا چراغ

بھڑکا یہ شعلہ حسن سراپا ے یار کا
ہر رونگٹا فتیلہ ہر اک تل ہوا چراغ

نالہ شرر فشان وہ کیا اسکو سمجھے لوگ
روشن میان کوچہ قاتل ہوا چراغ

بھلسایا تھوڑا ہجر کی شب یون لحد لائے
یان بھی جلانیکے لیئے نازل ہوا چراغ

اس شمع رو کا گرم نظارہ ہوا جو مین
جلکر حسد سے بیچ مین حائل ہوا چراغ

ذرے کو آفتاب سے دعوئے ہمسری
اسکے مقابلے کے بھی قابل ہوا چراغ

تاب و تپش ہوا پنی فراموش ابھی سے	خورشید حشر اپنا اگر دیکھ پائے داغ
ممکن کہاں یہ سوز تپش اور یہ تپاک	لالہ نہ پھیرے داغونسے اپنے بلائے داغ
زاہد کو ہو جو صحبت رندانہ کی ہوس	توبہ کا اپنی اس دلسے چھڑ چھڑائے داغ
دم بھر یہاں بسر نہوئی اپنی عیش سے	دست جفائے چرخ سے داغونپہ کھائے داغ
سینے کو میرے تختۂ لالہ بنا دیا	اسکی بہار مین تو نیا رنگ لائے داغ
سوزش سے اسکی آتی ہے سینے مین دل لگی	رہتا ہے دل نہین کوئی سوائے داغ
پھر شکار ہا ہے آتش فرقت کو سینے مین	ڈر ہے کہین نہ آگ کوئی اور لگائے داغ
ہو جلوہ گر خیال رخ آتشین اگر	مشعل ہمارے خانۂ دلمین دکھائے داغ

ردیف — دل میرا اور بلبل و لالہ کا ہے قلق / پیدا ہوا ہے باغ جہانمین برائے داغ — ف

یہ مانگتا ہون دعا ہاتھ اٹھا کے سوئے نجف	مرا غبار الٰہی ہو خاک کوئے نجف
چلا ہون لیکے مین دنیا سے آرزوئے نجف	رہیگی مجکو جنان مین بھی جستجوئے نجف
لگین دلمین تصور ہے زلف حیدر کا	ہمارا در نجف ہوگیا ہے موئے نجف

از بسکہ شوق زیارت مین محو ہون ...

یکایک اُٹھے تپ غم کی کسطرح ایذا
خیال خط نہین آتا ہو دلمین بھولے سے بھی
ہنوز عارض دلبر ہی گرد خط سے پاک
وہ ایک رات تو مجھسے الگ نہ سوئیگا
چڑھے گا جسپہ جن جان لیکے اُتریگا
وہ مست خواب ہی بلبل چمن مین شور نکر
وہ ناتوان ہون مرے دم سے لاغری ہی زبست

ابھی ہوے ہین نہین فصلی بخار سے واقف
خضر ہو نہین میرے دیار سے واقف
یہ آئینہ نہین ابتلک غبار سے واقف
ہوا جو لذت بوس و کنار سے واقف
نہین ہی نشۂ الفت اُتار سے واقف
نہین تو ناز کی خوے یار سے واقف
اجل نہین ہی مرے جسم زار سے واقف

ہم ابتدا ہی سے دل کا کہا نہ کرتے قلق
جو ہوتے عشق کے انجام کار سے واقف

بولے گا کون عاشق نادار کی طرف
جن آنکھ سے لیا تھا دل اب وہ ہی آنکھ
دربان کبھی جو روکے وہ نازک مزاج ہین
ہاتھ ہوے ہو بوسہ لگا کر لو ابھی حساب

سارا زمانہ آج تو ہی یار کی طرف
حیرت سے دیکھتا ہون رُخ یار کی طرف
منھ کر کے سوئین ہم نہ در یار کی طرف
فاضل ہی کچھ ہمارا ہی سرکار کی طرف

۹۳ مخمس

جانا جنون نہ وحشت سے گلزار کیطرف
بے یاد و کرنہ خاک مری اے ہوا لے شوق

[illegible]

مصر مین ایک ہی سفت تھے بھائی کہو
کچھ نئی ہمسیہ نہین کرتا ہو بیدا وہ شوخ
یون تو محبوب جفا کیش بہت ہین لیکن
عشق بازی پہ مری طعن نہ کرا ہو واعظ
زہر و تریاق کی ہو آنکھ مین جسکی تاثیر

لکھنو شہرہ ہو جسمین ہین گھر گھر معشوق
ستم و جور کے سب ہوتے ہین خوگر معشوق
کوئی مرضی کے موافق ہو ستمگر معشوق
میرے اللہ کا ہو میرا پیمبر معشوق
ابتک ایسا نہ چڑھا کوئی نظر پر معشوق

اک پریزاد کو تسخیر کیا ہو جب سے
اپنے مشتاق قلق رہتے ہین اکثر معشوق

دلمین ہو اُنکے غم حال تباہ عاشق
وہی ہو اللہ نے جن شوخ نگاہون کو کچھ آنکھ
دل معشوق تو کیا تم ابھی نا واقف ہو
قدر وان جتنے ہین خوش چشم یہ حال اُنکا ہی
انکو آنا ہی عیادت کو دم نزع تو آئین
دور بین روز تصور کی لگی رہتی ہی

پوشش کعبہ بنا بخت سیاہ عاشق
تاڑ لیتے ہین وہ لاکھون مین نگاہ عاشق
عرش اعظم کو ہلا دیتی ہی آہ عاشق
دیکھتے رہتے ہین ہر وقت نگاہ عاشق
کھوئی کیون وقت سفر کرتے ہین ادا عاشق
حال معشوق کا ہی پیش نگاہ عاشق

۹۴

[illegible]

[illegible]

دل ہی مجھ مست کا دیوانۂ چشم ساقی | اس خرابات میں ہی جام بہ مینا عاشق
یاد کاکل میں شب ہجر سحر ہو کیونکر | تیرہ روزی پہ مری ہی شب یلدا عاشق
جام ساں جو رہا کرتی ہی مستی میں مدام | جام ساقی پہ ہی کیا نشۂ صہبا عاشق
حال موسیٰ کا نہیں آنکھ سے دیکھا شاید | کسکے دیدار کا کرتے ہیں تقاضا عاشق
جان پا جاتا ہی دو بات تو نہیں ہی دل مُردہ | اس تکلم پہ ہی اعجاز مسیحا عاشق
تیری بازار محبت کا نرالا ہی چلن | مول ہی لیتے ہیں ہر ہیچ کے سودا عاشق
ہے مفلس کے لگے ہاتھ تو دکھلائیں مزا | مالداروں پہ عبث ہی زنِ دنیا عاشق
طوطیٔ گلشن اعجاز ہی تیرا خطِ لب | ہے تو کیا دیکھیں تو ہوں خضر و مسیحا عاشق
وہ ملے غیر سے تم اور حسین سے نہ ملو | جورِ معشوق کا لیتے نہیں بدلا عاشق
چلا ہنے والو نہ یہ نیرنگ جہاں ناز کرے | میں نہ معشوق کسیکا نہ کسی کا عاشق
دل تو پروانۂ شمع رخِ دلبر ہی مرا | سوزِ حسرت ہی مرے داغ جگر کا عاشق
شکر ملبوس ہی ہو کیا اپنے عریانوں کو | کبھی ہوتے نہیں آلودۂ دنیا عاشق
ہنسے تو سیر طون کو دلِ قلق پیار کیا | کوئی معشوق مگر اپنا نہ پایا عاشق

دیوانہ دیکھ رنگ طلائی کا جا بجا ... سا طوق
آنکھون سے نور ... ہم ... لگا ہی ... طوق
وحشت مین ... زندان مین ہمارا ... طوق
زنجیر کی ... گلی سے کا مین ... نہین
کافی ہی ... کی ... گریبان ... طوق
وحشت مین اپنا ... بھی ... سا طوق
زندان مین مجھ اسیر محبت ... غل مچا ... طوق

اپنا نشان میرے سلنے کی پروائے کوئی
رہتی ہی صید لو کی اُسے فکر ہر گھڑی
رکھتا ہی راہ عشق مین اک لبک اگر قدم
وحشت جنونمین جلتے ہی دی پہلے یہ صدا
پڑھتا ہو وہین تو نمین کلمہ ہر اک حسین
دیتا نہ جان اہل چشمان یار پر

آتا ہی ننگ لیتے ہوئے مجکو نام شوق
صیاد مُرغ دل ہی گرفتار دام شوق
بسمل سے پہلے سیکھلے طرز خرام شوق
دیوانگان عشق کو پہونچے سلام شوق
مانند معجزہ ہی ہمارا کلام شوق
ہوتی جو اختیار مین میرے لگام شوق

باقی ہی عشق رفتہ کا پیری مین بھی نشان
داغ دل و جگر مین قلق نقش گام شوق

دیکھے جو اُسکے شمع گلو مین ضیائے طوق
وحشت ہوئی ہی دیکھکے اُسکی ادائے طوق
جنبش کرون جگہ سے تو زنجیر کھڑکھڑائے
لاغر جنون نیجہ ارگمن مین ہون کمال
طفلی مین ای پری ترا دیوانہ ہون مجھے

پروانے کی طرح ہو منہ لو فدائے طوق
حداد ساتھ بیڑیونکے کیون نہ لائے طوق
نالہ کرون جنونمین تو گردن دبائے طوق
درکار اُس پہ کیا ہی چھلا مرائے طوق
زیور کوئی پسند نہین ہی سوائے طوق

دیوانگان عشق کی ... طوق
... جنون زدہ کی ... طوق
... ہر ... سے ... طوق
وحشت مین مجھ اسیر ... طوق

۹۶

آخر غبار خاطر گردون دون ہوئی
رتبی ہوئی زمین سے سپہر کی بلند خاک
[illegible] عشق مین نقش ہے جو بھری ہی ہوا ... باغ مین ... پیر خاک
[illegible] مین ہی ... جو مری ... تنک قند خاک
[illegible] ... نیک ... ہر ... بلند خاک
[illegible]

آخر ای چرخ تجھے ہونا ہی پامال زوال	دیکھین رکھتا ہی بلندی تو گردن کب تک
لاشہ اُٹھ جائیگا تو روح رہیگی باقی	کیا بتاؤن ترے کوچے مین ہی مسکن کب تک
ذرے ذرے سے عیان ہوتی ہی نرگس ہر سال	جذب دل لائیگا اسکو سر مدفن کب تک
صحبت بُلبل و گُل کے ہی عبث تو درپے	باغبان سبز رہیگا ترا گلشن کب تک
آخر اس شعلہ مزاجی کی بھی کچھ حد ہی حضور	رہیگا غیر کے بھڑکانیسے بدظن کب تک
لیا نسے لیجیے سر تن سے جُدا کیجیے مرا	خم رہے تیغ کے مانند یہ گردن کب تک
ہر سخن مین ہی کنایہ تو ہر اک بات مین رمز	سبزہ آغاز ہی صاحب ترے لڑکپن کب تک
سبز کر کشت تمنا مری ای ابر وصال	آتش ہجر جلائے مرا خرمن کب تک
اک نظر دیر مین یا کعبہ مین دکھلا دے جمال	بحث کرتے رہین یہ شیخ و برہمن کب تک

قطعہ

اسد اللہ مدد کے لیے کافی ہین
حیلے رد بد کیطرح ڈھونڈھینگے دشمن کب تک

اس خاکسار کو یہ ہوئی ہی پسند خاک	ہوتی نہین زمین سے ہرگز بلند خاک
برباد اس ہوا مین ہی روز چند خاک	روندے کبھی تو آکے تمہارا سمند خاک

پہونچی نہ تا بہ دامن زین سمند خاک
ہم خاک بھی ہوے تو گئے آڑ [illegible] ہوتی ہی عاشقون کی یہ اکثر بلند خاک
آندھی نہ مجھو زردی رنگ [illegible]
اک عمر سے کی ہی آج تک کار بند خاک
پیرِ فلک [illegible] اُٹھا کے اُٹھا لیں
آخر گئے بعد مرگ رہی روز چند خاک
[illegible] ایک روان کی طرح [illegible]
اتنا ٹھہر کہ جو تم [illegible]

۹۷ ویں نظم

کی جو موج ہوا کی کمند خاک
مجنون رہا اگر بند خاک
[illegible] بند ہی فلک
ابد فنا مین ہوتی ہی تخت بلند خاک
مر کر بھی تو اُٹھاتی ہین افتادین ہی فلک
اب ہو مرا غبار زمین سے بلند خاک
برباد راہ عشق صنم مین کسی بھی عمر
[illegible] ذرہ نہ ہم کو گزند خاک
[illegible] ہو کمال نہ ای شہسوار اُڑا
[illegible] پاے سمند خاک

[illegible] ایسی کا ... علاج ... فنا ... بر ... ہوئی
[illegible] الفت مین ... لب ... سے ... نا کشا ... لب
[illegible] طرح ... ناب ... طلا ... سونا ... خاک
[illegible] کدورت ... صاف ... ہو ... جان
[illegible]

دہن تلک اُسکے پہونچی ہو اُڑکر پس فنا
کس درجہ ہی **قلق** مری اقبالمند خاک

بارِ الم کے ہون متحمل کہان تلک	بوجھ اسقدر اُٹھائیے اُٹھے جہان تلک
یوسف کا میرے مول بڑھیگا کہان تلک	بندے کو بھی عزیز نہین نقدِ جان تلک
اُس خوش نگہ کی گردشِ چشمِ سیاہ نے	پیسے برنگِ سرمہ مرے استخوان تلک
لاغر وہ ہون جو سایۂ بالِ ہما پڑے	سارے بدن کی چور ہوئین ہڈیان تلک
کہنا کہ محوِ خال نے افیون کھائی ہی	لاؤ اُسی بہانے سے اسکو یہان تلک
مانند شمع سوزِ نہانکا ہی ایک حال	داغِ جگر سے لیکے ہماری زبان تلک
کیونکر ہمارے جانکی اب کوئی نکلے راہ	اغیار سے گھٹے ہوئے ہین پاسبان تلک
بدست وہ ہین مغبچے ہی ہمسے کیا ہین شاد	محوِ دعائے خیر ہی پیرِ مغان تلک
آتش تجھے نہ بلبلِ نالانکے ایک دن	آئی نہ برقِ خندۂ گل آشیان تلک
ایسی گریز سب کو ہی مجھسے ترے طرح	آتی نہین قضا بھی ترے نیمجان تلک
جو رنگ کرچکے جگر و دل تو میری جان	تیغِ ادا کے ناز اُٹھاؤن کہان تلک

محوِ نگہ در قاتل کا ہی خیال
پہونچا ہمارے تیغ اگر استخوان تلک
رنگین ہو گل بہار مین کس سے نہین برقی
رنگ اور دیکھتا ہون چمن کا خزان تلک
ہم گردِ راہ وہ ہون کہ آیا نہ راہ پر
دنبالۂ صدائے جرس کاروان تلک
[illegible] نہین استخوان تلک
[illegible] بلبل کی حسرتین
[illegible] آسمان تلک
[illegible] زمین تلک
[illegible] قلق تلک
[illegible] ہماری زبان تلک
[illegible] غوث پاک

۹۸

[illegible]

نظم عشق ۹۹

قدرت ایسی ہی ہی حق نے آپکو گر چاہیے
صورت روباہ بھاگے سامنے سے شیر نر
مائل پرواز اگر ہو آپکا باز جلال
جن و انسان کیا میان مجلس وعظ حضور
یہ توکل تھلسوائے فقر و فاقہ آپ نے
فاسق و فاجر تھا کیسا ہی ہوا کامل ولی
جن و انسان و ملائک سے بھی یہ ممکن نہین
اولیا مین آپسا حاجت روا آتا نہین
بعد ائمہ کے خدا نے اپنے بندونکے لیے
آپکے خوان کرم سے کیا ملک کیا جن انس
فیض اسے کہتے ہین تھا جسنے امن آپکا
غیر ممکن ہی وہ بھٹکے منزل مقصد کی راہ
جو شرف اندوز درگاہ معلیٰ ہوتے ہین

کھینچیے ارض و سما زیر و زبر یا غوث پاک
ہو سگ در آپکا گر حملہ ور یا غوث پاک
نسر طائر کے بھی کا نپین بال و پر یا غوث پاک
کون تھا جسکا نہوتا تھا گذر یا غوث پاک
عمر بھر دیکھا نسئے مال و زر یا غوث پاک
پڑ گئی جسپر توجہ کی نظر یا غوث پاک
جو ریاضت آپنے کی عمر بھر یا غوث پاک
آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہو عین جسپر یا غوث پاک
ختم کی حاجت روائی آپ پر یا غوث پاک
کون تھا ہوتا نہ تھا جو بہرہ ور یا غوث پاک
آرزو بر آئی اُسکی جلد تر یا غوث پاک
جس کسی کا ایسا ہو راہبر یا غوث پاک
ہو نہ غبطہ کیونکر اُنکے بخت پر یا غوث پاک

غزل ۱۰۰

تیرے تھارے بلبل و گل منھ چڑھ چکے کیا | دونو نکو کر چکا ہو نہین قائل الگ الگ

مکر و نفاق عشق سے مدت تلک رہا | مین ولسے اور بجھسے مرا دل الگ الگ

تا ہو تمیز لذت بادام و شہد مین | بوسو نکا چشم و لب کے ہون سائل الگ الگ

کس کسکو وہ نہین سخت مصیبت مین جان ہے | رخسار و زلف تکتے ہین دل الگ الگ

کیا مہر و ماہ کیا گل و شمشاد آئینہ | سب ہو چکے ہین تیرے مقابل الگ الگ

یکتا تو وہ ہے مومن و کافر یہود و گبر | وحدت کے تیرے سب ہین یہ قائل الگ الگ

پائے نگاہ اہل نظر کے پڑے ہین شل | رخسار ناز مین یہ نہین تل الگ الگ

آگے تو ساتھ رہتے تھے ہم ہالہ سان اب | رہتا ہے ہمسے وہ کامل الگ الگ

انداز و ناز و غمزہ و شوخی و کجروی | ہین ایکسے دم کے یہ قاتل الگ الگ

قبضے پہ ہاتھ رکھکے **قلق** نے ملائی آنکھ
کل ہر رقیب سے سر محفل الگ الگ

ہو گل کہانسے لائیگی ایسا بیا نگار رنگ | بلبل ہزار اڑائے مری داستان کا رنگ
وہ تیر ہو جو دیکھے لرخت بتا نکا رنگ | کٹھائے شرم سے شفق آسمان کا رنگ

ردیف اللام

بلبل عشق ۱۰۱

[illegible]

لاکھا لبوں نے دیکھ کے مجکو یہ شک ہوا	لاکھی ہے سیر یار کے درج دہان کا رنگ
ہستی کی ہم عدم میں بہت دھوم سنتے تھے	دیکھا وہاں تو آکے عجب کچھ یہاں کا رنگ
نیل آنکھوں کا ڈھلا ہے تمنائے دید میں	بسطور کچھ ہے کل سے ترے نیلجان کا رنگ
صحرا سے عزم کوچۂ قاتل ضرور ہے	اب چند روز دیکھیے چلکر وہاں کا رنگ

وصف سی و یان عجب انداز سے کیا
محفل میں جم گیا **قلق** خوش بیان کا رنگ

ہمتو ہوں دلسے دور ہیں پاس اور لوگ	سونگھیں گل عذار کی بو باس اور لوگ
واعظ ہمیں ڈرانہ وفور گناہ سے	اُسکے کرم سے ہوتے ہیں بے آس اور لوگ
سودائے عشق یاں تو ہے سر میں بھرا ہوا	نام جنوں سے کرتے ہیں وسواس اور لوگ
آزادگان عشق ہر اک حال میں ہیں شاد	ہونگے اسیر رنج غم و یاس اور لوگ
ہیں سیر بوریائے توکل کے فاقہ مست	ہوتے ہیں مضطرب ز غم افلاس اور لوگ
یاں ہے فقط ہوس ترے دندانکے دید کی	کھاتے ہیں اُسکے واسطے الماس اور لوگ
سنجوگ ایک اپنا تمہارا ازل سے ہے	پوچھیں برہمنوں سے تو راس اور لوگ

[illegible]

گلزار مین ہر سمت گھٹا چھا گئی ساقی
خار اُسنے دیا مجکو تو یون پھُول گئے غیر
آیا پئے گلگشت چمن جب وہ شہ حسُن
ہو گل جو ترے گوہر دندان کا پرے عکس
قرآئی جا چاہیے کچھ شغل گلستان
مہر رُخ انور سے جو اُٹھین گے نقاب آپ
مجھ مست کو گلشن مین صبوحی ہو جو درکار
جب کرتے ہین سیر چمنستان مضامین
خورشید بھی پڑتی نہین آنکھین گل خیر
لکھی جو قبے رنگ طلائی کی صفت خوب
چڑیا تر ہی آگیا کبھی بنجاتی ہر بلبل
ہوگی نہ کبھی اُس لب رنگین کے مقابل
کیون اتنا چمکتا ہو شب لف مین ہی گل

غنچے مین گلابی مین بھرا ہی شفق مین پھُول
مجذوم کا جسطرح سے جلتا ہی بدن پھُول
بلبل نے تصدق مین لُٹائے کئی من پھُول
بنجائین ابھی موتیے کے در عدن پھُول
بلبل کے کرین جبکہ جوانان چمن پھُول
بنجائینگے سورج مکھی اے غنچہ دہن پھُول
خورشید ہو ساقی شفق صبح چمن پھُول
چُن لاتے ہین گلچین کیطرح اہل سخن پھُول
سنبر کے عوض حر تے ہین اے گل تہ ہرن پھُول
سونے کے لٹا دونگا دم فکر سخن پھُول
محرم مین جو رکھتا ہی تو اے رشک چمن پھُول
جس رنگ سے چاہا ہی شفق شام مین پھُول
کیا صبح بنا گوش کا تارا ہی کرن پھُول

...وہ نینے یہ پائی ہین کہ سو بار ہون قتل	زندہ کر دے جو خدا دو بارا قاتل
تیری تلوار کو رومال مین بھاری دونگا	سبکی سے سر اگر تن سے اُتارا قاتل
واجب القتل وہ ہین سر ہین خمیدہ جنکے	تیغ ابرو کا تری ہے یہ اشارا قاتل

جیتے رہنے کی ندامت سے مُوہ ہین بموت
سخت جانی سے قلق جب مری ہارا قاتل

سامنے ابر مژہ کے جو ہین آئے بادل	عرق شرم مین غیرت سے نہائے بادل
ہجر دلدار مین ہر سمت جو چھائے بادل	تو مری آہ کے جھونکون سے اُڑائے بادل
چشم تر سے نہ مری آنکھ ملائے کہدو	آبرو اپنی بڑھا کر نہ گھٹائے بادل
ابر مردہ سے بھی بدتر نظر آئے مجکو	فرقت یار مین گھر گھر کے جو آئے بادل
در گلزار پہ برسا تین مستو نکی ہین وک	سیر مہ باغ کی دیوار جو ڈھائے بادل
ہوون جو تشبیہ تری ابر سی سے اے گل	چمن دہر مین پھولے نہ سمائے بادل
سُرخی بانگی مسی پر نظر آجائے بہار	شفق شام کا عالم بھی دکھائے بادل
ہو وہ برسات کہ دامن سے کول زاہد کے	کیا عجب داغ جو تقوی کا چھڑائے بادل

ہون کر کیا علاج ... تیری ساتھ ... سے
لب کی ... بیمار لگی ... علتے دل
جاتی ہی جان عشق ... لب ... ہمین
ستم مین ... داغ ... دکھلائے دل
مجاز ... جہان مین نہین کوئی ... درد مند
بخشش ... ... دیکھا جمال یار
جب ... عجب ... ... دل
فاصل ... ہوا ہی شوق

داغ پر داغ محبت کے سہے اُف بھی نہ کی	ہوگئی شہرۂ آفاق وفاداری دل
میری دریا نسے ہی یہ ہیر جو اُس عیسی کو	موت کے پاس تو ہی چارۂ بیماری دل
پاس گو کچھ نہیں جز درہم داغ سودا	سوز الفت ہی مگر گرم خریداری دل
سارے دنیا کے بکھیڑونسے چھڑایا مجکو	لاکھ جانسے ہو نہیں ممنون گرفتاری دل

فائدہ ملتا ہی تریاق کا اس سم مین ہمین
راحت جان ہی **قلق** درد گرفتاری دل

اللہ رے حسن صنعت دو قربنائے دل	وسعت مین بڑھکے عرش سے ہی تنگنائے دل
ہو لطف وصل یار جو رونق فزائے دل	عشر تکدہ بنے ابھی ماتم سرائے دل
اوران جفا شعار حسینونپہ آئے دل	اپنے کیے کی آپ سزا کچھ تو پائے دل
بھائی ازل سے انکو یہ دلستائے دل	کوئی مکان پسند نہیں ہی سوائے دل
دکھلائے جذب عشق مین کچھ کام آئے دل	اسوقت مین تو آنکھ نہ مجھسے چرائے دل
شاید ہی کوچ قافلۂ عقل وہوش کا	آتی ہی میرے کانمین بانگ درائے دل
کہنے مین پیار کرنے پہ تو خوش ہین یہ مگر	انکی گرہ مین اور نہیں کچھ سوائے دل

مثل زمین ہو عالمِ بالا کو زلزلہ	پہونچیں جو گوشِ عرش تلک نالہ ہائے دل

اشعار میرے کیون نہون پردرد اسقدر
موزون کیے ہین مین نے قلق نالہ ہائے دل

نہ کل تک تھے وہ منھ لگانیکے قابل	ہوے آج باتین بنانے کے قابل
تری بندگی اور سیہ کار مجھسا	یہ سر اور ترے آستانے کے قابل
لبِ زخم دلپر یہ ہی شورِ قاتل	تری تیغ کا پھل ہی کھانے کے قابل
نکالے صنم پیٹ سے پانون تمنے	ہوے جب کہین آنے جانے کے قابل
دلِ بوالہوس لائق داغ الفت	یہ درہم نہ تھے اِس خزانے کے قابل
ان آئینہ رویونکی الفت نے ای دل	نہ رکھا ہمین منھ دکھانے کے قابل
یہان ہو رہے ہین کھٹکے چلو اس چمن سے	نہین یہ جگہ آشیانے کے قابل
پتنگے ہین گستاخ ای شمع پیکر	نہین تیری محفل مین آنے کے قابل
کوئی اُس کے دزدِ حنا سے یہ کہدے	مرا نقدِ دل ہی چرانے کے قابل
کبھی خون مین میرے بھی ہاتھ تر کر	یہ مہندی ہی تیرے لگانے کے قابل

۱۰۵

ردیف میم

بدعہد اگر سمجھتے تو دیتے نہ دل کبھی
دم مین تمھارے آگئے قول و قسم سے ہم

پاتے ہین ذرے ذرے مین اُس مہر کا فروغ
ادنی کو بھی نہ دیکھین کبھی چشم کم سے ہم

جادو بیان ہین قہر غضب کے ہین چالبے
اُس شوخ کو گھر اپنے لگا لائے دم سے ہم

اقلیم عاشقی مین سلیمان وقت ہین
تسخیر کرتے پریون کو نقش قلم سے ہم

پامالون کا ہے پایہ اُفتادگی بلند
سیکھے یہ چال یار کے نقش قدم سے ہم

درد و جفا سے ہوتی ہے چشم وفا کمال
راحت بہت اُٹھاتے ہین تیرے ستم سے ہم

بچتے ہین ترک ملاقات یار سے
خوش ہے چھٹکے ایکدن ہوئے قید غم سے ہم

دلکو ہمارے اُلفت مژگان یار ہے
رکھتے ہین کام خنجر قاتل کے دم سے ہم

جب تک نہ دینگے بوسہ تریاق خال لب
جانبر نہ ہونگے افعی گیسو کے سم سے ہم

کرتے ہین فیض بادہ سے سیر طلسم نشہ
جام اپنا کم نہ سمجھتے نہین جام جم سے ہم

عشق میان یار نے مارا ہے بے گناہ
نالش کرینگے حاکم ملک عدم سے ہم

روز جزا کا خوف نہین کچھ ہمین **قلق**
پائینگے خلد اُلفت شاہ اُمم سے ہم

عشق رخ مین کرتے ہین یاد خط گیسو یار [illegible]

[illegible]

ڈر یہ ہی پیغامبر کا سر ہو تن سے جدا | بھیجکر چپکے رہے ہین وصل کا پیغام ہم

جب کوئی نایاب ہاتھ آتا ہی مضمون وہین
ای قلق بیشک سمجھتے ہین اُسے الہام ہم

صاف باتون سے ہو گیا معلوم | ہوتے ہو مطلب آشنا معلوم
کشتۂ تیغ نگہ سے کیجیے گا | چشم و ابرو سے ہو گیا معلوم
ابتدائے محبت دل کی | یہ نہ تھی ہم کو انتہا معلوم
کچھ دہن ہی نہین ہی وہ ناپید | کمر یار بھی ہی نا معلوم
در تک اُس کے مری رسائی ہو | تجھ سے ای بخت نارسا معلوم
جب کہا روکے تجھپہ مرتے ہین | ہنس کے بولا وہ بت خدا معلوم
مہربان آج کل ہی وہ نے مہر | اسمین ہوتی ہی کچھ دغا معلوم
تم سخن ساز ہو بڑے ای جان | طرز تقریر سے ہوا معلوم
جب سمٹے ہین ذکر وصل کیا | بولا مطلب نہ کچھ ہوا معلوم
بدگمان وحشتِ درزے واعظ ہو | ہم کو ہوتی ہی پارسا معلوم

مجموعہ ١٠٧

[illegible]

[illegible]

قدر اپنی نہ جہان مین ہوئی باوصف کمال
شکوہ کرتا ہون تباہی کے تو فرماتے ہین
جان نثار و نسے ہی تیغ نگہ یار کا قول
ہم شکایت نہین کچھ کرتے تمھین منصف ہو
ہم سمجھتے ہین بڑھائی ہوئی باتین نہ کرو
گیسوے یار کے سودے نے کیا خانہ خراب

صفت بوے گل اس باغ مین برباد ہین ہم
خانہ بربادی عشاق کی بنیاد ہین ہم
دم مین لاکھون کو کرین قتل وہ جلاد ہین ہم
واجب الرحم ہین یا قابل بیداد ہین ہم
طفل مکتب ہو تم اے جان بھی استاد ہین ہم
کیا ہوا خواہی صیاد مین برباد ہین ہم

ردیف	آج ہوتی ہی قلق قطع امید دیدار نگران اسلیے سوے رخ جلاد ہین ہم	نون

کرینگے ہمسے وہ کیونکر نباہ دیکھتے ہین
گمان قاصد گم گشتہ ہمکو ہوتا ہی
تمھاری آنکھون کے کشتے بڑے مبصر ہین
مزا اڑا تو زمانے کی سن نہ وعظ کی
یقین ہوتا ہی برگشتگی قسمت کا

ہم انکی تھوڑے دنون اور چاہ دیکھتے ہین
کبھی جو کوئی کبوتر تباہ دیکھتے ہین
یہ خوب صالت تیغ نگاہ دیکھتے ہین
کہین کریم بھی ہو دل گناہ دیکھتے ہین
پھرے ہی جو تمھاری نگاہ دیکھتے ہین

[illegible]

صفائے حسن جاناں حیرت افزائے زمانہ ہے
جوانی کیا جلا کرتی ہے آئینہ رو مین

اٹھوں تا روز محشر سر خرد کشتہ ہیں قاتل کے
لحد مین چھوٹی مہندی انکی لکھنا میرے پہلو مین

کریگا باندھکر الٹا دھر اچھیا دقیہ اسکو
زر گل تو لیگی لیبن جو نظرون کی ترازو مین

ہی شہرہ قاف سے تا قاف ہم جا دیوانون کا
وہ انسان ہین جو لاتے ہین پریزادون کو قابو مین

ہدف وہ ہون کہ اٹھا درد دل تعظیم کی خاطر
جب آیا ناوک قاتل جگہ دی مین نے پہلو مین

بیاباں گرگ ہون ہمسایہ ہے ہمدرد کا ہو گا
مرا مرقد بنایا تربت مجنون کے پہلو مین

وہ ہون آزاد عشق قد لگا کر باغ مین بستر
قفس قمری کے لٹکائے گئے سرو لب جو مین

دل سودا زدہ پہ میرے آنکھ اسکی نہین پڑتی
زر داغ جنون تلتا ہے نظرون کی ترازو مین

ہوا مین پانچو نکلے ہے اثر باد بہاری کا
صدائے خندۂ گل ہے زری جوتی کے گھنگرو مین

مبارک دیر و کعبہ ہون قلق شیخ و برہمن کو
بچھائیں گے مصلا چل کے ہم محراب ابرو مین

کیا جب ضبط گریہ فرقت ساقی مین
نکل آئے برنگ شیشہ دم تک آنکھ مین

ہوئے ہین انقلاب عشق سے سب اپنے بیگانے
مرے قابو مین دل تھا پہلے اب ہے انکے قابو مین

۱۰۵

نظر آتی ہے صورت یار کی آئینہ زانو مین

امان چاہن نہین پاے ہین کشتۂ دیدار
تمھاری تیغ نگہ کی کہین پناہ نہین

عبث ہو غفلت طفلانہ چونکتا ہی غافل
یہ مہد دو رجہان بہر خوابگاہ نہین

وہ خوش نصیب ہین جو ہین سپلر نگ حنا
چھُوئین وہ پانون ہمین اتنی دستگاہ نہین

ہین یوسف دل گم گشتہ کی تلاش مین روز
نہ جھانکا آیا جسے کوئی ایسا چاہ نہین

وہ ایسا قاتل بیرحم و بے مروت ہی
کہ اسکی تیغ کے قبضے مین بھی پناہ نہین

تمھاری آنکھ سے کب ہو سکے لگاوٹ الحو نصیب
ہرن اگرچہ ہین خوش چشم خوش نگاہ نہین

طریق عشق مین ہو جابجا نشیب و فراز
جو قطع تیز روی سے ہو یہ وہ راہ نہین

فزون حصیر توکل ہو تخت شاہی سے
کلاہ فقر کم از تاج بادشاہ نہین

مرے کریم کی رحمت ہی بحساب اے شیخ
نہو جو عفو وہ ایسا کوئی گناہ نہین

نہین ہین قابل تکلیف شرع دیوانے
زمین شور سے سلطان بھی باج خواہ نہین

اس آرزو پہ ہوا خاک بھی مگر اب تک
مرے غبار کو دامن سے اسکے راہ نہین

کرونگا عرض دم پرسش عمل اتنی
ترے کرم سے زیادہ مرے گناہ نہین

ضرور چاہیے عاشق پہ شفقت معشوق
گدا نواز نہو جو وہ بادشاہ نہین

یون شب وصلت ہے ہر شب القدر ملتی نہین	جیسے صبح عید سے کوئی سحر ملتی نہین
تو سبب قصر و باغ بنوا مین فلک منصف تو ہو	میرے مُردے کو زمین بالشت بھر ملتی نہین
ہمسا عاشق قسمتوں سے پا گیا ہو قدر کر	جنس اک بکار مفت ای مفت بر ملتی نہین
خوب دیکھا خوب ڈھونڈھا ہر سوائے لکھنؤ	کوئی بستی صورت آبادی نظر ملتی نہین
ہم بھی غیر و نسے عوض لے لیتے لیکن کیا کرین	چار دونکو بھی حکومت اسقدر ملتی نہین
دم بدم اُٹھتے ہین شعلے دل سے ہر بار ہین	اک نفس آسودگی مثل شرر ملتی نہین
جان عالم ہو مرا سلطان عالم اہ قلق	حسن کی دولت کسیکو اسقدر ملتی نہین
دیکھ کر جوبن م گلگشت چشم مست کا	آنکھ نرگس کی بھی گھڑیون چھپ کر ملتی نہین
شام کو نسبت ہے اور زلف دوتا سے نہین	صبح نور روئے قدس سے سحر ملتی نہین
گوہر دندان عالی کی کرون کس منھ سے وصف	مجکو گل کے لیئے آب گہر ملتی نہین
گو مشابہ چشم اقدس سے ہر کچھ آہو کی آنکھ	پر یہ چتون یہ لگاوٹ کی نظر ملتی نہین
نور گرد رہ کے آگے چاندنی بھی گرد ہی	نقش پا سے بھی فرشکل قمر ملتی نہین
اسقدر رعب عدالت شہ کا ہر نشان تو کیا	شیر کی روباہ سے بھی اب نظر ملتی نہین

۱۱۱

اچھا نہین ہی غیرونکا مجمع مکان مین — مطعون ہو بجاؤ کہین تم جہان مین

پردے ہماری آنکھونکے کرمین ڈیب تھے — جھالر مژہ کی چاہیے تھی سایبان مین

مانند برق کوندتی ہو ابر زلف مین — ای جان صاعقہ ہی کہ بجلی ہی کان مین

اُس طفل کی جو دھیان مین تھی توتلی زبان — ہنگام نزع ہو گئی لکنت زبان مین

گاتا ہی جب بہار مرا غیرت چمن — کیا منھ سے پھول جھڑتے ہین اک ایک تان مین

قاتل ہمارا جیتے جی ہوتا نہ فیصلہ — پڑتی نہ تیری تیغ اگر درمیان مین

یہ خوار ونکے ہجوم سے ہی تنگ مفروش — شیشونکو بھی جگہ نہین ملتی دکان مین

لکھا جب اپنی آبلہ پائی کا ماجرا — چھالے پڑے ہزار قلم کی زبان مین

مر مر گیا مین ابروے پرخم کو دیکھ کر — کیا تیر کا ہی توڑ تمھاری کمان مین

ایفاے وعدہ کر کے ہمین تو جلا لیا — ای جان تم جو آئے تو جان آئی جان مین

خودبینی آج کل ہی یہ مد نظر اُنھین — دیکھو کہ آئنہ ہی جڑا خاصدان مین

جلتے ہین میرے شعلہ آواز سے رقیب — مانند شمع رکھتا ہون آتش زبان مین

ای جان جان یہ شہر پرواز حسن ہی — چھالا نہین ہی موتیونکا تیرے کان مین

مورد نزع تیغ ابرو قاتل سے مجھکو بھی
کیا آبرو رہی ہی اسے امتحان مین
[illegible]

[illegible]

وزن آجائے ہو جلئے تہ و بالا زمین
کون تجھسے بڑھکے ہی مشکلکشائے دو جہان
دم سلامت طفل اشک خون کا دنیا مین ہے
چاہتا ہون میری تربت کا نیا ہو ہر سے طرز
کتنے مین کیا ہی حسینون ہی مین میرا ذکر حسن

مین اگر ای آسمان آمادہ فریاد ہون
تیرے ہاتے غیرسے مین طالب امداد ہون
چار مین کہنے کو تو مین صاحب اولاد ہون
کشتہ انداز خوبان ستم ایجاد ہون
جسپہ یہ ان جان دیتی ہین وہ آدم زاد ہون

لاکھ یہ جھوٹے کرین مجھسے مگر اپنا ہی قلق
دم مین آنکھوں مین پرکھ لیتا ہون وہ نقاد ہون

ہمائے حسن کے خورشید نور جان عالم ہین
خدا خود نا خدا ہے کشتی اقبال عالی ہے
ہر اک نقش قلم ہی آشیان مرغ سعادت ہی
منور بزم عالم شعلۂ رخ سے نہو کیونکر
فروغ نام جام روبروالیسو کے ہوتا ہی
ملاحت اک نمک پروردہ سرکار عالی ہی

ضیا بخش رخ ہر ماہ پیکر جان عالم ہین
جہانہ بندگان حق کے لنگر جان عالم ہین
ہما ئے اوج اقبال سکندر جان عالم ہین
کہ شمع محفل ہر ماہ پیکر جان عالم ہین
سپہر بخشش وہمت کے اختر جان عالم ہین
صباحت مین سمن روسمن بر جان عالم ہین

نظم ۱۱۳ عشق

[illegible]

محتسب کے ہاتھ سے تنگ اسقدر ہین ای قلق
آئے ہین نالش کو سب میخوار قیصر باغ مین

پنہان بھی ہر وہ رخِ روشن نقاب مین
رعشہ مگر پڑا ہر تنِ آفتاب مین

ہر جوش بحر اشک کا چشم پُر آب مین
دریا مین ہر حباب کہ دریا حباب مین

کب ہر شباب بحر جہانِ خراب کو
دیکھا ہو ابھری ہر دماغِ حباب مین

معشوق غیر تمکین یہ کیون نکلے اپنی جان
پیبا کیون سے لطف سع اہر حجاب مین

اس عشق سے بچا نہین کونین مین کوئی
انسان تو کیا فرشتے پڑے ہین عذاب مین

بے اذن کوئی گھر مین ہمارے نہ آنے پائے
دربان کو یہ حکم دیا میرے باب مین

دریا پہ بہر غسل گیا جب وہ آفتاب
آنسو بھر آئے دیکھ کے چشم حباب مین

اُسکے رُخِ صبح سے دعوی ہمسری
مُنہ دیکھے صبح آئنہ آفتاب مین

تب قائل کرامت پیر مغان ہو شیخ
قاضی کو حال آئے جو بزم شراب مین

جام جہان نما سے نہین کم یہ نیند بھی
دُنیا کی سیر کرتا ہر انسان خواب مین

مجروح ہو کے مست محبت ہوا ہوا
تلوار کیا بجھائی تھی قاتل شراب مین

یہ نوفگن ہی آئینے مین یون رُخِ حبیب | پڑتا ہی عکس ماہ کا جس طرح آب مین

پیری نے ہمسے سب کا عوض لے لیا قلق
جو جو مزے اُٹھائے تھے عہدِ شباب مین

دل ہی ملول یار درخِ بے نقاب مین | رکھتا ہی لعل خون جگر آفتاب مین
کیونکر نہ غصہ تیز ہوا اُنکا شباب مین | ہوتی بہت ہی خوب ہے تلخی گلاب مین
دل ہی امید وصل سے کس پیچ و تاب مین | گو خضر اسیر ہو گئے دام سراب مین
ابھرے یہ جہستان بجائے دو نیرہ دش | جلسہ ہی جا بجا ترنگ کا قصرِ حباب مین
لاکھون بناو ایک بگڑنے مین اُٹھ گئے | ملتا ہی کیا ہی لطف صنم کے عتاب مین
کیا شوق دید نشترِ مژگان بیان کرون | مانند نبض ہی رگِ جان اضطراب مین
کب ان جلونکی عشق مین ہوتی ہی چشم تر | گریان ہی جیسا کہ ہی خامی کباب مین
ورنا نہین کسی سے مئی عاشقی کا مست | مستی ہی فیل مست کی کیا اس شراب مین
خوش صبح سے ہو گشتہ رنگ صبح کیا | پروانہ شاد ہو نہ شب ماہتاب مین
ہم رند مشرب ہین نہین خوف بازپرس | یکسان ہی اپنا حال خطا و صواب مین

ہین اک غریب تھا اور سات آسمان ہین
کس سرزمین پہ جاؤن لے کے ستم سہا یا
آغاز عاشقی ہی کر دو امتحان ہین
ای لذت محبت ہم تم سہا یا ظلم غزت
یاران رفتگان کی خبر آگئی تو یہان ہین
اہل عدم سے اتنا مین پوچھتا ہو یہ
رونق تھی جن کے دم کی وہ لوگ اب کہان ہین
محفل مین دوستون کی آنکھین یہ ڈھونڈتی ہین
ہم بیطرح ہین راضی وہ خوش آپ ہین جہان ہین
شکوہ نہین جو گھر مین غیر ان کے میہمان ہین

فرما سکے ہین کہ ہمی پہچانتے ہر شکل
ہم بھی یہ جلتے ہو ہم بھی ذرا جدا ان ہین
اس گلشن جہان مین مانند نکہت گل
ہم ایک عندلیب گم کردہ آشیان ہین
یاد کر سکے ہم کیا اب کیا ہو [illegible]
یہ بھی نہین ہین واقف ہم کون ہین کہان ہین
آنکھون مین دلمین جسمین ہی جا ہے جلوہ گر ہو

خاک اپنی بعد مردن اڑتی ہوی طلب ہین — ریگ رواں کی صورت ہر وقت ہی سفر مین

اے دل یہ راہ گیسو ہی پر خطر نہایت — لٹ جاتے ہین مسافر اکثر اسی سفر مین

بنت العنب کی فرقت دلکو نہین گوارا — بوتل لگی ہوئی ہی آٹھون پہر کمر مین

برباد کر رہا ہی کیون میری خاک ظالم — کیا فائدہ فلک کا ہوگا مرے ضرر مین

سبکو ہی پاس مہمان تو دلکو لوٹتی ہی — اے لف یار اندھیر یہ ہی ترے ہی گھر مین

غیرون سے اب بھی ہوتے نہین کبھی وہ — آگے تو آہ میری مشہور تھی اثر مین

اے ماہ مصر خوبی آگے تمھارے کچھ بھی — حسن حجاب یوسف چھپتا نہین نظر مین

وہ برق حسن مستی ملنے مین مضطر ہا ہی — بجلی چمک رہی ہی داماں ابر تر مین

معشوق کی تواضع عاشق کو نفع کر دے — لب خشک ہین صدف کے گو آب ہی گہر مین

وہ آفتاب تابان آیا ہی کس چمک سے — ساقی مجھے صبوحی دے تو بھی جام زر مین

چھوڑ آئے یار پہلی منزل ہی مین پیچ ہی — سب حال وحشتی کا کھل جاتا ہی سفر مین

حال دل قلق کیا ہر بار پوچھتے ہو
جسکی نہین دوا کچھ وہ درد ہی جگر مین

جوہر شوق

اے یار لامکان ہی ہی پاس [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

سیر کرتے آئے دیکھا ہو جو بازارون مین
مشتہرے ہوتے ہین یوسف کے خریدارون مین

چاہتے ہین کہ کوئی غیرت یوسف ہو نہین جائے
کسقدر کھوٹے کھرے بستے ہین بازارون مین

دو قدم چلکے جو تو چال دکھاوے اپنی
ٹھوکرین کھاتے پھرین کبک بھی کہسارون مین

خون عشاق سے لازم ہے یہ پرہیز کرین
کہ شمار آپکی آنکھون کا ہے بیمارون مین

شیخ کعبہ ہو دیا برہمن بتخانہ نہ
ایک ہی در کے یہ دونون ہین پرستارون مین

دیکھیے کتنے خریدار ہین کیا اٹھتا ہے
جنس دل بیچنے لگوائی ہے بازارون مین

فصل گل آئی خزان بھی ہے گلزار مگر
طائر دل ہے ہنوز انکے گرفتارون مین

سیر کیواسطے نکلا جو وہ شاہ یوسف
بند رستے ہوئے ٹھٹھ لگ گئے بازارون مین

یہ نیا یار کی سرکار مین دیکھا انصاف
لے گئے بھی گنے جاتے ہین گنہگارون مین

کہین ڈھونڈھے سے بھی ملتے تھے ارباب کمال
ہین وہ قدرشناسی ابھی خریدارون مین

تیغ قاتل کے گلے ملتے ہین خوش ہو ہو کر
عید قربان ہے حسرت کے گنہگارون مین

کسی من سے نہ اٹھا ہوئی صحبت گل
اے ضعیفی تو اڑا اپنا ہے ان خارون مین

قلق اثبات ہین منھ کے نہ کھلوائے کبھی
ہر گھڑی بات اگر بات رہی یارون مین

آئینگا اُسکے کوئی مقرر نہین ہی دن / آ نکلے ایک بار کہین سال و ماہ مین

چھینا گلی مین اُنکے حسینون نے نقد دل / لوٹا ہی رہزنون نے مسافر کو راہ مین

کرتی ہی قتل بانکی ادا اُسکی خلق کو / بیٹھا لگا ہی تیغ کا تیری کلاہ مین

لڑتے ہی اُس سے آنکھ فلک تجھے حباب وار / بحر قضا کا گھاٹ ہی تیغ نگاہ مین

دل آ گیا ذقن پہ تری یک بیک جو ا / گرتا ہی کوئی دیدہ و دانستہ چاہ مین

خوش چشم تو وہ ہی کہ غزالان ختن و چین / آتے ترے سماتے نہین ہین نگاہ مین

ہی شور آمد آمد قاتل جو دیر سے / ہنگامہ جان نثار و نکا ہی قتل گاہ مین

کیا تمکو حظ زیست ہی اتنا تو پوچھتا / ہوتی اگر خضر سے ملاقات راہ مین

اے سرو قد گیا ہون فی سیر باغ جب / لپٹا ہون ہر شجر سے ترے اشتباہ مین

خورشید و ماہ کی بھی جھپکتی ہی اکثر آنکھ / ذرون کی وہ چمک ہی تری گرد راہ مین

آتا ہی او شکار فگن گر تجھے تو آ / امیدوار صید ہین نخچیر گاہ مین

سیندور اُسکی مانگ مین دیتا ہی یون بہار / جیسے دھنک جھلکتی ہی ابر سیاہ مین

غفلت یہ ہی کسیکو نہین قبر کا خیال / کوئی ہی فکر نا مین کوئی فکر جاہ مین

[illegible]

اثر یہ ہو نہ جائے کہیں خوف ہی کمال
رکھتے ہیں طفل اشک کو اس سے نگاہ میں

ہم صاف دل ہیں صورت آئینہ اے قلق
سب نیک و بد ہیں ایک ہماری نگاہ میں

آراستہ نہیں معنی ہیں گل و سرو چمن میں
شاید چمن آرا کوئی وارد ہے چمن میں

بیہوش ہوں اک چشم خماریں کا میں ساقی
مجھ دے قدح ناف غزالان ختن میں

پوچھا جو نکیرین نے تو شرم عمل سے
منھ ڈال دیا میں نے گریبان کفن میں

خجلت سے ترے آگے سفید ایسا ہوا ہے
اک بوند لہو کی نہیں لالے کے بدن میں

صیاد نے کی اک نئی طرح کی بیداد
لٹکا یا قفس لا کے مرا نخل کہن میں

الفت نے بہت اُنکی کنوین مجکو جھکائے
جی چاہتا ہے ڈوب مرون چاہ ذقن میں

سنتے ہیں سزا ہمسری قد کی یہ دینگے
شمشاد کو چننے جائینگے دیوار چمن میں

دیکھا دم گلگشت تو نقاش ازل نے
رنگ اُسکا بھرا چہرہ گلہائے چمن میں

لیجائیگا منزل ہی کو کرنی دیکھ کہاں ان
کچھ زاد سفر باندھ لے داماں کفن میں

دی ہے جو ترے قامت سے کسی نے انھین تشبیہ
بیوجہ اکڑتے نہیں شمشاد چمن میں

[illegible]

تو ہی منصف ہو عاشق کو کوئی ستاتا ہے	تجھی سے ہم تری بیداد کی فریاد کرتے ہین

قلق ایسے ہوے ہین ہم فراموش اُنکی خاطر سے
کبھی بھولے سے بھی ہمکو نہین وہ یاد کرتے ہین

ستم وہ طرفہ کرتے ہین نئی بیداد کرتے ہین
بہار آئی ہے مشق نالہ و فریاد کرتے ہین
قلق جب بوستان قید کو یاد کرتے ہین
بتنگ جب سے نالے جو ہم ناشاد کرتے ہین
وہ ہمکو بیجگر گلشن مین گلچھرے اُڑاتے ہین
کوئی مجھسا نہو گا کشتۂ ناشاد عالم مین
سمجھتے ہین جو دیوانہ مجھے زینت پسند اونکا
الٰہی شکر نالون نے اثر اتنا تو دکھلایا
مرے نالون سے تنگ آئے ہین ایسے میرے ہمسائے
نہین دیکھا ہے شاید اُس سہی قامت کو گلشن مین

اسیر اور ونکو کرتے ہین ہمین آزاد کرتے ہین
مدرس ہے جنون اپنا سبق ہم یاد کرتے ہین
مآل کار اپنا سوچکر فریاد کرتے ہین
خدا سے ساکنان عرش تک فریاد کرتے ہین
قفس مین ہم تڑپتے ہین مزے صیاد کرتے ہین
تاسف نوجوانی کا مری جلاد کرتے ہین
تکلف بیڑ لو مین ہر برس جلاد کرتے ہین
وہ دلکو تھام لیتے ہین جو ہم فریاد کرتے ہین
عدم الیتمن مری جا جاکے سب فریاد کرتے ہین
یہ دعوی اسی کا اپنی کیا شمشاد کرتے ہین

ردیف ن ۱۲۰

غزل ۱۲۱

[illegible]

دل ناشاد قلق کو بھی کبھی شاد کرو
اے شہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہین

روتے روتے ہجر مین بے نور آنکھین ہو گئین
رفتہ رفتہ صورت ناسور آنکھین ہو گئین

ضعف سے طاقت گئی بے نور آنکھین ہو گئین
دست و پا بیکار ہین معذور آنکھین ہو گئین

فرقت ساقی مین مژگان دار رسبت تاک ہین
آنسوؤن سے خوشۂ انگور آنکھین ہو گئین

ان نشیلی انکھڑیون سے لڑ گئی گلشن مین آنکھ
نرگس شہلا کی کیون مخمور آنکھین ہو گئین

نوح کی کشتی قد خم گشتہ میرا بن گیا
اشکون سے طوفان اٹھا تنور آنکھین ہو گئین

نارسان فرقت مین نالان ہین مرے تار نگاہ
دیکھ مطرب کاسۂ طنبور آنکھین ہو گئین

دیکھکر مین گر پڑا غش کھا کے موسی کیطرح
میری خاطر اسکی برق طور آنکھین ہو گئین

لوٹ لیتے ہین متاع دل ہر اک انسان کا
اسلیے رہزن تری مشہور آنکھین ہو گئین

خانہ ہائے چشم مین یہ سیم بر رہنے لگے
ہم فقیرون کی تو ذی مقدور آنکھین ہو گئین

دیکھکر آنکھین تری پیدا ہوا آزار دید
شکل نرگس میری بھی رنجور آنکھین ہو گئین

صورت مژگان پھری رہتی ہین [illegible] مست ناز
حسن کی دولت سے کیا مغرور آنکھین ہو گئین

اسکے بوسوں میں مزا ملتا ہو کسے بہ جبہ قلق
لب شیرین نہیں عزت میں شکر پارے ہیں

اور بھی پیاری نظر آتی ہیں پیارے آنکھیں
نشے میں جو ہیں تو آج تو بارے آنکھیں

گو کیا کرتے ہیں خوش چشمی کا دعوا آہو
آنکھیں کھلجائیں جو دیکھیں تری پیارے آنکھیں

کہکشان بانگ ہو شب لعنت ہو گردش ہلال
رخ جو ہی چاند کا گرطا تو ستارے آنکھیں

تیرے دانتوں کا تصور جو رہا پیش نظر
رات بھر سحر میں گنتی رہیں تارے آنکھیں

نیچی نظروں سے مجھے دیکھتے ہیں وصل کی شب
دیکھی کس نے نہیں وہ شرم کے مارے آنکھیں

کبھی مجھکو کبھی غیروں کو لگا دیتے ہیں
خوب سیکھی ہیں لگاوٹ کے اشارے آنکھیں

دیکھ لو صاحب بینش نہیں ہوتے خود بین
اپنے کر سکتی نہیں آپ نظارے آنکھیں

تو وہ خوش چشم ہے ہو دیدۂ نرگس بھی نثار
تیری آنکھوں پہ ہرن صدقے اتارے آنکھیں

محض نادان ہیں تجھسے جو کریں ہمچشمی
چشم انصاف سے دیکھیں تو چکارے آنکھیں

پھوٹ جائیں ہیں غیروں کی الٰہی آنکھیں
تاڑ لے جو دیکھیں تری پیارے آنکھیں

اے قلق باؤ نہ یہ ماہ جو نقشان چھپکے
دیکھنے کے لیے بنجائیں ستارے آنکھیں

۱۲۲

وحشت بڑا اسے میر سے بڑی ہو کے بھاگتی
ووہوتے ای پتنگ جو شمع لگن کے پاؤن

خاک چمن پہ پاؤن جو رکھین بہار مین
قمری کی طرح سرخ ہو زاغ و زغن کے پاؤن

قدرت خدا کی بے سر و پائی پہ یہ ستم
نے ہاتھ ہین نہ سر ہو نہ چرخ کہن کے پاؤن

دیکھا جو تیرا ہاتھ تو یہ مرتبہ ملا
بت بتکدہ مین چومتے ہین برہمن کے پاؤن

ہاتھون نے میرے ہاتھ جگر مین [illegible]
دست جنون مرے ہین چرخ کہن کے پاؤن

نقش قدم پہ تیرے اگر پاؤن [illegible]
مانند کبک سرخ ہون زاغ و زغن کے پاؤن

لیجائین کیمیا گر اسے ہاتھون ہاتھ اٹھی
[illegible] ہی خاک اس ستمین کے پاؤن

بیٹھا یہ پاؤن توڑ کے نقش قدم کی طرح
اٹھے رہ طلب مین نہ مجھ خستہ تن کے پاؤن

آنکھون نے دیکھ کر وہ بھوین [illegible]
کھینچی کہون کہ نکلے ہین سر [illegible] کے پاؤن

غیر [illegible] ہاتھ ہاتھ مین [illegible]
نکلے ہین [illegible] فتنہ [illegible] اس کم سخن کے پاؤن

[illegible] زلف دراز ہون
مشتاق بیٹھ [illegible] کے پاؤن

قیمت بڑھائی اور بھی مہندی کے رنگ نے
سو سو نیکے ہو گئے ہین ستمین کے پاؤن

گلگشت کیا نسیم چمن کی اڑائی ہے
[illegible] صد احترام ہین اس کم سخن کے پاؤن

[illegible]

خال سیہ سبزۂ خط سے ہنین عیان
دہقان ئے نگبار کا مسکن ہی کشت مین

مین اک پریکا دیکھنے والا تھا اے قلق
حورونکو آنکھ اُٹھاکے نہ دیکھا بہشت مین

کونین کے مزے ہین مری سرنوشت مین
پریان اگر یہان ہین تو حورین بہشت مین

بیفائدہ جھگڑتے ہین یہ شیخ و برہمن
کعبے مین کیا ہی جو کہ نہین ہی کنشت مین

بعد فنا بھی یہ دل سوزان ہی اپنے ساتھ
دوزخ بغل مین لے کے چلے ہین بہشت مین

ہمسا کوئی جہان مین نہین ہی الم نصیب
آئی کبھی خوشی نہ دل غم سرشت مین

عریان وہ ہین جو جائینگے دیوانے آپ کے
پلٹینگے چاک کرکے کو چلے بہشت مین

تاثیر دیکھو عشق بتان ملیح کی
لونی لگی مزار کی کسا ایک خشت مین

طوبائے قدیار کی دھن مین ہین محو آہ
جھنڈا گڑا ہوا ہی ہمارا بہشت مین

دلمین کیا جو اُس لب جانبخش کا خیال
آب حیات ہمنے دیا اپنی کشت مین

زاہد تجھے بھٹکنے نہ دینگے گناہگار
سب بند و بست ہوگا انھین کا بہشت مین

سوز دروں ہی خرمن دل کا نگاہبان
پالا ہی ہمنے برق کو دامان کشت مین

ردیف میم ۱۲

[illegible]

[illegible]

اس طرح تڑپون تہ تیغ دم قتل ای شوخ	ادب اے من جلاو کرون یا نہ کرون
اس سہی قد کی محبت مین ہی کو جدکا حال	ذکر قمری کا شمشاد کرون یا نہ کرون
صدمہ بے پروبالی سے قفس مین صیاد	لطف پرواز چمن یاد کرون یا نہ کرون
صرصتی کو کہین سخ زدرون پھونک نہ دے	ضبط آہ دل ناشاد کرون بلند کرون
پھر کبھی دیکھے قفس بھولے سے بھی آنہ پھرا	شکوہ غفلت صیاد کرون یا نہ کرون
یون نہ تیشے سے سر کوہ رقابت کاٹے	رنج بے عقلئے فرہاد کرون یا نہ کرون
بیڑیان بھاری پہننا ہی بہار آتی ہی	پہلے سے خاطر حداد کرون یا نہ کرون
ہر گھڑی صفت دہن مین زبان گیری کر	بات بھی اوستم ایجاد کرون یا نہ کرون
محو یاد لب رنگین ہون عوض شکوے کے	صرف حسن دل ناشاد کرون یا نہ کرون
دل دیوانہ الفت یہ جفا دیکھا ہی خوف	کوئی تسخیر پریزاد کرون یا نہ کرون

نہ خنجر بھی **فلق** فرصت نظارہ نہ دی
غم بے رحمی جلاو کرون یا نہ کرون

زبان دان عالم کا کیا ہی امتحان پر سون	زبان غیر کیا آتی نہیں اپنی زبان پر سون

۱۲۵

[illegible]

[illegible]

وہ دیوانہ ہون وحشی جانور تک سُننے آتے ہین
مری وحشت کی مجنون نے کہی ہے داستان برسون

دہن میرے حبیب کم سخن کا تنگ ایسا ہی
رہے ہین جستجو مین جسکی اجزا غیب دان برسون

مرا قبضہ ہوا تیرے لب اب کئی دن سے
رہا ہی عہد وحشت مین تجلی یہ مکان برسون

زبان حال سے ظاہر کی الفت سبکے عالم پر
رہی راز محبت کی خموشی ترجمان برسون

سبک روحی نے رکھا خانہ بردوش ایک مدت تک
رہے ہین اپنے بال و پر ہی مثل آشیان برسون

ذرے مستی مین کیا کیا دختر رز سے اٹھائے ہین
جوانی مین رہی ہی صحبت پیر مغان برسون

گلو نکو نغمے مست نے سبب کہتے نہین لنکے
اٹھا ہی عنادل نے مزا طرز زبان برسون

مٹے پر بھی رہی ہی جستجو یہ اپنے یوسف کی
غبار اپنا رہا ہی سد راہ کاروان برسون

عزیز از جان **قلق** ہوگا غم عشق بتان دلکو
کریگا پاس اس مہمان کا یہ میزبان برسون

مشتاق دید ہین سب ٹھہرہ ہی مرد و زن
خلوت کدے سے لاؤ تشریف انجمن مین

عطر بہار ملکر جو آئے وہ چمن مین
تو بوسے گل سمائی کیا اپنے پیرہن مین

گل شمع کا جو دیکھے گلزار انجمن مین
بلبل اٹھی جھُم کے پروانے کے بدن مین

[illegible]

بس وہ چاہت اپنی لگو نہ جلاتے ہین
نہین تابوت کو میرا اُٹھنے دیتے لپٹ جاتے ہین

آنکھ اُن سیری پڑگئی ہی کس کشاکش مین
اودھر موت آزماتی ہی اودھر وہ آزماتے ہین

اُنھین کو عاشق اپنے مصحف رخ کا سمجھتے ہین
حدالیتمین ٹکے پر جاکے جو قرآن اُٹھاتے ہین

جو توڑے محتسب نے آکے ظرف مے تو یہ سمجھے
اشارہ ہی یون ہی ہم توڑنے توبہ بھی آتے ہین

یہ ڈر ہی بیٹھنے کی ہو نہ جائے ہر کہین عادت
ہم اُسکو اسلیے پہلو مین اپنے کم بٹھاتے ہین

تمنا صبح وصلت کی شب فرقت جلاتی ہی
یہ سنتے ہین کہ بعد رنج راحت بھی اُٹھاتے ہین

لحد مین کیا اُتارا ہی کہ سر کا بوجھ اُتارا ہی
اندھیری گور مین تنہا مجھے سب چھوڑے جاتے ہین

جتاتا ہون جنھین عشق وہ ہنسکے کہتے ہین
ہمارے چاہنے والو نکا یہ بھی منھ چڑھاتے ہین

ارادہ ہی کسی عامل سے جاکر پوچھیے اک دن
پریزاد آدمی کے کسطرح قابو مین آتے ہین

زیادہ جانسے درد محبت ہی عزیزان کو
اطبا کیا ترے بیمار عیسی سے چھپاتے ہین

چلے ہین جانب ہم کھیلکر شوق شہادت مین
نصیبے سے جو ملتا ہی تو قاتل ڈھونڈھے لاتے ہین

کہان وہ مسکراہٹ اور کہان اُنکی جھجک توبہ
دہان یار رنگین لب کا غنچے منھ چڑھاتے ہین

خدا اُس حسن سے سمجھے جسنے جان آفت مین ڈالی ہی
نہ دم لیتا ہی ظالم نہ بت ہی دام مین آتے ہین

[illegible]

بیچ سے اُنکے حقیقت مین ہو پنہا شکل — مین تو گیا دام مین زلفونکے بلائین آئین
جانکر شگفتہ زلف ہلاکت کو مری — جیسے مین ہجر کی راتونکے بلائین آئین
منفعل اپنی جفاؤن سے ہوئے سمجھے وہ جب — عاقبت کام کرے میری وفائین آئین
ہوتے ہی گیسوے دلدار کا سودا مجکو — گھر مرا پوچھتی گردونسے بلائین آئین
روکے مین نے جو دم سرد بھری ہنسکے کہا — پانی برسا کہین کیا ٹھنڈی ہوائین آئین
پہونچے پیغام وصال اُنکے دم نزع مجھے — جو زبان بند ہوئی تب صدائین آئین
لگ گئی آنکھ تصور مین جو اُن زلفونکے — خواب مین مجکو ڈرانے کو بلائین آئین
کیا شفا بخش ہین سیب ذقن و بہ لب — تیرے بیمار کو یہ راس دوائین آئین
نعمتین کھاتے ہین سب کھاتا ہون مین غصہ و غم — میرے حصے مین اجل سے یہ غذائین آئین
بے حساب اُسنے کرم ہمپہ کیے روز شمار — جبکہ گنتی مین ہماری نہ خطائین آئین
دیکھکر بوتلونکو طاق پہ میخانے کے — نشے مین مینے یہ جانا کہ گھٹائین آئین
مغتنم عمر دو روزہ کو سمجھ کچھ کر لے — یہ مجھے گور غریبانسے صدائین آئین
کچھ ہوئین خاک تو کچھ خود ہی سسک کر رہین — دست وحشت سے یہ تنگ اپنی قبائین آئین

[illegible] ترک مطلب کی زبان پر جو دعائین آئین [illegible]

[illegible] ایک دن [illegible]

[illegible]

کرتا دہان یار کی تنگینیونکا وصف
مجبور ہو کہ غنچے کے منہ مین زبان نہین

کیا اعتبار ایسے تلوّن مزاج کا
جو مہربان کبھی ہو کبھی مہربان نہین

اس غیرت مسیح کی گھبی کیو اسطے
ٹلیا رہی فلک پہ سڑک کہکشان نہین

جھوٹے ہمائے غم کے ہین دعوت کرونین کیا
قابل سگ حبیب کے یہ استخوان نہین

وہ دل اسیر دام بلا رہتا ہو مدام
جو گوچہ گرہ گیسوے عنبر فشان نہین

یون دیکے نقد ہوش تک آئے جو میرے ہاتھ
ایسا تو زلف یار کا سودا گران نہین

نظرونمین غیر کے جو سبک ہون تو کیا عجب
صد شکر طبع یار پہ تو مین گران نہین

جلوہ کو تیرے کسلیے ہو مجھسے دشمنی
اے ماہ رو یہ چہرہ دل عاشق کتان نہین

کیفیت آئے میکدہ مین دیکھ جائے وہ
جو قائل کرامتِ پیرِ مغان نہین

محو نظارہ دل ہو وہ بت ہو حجاب مین
حیران ہو آئنہ رخ جانان عیان نہین

دلسے بھلا دیا ہی گلون ہی نے کیا مجھے
اب تک کو بھی یاد مرا آشیان نہین

وہ دل ہین اور مرتے ہین جو کوڑی کوڑی پر
اپنا ہما فریفتہ استخوان نہین

کس لالہ رو کے دلمین نہین گھر مرا قلق
وہ کونسا چمن ہو جہان آشیان نہین

۱۲۹ ضمیمہ

الجھے کے ہر جو ہی میرے قتل کی تدبیر مین
بل نہین بیوجہ قاتل ابروشمشیر مین

مین بھی مجنون ایک لیلی کا ہون ای صورتگرو
رنگ بیٹے قیس بھرنا تھا مری تصویر مین

کیا اسیر گیسوے دلدار کوئی چل بسا
کس لیے ماتم پڑا ہی خانۂ زنجیر مین

دل ازل سے ہی ہمارا کشتۂ ابروے یار
پرورش پائی ہی ہمنے دہن شمشیر مین

زلف جاناں نے نظر آتی ہی یون چشم سیاہ
جسطرح پھنستا ہی آہو دام آہوگیر مین

وہ دہان ہی کونسی تیرے معرف جو نہین
شرح اک قرآن کی لکھی ہی ہر تفسیر مین

دل کے آئینے مین اک جان جہاں کی ہی شبیہ
چوکھٹا اربع عناصر کا ہی اس تصویر مین

کب چھٹی ہی گوشۂ ابروے قاتل مین گرہ
نقد دل میرا بندھا ہی دہن شمشیر مین

کون وہ معشوق ہی جو تابع فرمان نہین
ای پری میرا عمل ہی کشور تسخیر مین

شوق کاکلے علاقہ عقل پند آموز دل
او شہ خوبان وعلہ ہو مری زنجیر مین

طائر دل نام سنتا ہی مگر دیکھا نہین
کیا پر عنقا ہین ای صیاد تیرے تیر مین

گر ہجوم شوق آزادی مجھ نہین ہر مرحلا
ایک دن ڈانکا پڑیگا خانۂ زنجیر مین

آب دندان نہین ہی پس لب رنگین کا عکس
لال مچھلی تیرتی پھرتی ہی شیرے شیر مین

سُنیے تو تھام لیجیے دل آئیگی نہ طاب
یہ اہل قبلہ ہی نہین کرتے تری ثنا
مشہور جسکا صاعقہ و برق نام ہی
ارباب فہم جو کہ ہین ساکن کہین کے ہون
کوثر پہ جلکے دیکھیے گا اُنکی آبرو
پوچھو نہ کچھ خرابہ نشینون کا حال زار
ملک سخن کو تیغ زبانسے کیا ہی سر
بعد فنا بھی رنج غم ہجر یار ہی

فقرے عدوے ہوش مری لستا نکے ہین
ناقوس کی زبانپہ بھی کلمے اذانکے ہین
وہ ایات شعر مرے سوز نہانکے ہین
وہ سب مقلد آج ہماری زبانکے ہین
جو معترف کرامت پیر مغانکے ہین
ہم خاک مین ملائے ہوے آسمانکے ہین
سکے پڑے ہوے مرے حسن بیانکے ہین
زیر زمین بھی جور وہی آسمانکے ہین

اہل زبان کو ناز ہی میری زبان پر
سب قائل اے قلق مرے حسن بیانکے ہین

ردیف واو

کیسے کھیجون

بہار عیش ہوتی ہی خزان پڑتی ہی آنکھونکو
مری بےخانمانی کچھ نہ پوچھو مین وہ بلبل ہون
نہ رہتی نگاہ ناز سے تا کا رقیبون کو

جوانی روٹھی جاتی ہی کہین کسسے منانیکو
جگہ دلمین نہ ملنے کی گئی ڈھونڈھتا ہون آشیانیکو
اگر چُھپ کر چلائے ناوک انداز اس نشانیکو

mr. Mohd Shafi (Rajouri)
9697776001

خال رخ خضر رہ کفر ہوتا جو ترا — دام مین لاہی چکے تھے یہ مسلمان مجکو

چشم خونخوار کا آغوش مژہ مین ہے یہ قول — قریب ہے کہیے اگر شیرنیستان مجکو

جسمین کچھ ہوتی ہے امید وصال محبوب — اتنی کھلتی نہین وہ گردش دوران مجکو

یہ نہ معلوم تھا اس تنگ سے آئیگی بہار — توبہ کرنے کیا سخت پشیمان مجکو

عشق نے منصب عشاق جو تقسیم کیے — باغ بلبل کو دیا کوچۂ جانان مجکو

سوزش دل لیے یہ پروانکی صورت تڑپا — دیکھکر رونے لگی شمع شبستان مجکو

مجھ گرانبار کے محشر مین تلین جب اعمال — نہ سبک کیجیو اے پلۂ میزان مجکو

کون اندیشۂ فردا کا ملال آج کرے — موسم گل مین نہین فکر زمستان مجکو

تیرے ہاتہ سے ہوے اے غیرت خورشید نہ لون — کھوٹے داموں بھی ملے گر مہ کنعان مجکو

صف کشی اپنی دکھاتا ہے مجھے کیا محشر — یاد ہے اسکی صف آرائی مژگان مجکو

لب جانبخش صنم کا ہون جو عاشق تو لوگ — جانتے ہین خضر چشمۂ حیوان مجکو

ناتوان وہ ہون عجب کیا صفت پائے ملخ — مور لیجائے اگر پیش سلیمان مجکو

تیرہ ظلمت کدہ مین لائین جو روشن کرکے — کرم شب آئے نظر شمع شبستان مجکو

بقیہ ۳۳ص

چشم بتان دہر کی آفت ہین شوخیان کیا کر رہی ہی پیشۂ مشاطگی بہار کرتی ہی راہ شوق مین کس کسکو پائمال	صحرا لئے حسن کے بھی ہرن دیکھتے چلو آرائش عروس چمن دیکھتے چلو رفتار یار کے بھی چلن دیکھتے چلو

آئے ہو صیدگاہ جہان مین تو ای قلق
طرز شکار تیر فگن دیکھتے چلو

غمزدہ ہجر سے ای کشتۂ بیداد نہو جان دینے مین تو ای ہمنفسو باک نہین حسرت آزادی کی پوچھے کوئی اُسکے دلسے ہم اسیران قفس ہین نہ اگر زمزمہ سنج شوق کا تو یہ تقاضا ہی کہ کٹواؤ گلا شکر کی جا ہی سزا وار جفا تو سمجھا آنکھین بیکار ہین وہ جنکو نہین حسرت دید دشت وحشت مین ہی جوشش غم سودا	کون حسرت زدہ ایسا ہی کہ جو شاد نہو پاس اتنا ہی کہ رسوائی صیاد نہو جس گرفتار قفس کی کوئی میعاد نہو اسقدر رونق کاشانۂ صیاد نہو قول ہمت ہی کہ منت کش جلاد نہو مرغ دل شاکی بیرحمی صیاد نہو دل وہ کس کام کا جو کشتۂ بیداد نہو کھولدین فصد مری خار جو فصاد نہو

دیکھ او گردون ستانا اسقدر اچھا نہین	ضبط کرتا ہون ابھی آہ دل ناشاد کو
ویسی کیا خوبی ہی اسمین کیا شرف ہر رنگ مین	کیون بُرے دیتے ہین تشبیہ آدم زاد کو
سیر کی باغ جہان کی اُسنے کیا جسنے بغور	چشم عبرت سے نہ دیکھا عالم ایجاد کو
گل کو بخشا رنگ پرتو نے تمہارے رخسار کے	راستی تعلیم کی قدنے ترے شمشاد کو
کیا سنائا مرے لئے وہ شوخ سنگدل	کوئی بُت سنتا نہین ناقوس کی فریاد کو

جب ہجوم یاس نے فرقت مین گھیرا ای قلق
لشکر طفلان اشک آیا مبارکباد کو

اُٹھی آنکھین ڈھونڈھتی ہین طالب دیدار کو	قدر دان کیوا سطے گردش ہی چشم یار کو
کیون جلایا کرتے ہین گل پر مین اس گلزار کو	آتش گل سے ضرر ہوتا نہین ہی خار کو
تشنگی لو قات عالم بجھانے آئے ہین	آبدار اپنا سمجھتے ہین تری تلوار کو
ای جنون یا ذرہ لیسے مرے جاتی نہین	عمر بھر اس آبلے مین ہمنے دیکھا خار کو
او شکر لب کسقدر شیرین ہی تیر آب تیغ	حاجت بخیہ نہین ہی زخم و امدار کو
دیکھکر بیہوش ہو جاتا ہون موسی کیطرح	صاعقہ کہیے تمہارے پرتو رخسار کو

بیقرار ہمنے کیا ازبسکہ [illegible] رخسار کو
تو وہ مہ رو ہی اگر دیکھے تو ہو بیم [illegible] جستجو
مجھکو اُنکی جستجو اور اسکو [illegible] گردش ہی چشم یار کو
تیری پابوس کیطرح [illegible] رقیب رو سیاہ
صورت غنچہ جل جاتین [illegible] رخسار کی
بجھم بسکہ دیکھین [illegible] موزون کیا
باغ مین میرے طرح تازہ [illegible] غنچہ لب زار کو
گرمی غم نے ہمین [illegible]
مجھکو عریانی کا خلعت ای جنون تونے دیا
آج سنا کا تاج [illegible] قلق

۱۳۴

[illegible]

دونا بامن اسکے [illegible] مشغول [illegible]
[illegible] احسان [illegible] قلق [illegible]
[illegible] حسن [illegible]

بچھائے مثل بستر خار اپنے واسطے | فرقت مین مخملی بھی اگر فرش خواب ہو

بیمار ہجر دختر رز سے ہون ای طبیب | نسخے مین مغز تخم کدو سے شراب ہو

نالہ کرون تو کان ہون کروبیون کے کر | ہل جائے عرش تلکو اگر اضطراب ہو

مولا مرے لحد کو مری جلد آئیو | مجھسے لحد مین جبکہ سوال و جواب ہو

دیکھے فروغ حسن جو ساقی کا آفتاب | مرغ نگاہ آتش رخ سے کباب ہو

لائی ہی تجھو اڑا کے صبا کوے یار سے | ڈر ہی نہ میری خاک کی مٹی خراب ہو

کرلین حضور کے کف پا سے مقابلہ | اسمین کوئی ہو ماہ کوئی آفتاب ہو

اس غیرت چمن کا اگر سونگھ لے عرق | بلبل تو اک طرف ہی ابھی غش گلاب ہو

سونے نہ دیگی یاد شب لطف یار کی | آنکھو نمین میری آکے پریشان نہ خواب ہو

زیب بغل ہو یار زبان پہ ہی یہ دعا | یارب زمانے کو نہ کبھی انقلاب ہو

کھولے کلید شوق ابھی قفل در مراد | گو سد راہ وصل نہ اسکا حجاب ابھو

توشک بھی بوریا نہین رکھتے ہین ہم فقیر | اہل دول کو دغدغۂ انقلاب ہو

رکھو اس سے دور ہی کہ زلیخا کی طرح سے | گر آہ قلق بڑھاپے مین عود شباب ہو

۱۳۵

[illegible]

مخمس ۱۳۶

آشنا احسان کرے ضعف تمہیں آئے مری	میں تو دیکھوں تمھیں دیکھو نہ مگر تم مجکو
سوز الفت سے پگھلی جاتی ہر ہڈی مری	نہ جلا اور تو اے برق تبسم مجکو
تخلیہ غیر دئیے جب وہ دوپہر ہو ہر روز	تمھیں بتلاؤ نہ کیونکر ہو تو ہم مجکو
یاد میں گیسو وابرو کی جو سویا شب بھر	خواب میں آئے نظر افعی و کژدم مجکو
کردیا ایک تری آنکھ کے پھر جانے نے	ہدف ناوک نظارہ مردم مجکو
سبقت ہو تری رحمت کو غضب پر تیرے	تجھسے ہر وقت ہے امید ترحم مجکو

ڈھونڈھے سے اپنے کو پاتا نہیں میں اے قلق
کردیا عشق کمر نے یہ زخود گم مجکو

نگہ مہر سے دیکھو جو ذرا تم مجکو	آنکھ کا تارا سمجھنے لگیں مردم مجکو
لاکے نے یار مجھے بزم طرب میں دیکھا	سم ہوئی سنتے ہی آواز ترنم مجکو
آشنا جسکی مروت سے نہیں آنکھ ملا	ایسے بے دید سے اور چشم ترحم مجکو
نشے میں عالم بالا کی بھی کچھ دیکھوں سیر	ساقیا آج تو دے وردہ نہ خم مجکو
بھائی اللہ کو موسی کی نوا کی لکنت	بھاتا ہے یار کا ہر کلا کے تکلم مجکو

ایک قطرہ بھی نہ ڈبوئے کو ہو قلزم مجکو

کوئی کہدے یہ طبیبوں سے خطا کرتے ہو کیا
یاں مرض اور ہو تم اور دوا کرتے ہو

اپنے اعمال سے تم کچھ بھی حیا کرتے ہو
مغفرت کیلیے کس منہ سے دعا کرتے ہو

دل جفا کارونکو دیتے ہو برا کرتے ہو
اپنے غمخوار کو پہلو سے جدا کرتے ہو

ہم چلے جب تو کیا آنے قصد آنیکا
وعدہ پورا ہوا تب عہد وفا کرتے ہو

رشک کسطرح سے مجکو نہو ای جان جہان
کہ سے ہوتے رقیبوں پہ جفا کرتے ہو

دل مین جا دیتے ہو عشق صنم خودبین کو
بتکدہ پہلوے مسجد مین بنا کرتے ہو

دیکھو جلادو نہین ہو جاؤگے بدنام ای جان
اپنے جانباز کو ممنون قضا کرتے ہو

دستیاب اسکو تو پابوس ہے محروم ہین ہم
اٹھکے پامال یہ توقیر حنا کرتے ہو

کتنے صیاد جفا پیشہ ہو تم بھی ای جان
جان ہی لیتے ہو میری نہ رہا کرتے ہو

حسن اعجاز تکلم جو دکھاتے ہو کبھی
مرغ تصویر کو بھی نغمہ سرا کرتے ہو

صبح ہوتے ہوے گھر آتے ہو ہم سنتے ہین
آجکل شب کو کہان دور رہا کرتے ہو

نکہت جسم سے ہو جاتے ہین پیراہن گل
واہ جو گلزار مین تم بند قبا کرتے ہو

ہم بھلے کیلیے کہتے ہین تمھارے ای جان
ساتھ بدوضعونکے پھرتے ہو برا کرتے ہو

[illegible]

سنے طلب آیا کریں خوبان گندم گون قلق
ایسی کچھ تاثیر اسم حضرت رزاق ہو

غش ہو عالم گر درخشاں برق نور ساق ہو	پھر نظارۂ تجلی طور کی مشتاق ہو
نقد دل کے لوٹنے میں شہرۂ آفاق ہو	مفت بر ہو دزد ہو رہزن ہو یا قزاق ہو
سر جو کٹ جائے تو مثل شمع پھر پیدا کرو	حضرت شوق شہادت تم بھی کیا جلاق ہو
خو گیسوے سیاہی کا تعلق چاہیے	عاشق خط سیہ کو خدمت اطلاق ہو
لکھئے وصف دست رنگین خون اگر رونے لگوں	جدول شنجرف گرد صفحۂ اوراق ہو
غم یہاں مطرب جام دیدۂ تر جلترنگ	بزم فرقت میں سرود نالۂ عشاق ہو
آدمی تو کیا فرشتوں کے بھی ملیں گھر گیا	گھر سے گو نکلے نہیں پر شہرۂ آفاق ہو
اس میں اے چشمو رقم ہی حسرت دیدار یار	آنکھ کا ڈورا نہ شیرازۂ اوراق ہو
یہ قمار عشق میں بازی بدی ہے یار سے	جفت ہو تو وصل ہے فرقت ہے گر طاق ہو
بے بصر کو کر دے بینا حسرت دیدار یار	آنکھ کی پتلی سویدائے دل مشتاق ہو
آنکھ کے تل سے لگائے گولیاں ہنگام دید	دور ہیں اُس جنگجو کے ہاتھ میں چقماق ہو

[illegible]

شاد اس سے ہون کہ اس قاتل عالم نے خود آج	کہکے او عاشق ناشاد پکارا مجکو

جان دی عشق مین اُس حور کے ہین نیچ جو **قلق**
قبر مین آ کے فرشتون نے اُتارا مجکو

کہتے ہین طالب ایک نظر دیکھین تو
دل ہو جو رنگ ہمارا کہ جگر دیکھین تو
جا نہ پر کھیلے ہوے بیٹھے ہین ہم بھی شب بھر
ہم تو اس بن مین بھی اُسکو حاضر ہین مگر
بے زبان مکر اس بت کے سوا ہے کوئی اور
ہم ہون ہم نہ کسی طرح در انداز و نسبے
عیب بنیو نکے سوا کوئی نہین پیسان اور
بوسہ سیب زنخدان لقیے نہ منہ موڑین آپ
کچھ کہی بوز سے ہین ہار کے تیور بیڈ دل
ہو پر یرو تیغ انوسے الٹا ہی نقاب

ترچھی نظرون ہی سے دیکھین وہ ادھر دیکھین تو
کوئی جوہر تر ا اے تیغ نظر دیکھین تو
آج کیتک نہین بجتا ہے گجر دیکھین تو
شہر مین کوئی طرحدار بشر دیکھین تو
چشم انصاف سے ارباب نظر دیکھین تو
دلمین اُس خانہ بر انداز کے گھر دیکھین تو
آپ برباد ہی ارباب ہنر دیکھین تو
کیسے لذت کے یہ ہوتے ہین ثمر دیکھین تو
کیا اُن آنکھونکو ہے منظور نظر دیکھین تو
کسطرح ہوش مین رہتے ہین بشر دیکھین تو

۱۳۵ غزل

گیا بیٹھے سے دل ہون کہ نہ معلوم ہوا
جب یہ بیٹھا ہی طرح ذرہ نظر دیکھین تو
اپنی راہ عدم سے کہ یہ صدا آتی ہے
...

[illegible]

تب ہر کی بسنے والون کی بی انوس کرتے ہو
عبث تم خواہش وصل بتان بے پیر کرتے ہو
زمین و آسمان کا فرق ہے اور تم تدبیر کرتے ہو
مقابل چاند سے کیا یار کی تصویر کرتے ہو
دم آخر ہے وحشی کو زندان مین یہ عمل کرتے ہو

[illegible]

ہم آخر ہوتے ہین آنے مین تم تاخیر کرتے ہو		ہمارے بعد آوگے تو کیا ای نامہ بر کہنا

	خط رخ کی صفت مین ٹ لگی رہتی ہی جو تم کو قلق کیا حفظ قرآن کا مع تغیر کرتے ہو	

اس چاند مین شرف نہوا آفتاب کو		ساقی نے منہ لگایا نہ جام شراب کو
رکھو غلاف مین نہ خدا کی کتاب کو		ای جان آلسو مصحف رخ سے نقاب کو
ہونٹ اُتار طاق پہ رکھدے کتاب کو		وہ خط نہ دے تو ہاتھ سے کار ثواب کو
رسوا تمہین تو کرتے ہو نام شراب کو		کم ظرفی کے اتنی نہ بد مستیان کرو
کچھ شرم بھی نہ آئی تمھارے حجاب کو		چھپے جو تم سے تو رسوائیان ہوئین
انگارون پر لٹایا ہو کیا کیا کباب کو		ساقی سے اپنے اس لئے یا نکار کئے وہ
دیکھا ہی آبدیدہ جو چشم حباب کو		وہ چہرون تین آنکھونسے دریا بہائے ہین
سمجھو ان مین طاورق آفتاب کو		بیمار عشق عارض تابان ہون ای طبیب
ذرونسے یان فروغ ہوا آفتاب کو		عاشق سبب ہین گرمی بازار یار کے
یعنی کباب کھاؤ پیو تم شراب کو		واہ اشارہ ہی یہ کلو اوشربوا سے صاف

اُس قمر کے غیظ مین ہی مہربانی کا مزہ	گالیان بھی اُن لبِ شیرین کی لذت بخش ہین

کیا ملی ہی لذت اُسکی خوش بیانی سے قلق
ہونٹ چبواتا ہی اُس شیرین زبانیکا مزا

رُخ روشن سے حاجب کی آنکھ
جھپکی آئینۂ حلب کی آنکھ

یار کی اس نے آنکھ دیکھی ہین
چشمکین سیکھی ہی غضب کی آنکھ

وہ نظر باز ہین کہ لاکھون مین
تاک لیتے ہین اپنے ڈھب کی آنکھ

ابرو آفت کے ہد بلا گیسو
جیتو نہین نشتر کی غضب کی آنکھ

گر سراپا ہین نور ہم نے مگر
سارے اعضا مین منتخب کی آنکھ

آفتاب اور ماہتاب نہین
دن کی وہ آنکھ ہی یہ شب کی آنکھ

نظر کم سے دیکھتا ہی ہمین
چشم حاسد ہی بولہب کی آنکھ

اسپو پردہ نہ کر تو او بے دید
بہ گئی اشک بنکے کب کی آنکھ

رات کو ٹوٹتے نہین تارے
رہتی ہی اشکبار شب کی آنکھ

شب کو غم مین نہ چاند تک نکلا
پھر گئی آج ہم سے سب کی آنکھ

اب تلک اے بادہ کش ٹوٹ نہیں سکتی توبہ
پہنے ہی موج مئے ناب کی بیڑی توبہ

ہیں وہ میکش کہ بھری ادھ ٹکی توبہ
نہ گئی بار جابت تلک اپنی توبہ

کسی انساں کا دل تو نہیں توڑا واعظ
کیا خطا میں ہوئی میں نے جو توڑی توبہ

ہیں تو آمادہ ہوں کیا کروں ای واعظ پر
کرنے دیتے نہیں ایام جوانی توبہ

توبہ بادہ کشی کی ہے بھلا میں نے تو
کی ہے کیا تو نے پلانے کی بھی ساقی توبہ

شرم آئیگی مجھے پیر مغاں سے واعظ
میں نے ایام جوانی میں اگر کی توبہ

بادہ خواری کا کیا قبر مغاں پر جلسہ
ہم نے امسال بڑی دھوم سے توڑی توبہ

لب جمشید سے صدا آتی ہے آمین آمین
خوف عصیاں سے جو کرتا ہے یہ عاصی توبہ

ست ہو جاتا ہوں خود جو بہار آتی ہے
چار دن بھی نہیں مجھ رند سے نبھتی توبہ

توڑ ڈالا ہے زمانے نے مجھے ای واعظ
ورنہ خرستی سے ٹوٹی نہیں میری توبہ

میکشی مجھ سے تو دو دن بھی نہیں چھٹ سکتی
ساقیا جا کے دکھلانے کو کر لی توبہ

وال توبہ شکنی پر ہے شکستہ جانی
رند محتاج کی ثابت نہیں رہتی توبہ

دیکھ لے تو جو کبھی دختر رز کا جوبن
واعظا تو بھی مری طرح سے توڑے توبہ

[illegible]

پھولون سے اُسکے جبکہ چمن مین ملائے ہونٹھ
نازک زبا وہ برگ سمن سے بھی پائے ہونٹھ

سمجھا مین خضر چشمۂ آبِ حیات ہون
ہونٹھون سے میرے اُسنے جو اپنے ملائے ہونٹھ

مانگا جو بوسہ یار سے مین نے شبِ وصال
از خود مزے مین آ کے مرے کاٹ کھائے ہونٹھ

کیا کیا صفت زبان سے سوسن کی بھی سُنی
نرگس مسی چمن مین جو اُسنے دکھائے ہونٹھ

سُرخی نے اُن لبون کی کیا عاشقون کا خون
لالی جمی جو پان کی تو کیا رنگ لائے ہونٹھ

ہونٹھون مین وا اگر جگر گلو رہی پان نے
کیا دہنت سے غیر نے کیا کیا چبائے ہونٹھ

پانی بھر آئے مصریون کے منھ مین وقت دید
شیرین کی آل ٹپکے جو وہ دیکھ پائے ہونٹھ

دم آگیا لبون پہ یہ ڈھکایا یار نے
سودانہ پاس ہونٹھون کے لا کر ہٹائے ہونٹھ

شیرین لبی تو دیکھنا وہ نیشکر بنی
قند یا نکی مرے اُسنے جو اپنے لگائے ہونٹھ

ردیف یاے تحتانی

بوسے دہن کے اُسکے نہین چھوڑتے قلق
کھتا ہون ہائے نت کبھی گاہ ہائے ہونٹھ

ٹوٹے مزے جو ہم نے تمھارے اُگال کے
مر مٹ گئے رقیب لہو ڈال ڈال کے

بے یار دود دل کا مرے آسمان بنا
ساقی بنا ہے ماہ پیالہ اُچھال کے

[illegible]

[illegible]

وہ مے پرست ہیں کہ بس گ بادہ خوار	شیشے کا مے اگنبد مدفن بنائین گے
سیکھینگے خط سبز سے ہم بھی کوئی فسون	گر آپ مار زلف کو رہزن بنائین گے
وقت اگر وہ ہونگے مرے شوق قتل سے	نقاش بھی جھکی ہوئی گردن بنائین گے
دکھلا کے ہات اپنے جلائینگے خوب سا	اسطرح موتیونکا وہ منجن بنائین گے
کچھ رنگ لائینگے جو وہ مسی لگاتے ہین	گل سے دہن کو غنچۂ سوسن بنائین گے
بعد فنا تصور دندان یار سے	مدفن کو اپنے ہیرے کی معدن بنائین گے
داؤد ساں دکھائینگے وحشت میں معجزے	آہن کو موم موم کو آہن بنائین گے

چھانینگے خاک وادی وحشت کی ای قلق
کانٹے سے اپنے پاؤں مین روزن بنائین گے

اسپ تے ہین کرے تازہ جو بیداد کوئی	ہم ستم سہتے ہین گر ہو ستم ایجاد کوئی
ایسی ہین اسکو دعائین کہ سلیمان کردین	ہم کو دیوانہ بنا کے جو پریزاد کوئی
جان جیتے نہین پاتے ہین خریدار ایسا	سر بکف پھرتے ہین ملتا نہین جلاد کوئی
ہم بھی جانبازی کا کچھ ڈھنگ نکالینگے نیا	آپ بھی کیجیے طرز ستم ایجاد کوئی

مخمس ...

[illegible]

۵

وہ لالا ہون کہ فرقت مین سدا کے صوبہ نالہ | ہر اک داغ جگر ہی چشم خورشید قیامت ہی
مرے آہو سے ظاہر ہی یہ خود رفتگی اپنی | عیان نقش سم آہو سے اپنی چشم حیرت ہی
وہ لاغر ہون جو چادر اوڑھون پر شہپر کی مچھین | تکیہ بستر غم پر مرے تعویذ تربت ہی
آگین دانہ ہائے اشک سے نخل امید اک دن | ہمارا ابر مژگان بھی برنگ ابر رحمت ہی
تکلف میکشی مین سا قیا کم ظرف کرتے ہین | پلائے جلد مجھے جلوے سے کیا ساغر کی حاجت ہی
جنون اسواسطے باندھا ہی چلا شاخ آہو مین | پھر اس خمش چشم کو دیکھون یہ مطلب ہی یہ منت ہی

فلق اس نغمہ آرائی کا کب مجکو سلیقہ تھا
وزیر عندلیب ہند کی فیضان صحبت ہی

عارض مین تمھارے کیا صفا ہی | منھ آئینہ اپنا دیکھتا ہی
دنبالہ جو سُرمے کا بنا ہی | یہ تیغ نگہ کا پر تلا ہی
بیمار جو تیری چشم کا ہی | نرگس پہ کب آنکھ ڈالتا ہی
دولا کھ فریب حضرت عشق | بندہ نہ کہے گا بت خدا ہی
سب کہتے ہین جس کو ماہ کامل | نقشہ کف پائے یار کا ہی

طائر رنگ حنا کا مرغ جان ہوتا جلیس
اب نگینے کے شجر پر آشیانا چاہیے

خط مین لکھی ہو حقیقت تیری گردیکی اگر
نامہ بر جنگلی کبوتر کو بنانا چاہیے

جوش وحشت کہہ رہا ہی نکہت گل کیطرح
آج تو دیوار گلشن پھاند جانا چاہیے

وصف دندان مین مضمون کی ہی ہمکو تلاش
بحر فکرت مین دلا غوطہ لگانا چاہیے

چین گیسو سے ہو کھا او خال عارض کی بہار
میرے مرغ روح کو یہ دام دانا چاہیے

اس تمنا پر ہوا ہون خاک مین او جنگجو
میری مٹی کو تجھے منہ سے اڑانا چاہیے

عارض تابان کے تل پہ ہر دفع چشم بد
خال رخسار پریکا کالا دانا چاہیے

صفحۂ دل سے خیال غیر اے جان جہان
صورت حرف غلط انکو اٹھانا چاہیے

پھنس گیا ہی دام کاکل مین بتان ہند کے
طائر دلکو ہمارے رام دانا چاہیے

پنجہ گلگون نکے او گل ہم ہوے ہین عندلیب
پنجہ شاخ پر ہمارا آشیانا چاہیے

چل نہین سکتا ہمارا توسن عمر روان
بار دھ کے ٹھوریکا قاتل تازیانا چاہیے

بعد مدت کے ہے پیدا پہلو ہوا ہی وہ پری
آج تو اے دل تجھے بغلین بجانا چاہیے

ہو نہین اے جراح زخمی تیغ ناز یار کا
ٹانکے بھی گردن کے ڈورے لگانا چاہیے

رکھکے عارض کو اگر شرم سے بیٹھے وہ پری
عکس رخ جو ہر آئینہ ترا ہو جائے

شمع روشن ہو تجلی رخ انور سے
بزم میں آپکے پروانہ بھی جگنو ہو جائے

میرے رونے پہ **تعشق** مردم آبی ہوں میں
موتی چشم صدف بحر میں آنسو ہو جائے

وا جو ہو لف تو کچھ اور ہی خوشبو ہو جائے
شکل رخسار تمہارا گل خوشبو ہو جائے

کھولدے گیسوے شبرنگ جو وہ غیرت گل
تو کرن پھول تگرگ گل شبو ہو جائے

پھر نہ بالیش رخ گردہ وہ لگائے غازہ
عارض یار چراغ شب گیسو ہو جائے

وہ محجوب جو مشاطہ چھوے غیر تو کیا
کان کا پتا بھی شرما کے لجا تو ہو جائے

ہے رنگین جو تو بال بنائے ای جان
انگلی انگلی تری شمع شب گیسو ہو جائے

حسن دلدار جو میزان نگہ میں تولوں
آنکھ کا ڈھیلا پھر اک سنگ ترازو ہو جائے

حال لکھ لکھکے اگر بھیجے مرا اس بت کو
یا خدا مثل قلم غیر سیہ رو ہو جائے

یا د ساقی جو کروں عین قدح نوشی میں
جوش رقت سے لب جام لب جو ہو جائے

عاشق چشم ہوں بھٹکیں جو ہمیں بھولا کر
دشت میں آہوے گم دیدۂ آہو ہو جائے

شہرت ہی میرے نالہ و چشم پر آب کی
پھیلتی ہر ایک کہتا ہی برق و سحاب کی

رخصت اٹھاؤں مہر و شوق سے محال ہی
سونگھی ہی بو کسی نے گل آفتاب کی

قد نخل گل ہی یار کا ٹہنی ہی شاخ گل
لب رنگ گل مین دانت ہین کلیان گلاب کی

او شمشور زیب ہی پا پوش مین کسن
آنکھین ضرور چاہیے چشم رکاب کی

مرنے سے میرے محفل ماتم ہی بزم می
ساقی سیاہ پوش ہی بوتل شراب کی

سعیا نہ تجکو آپ نہ سینے دیا مجھے
کیا سمجھا ئیان کہون اس بیحجاب کی

اشک کباب اشک ہین لخت جگر کباب
آنکھین بنی ہین ہجر مین سیخین کباب کی

کیا کیا تڑپ تڑپ کے کٹی ہی شب فراق
ایسی ہی رات قبر مین ہوگی عذاب کی

دلمین کبھی کبھی مری آنکھو نہین رہتا ہی
شوخی تو دیکھنا مرے خانہ خراب کی

دریا پہ کس پری نے کیا عزم میکشی
ہی وسعت صحن مین جو پیالی حباب کی

تبدیل رنگ ہو گا نہ منہ جام زمین دیکھ
مرجھاتی ہی گلو نکو طپش آفتاب کی

کیا دخل کوئی دیکھے تماشائے روئے یار
خورشید حشر بنگئی جالی نقاب کی

اس گنج سے اٹھا کے پھراتی ہی دربدر
کیا تونے ای صبا مری مٹی خراب کی

آنکھونکی راہ دلمین مرے آتے جاتے ہو	اے جان ہے اس آمد و شد کی خبر کسے
افتادگان خاک سے پہونچے کہان گزند	دے رنج مار جادۂ راہ سفر کسے
کہتے ہین وہ زبان ذرۂ دندانپہ پھیر کر	جز لسکے کیسے ماہی آب گہر کسے
آخر زمین نے مری مٹی حزینہ کی	اے آسمان پھر آئیگا اب دربدر کسے
کیا خوب فرق عاشق و معشوق مین ہوا	طوق آہنی ملا ہے کسے طوق زر کسے
کسکو بجز شراب خوش آتا ہے آفتاب	بھاتی ہے غیر مینۂ مینا سحر کسے
دریا نی پانی ہوکے بنا صاف موتی جھیل	درکار پھر غسل ہے آب گہر کسے

مقتل مین ہم بھی سر بکف آئے ہین اے قلق
کرتا ہے قتل دیکھین وہ بیداد گر کسے

پیر دعا دے کے در یار سے ہم رات چلے	خانہ آباد کہ مشتاق ملاقات چلے
یا خلق آج تو غیر ونکی کچھ گھات چلے	سب کے ساتھ مرے وہ بت بد ذات چلے
لیگیا عشق بتان پھیر کے وعظ سو دیر	طرف کعبہ جو اے قبلۂ حاجات چلے
ساقیا تجکو مبارک رہے آنکو دہ ہو	تیرے میخانہ سے ہم رند خرابات چلے

[illegible]

وحشت نے اپنی اُنکو بھی جگنو بنا دیا	اور اُڑ گئے چراغ ہمارے مزار کے
گلگشت باغ کو جو گیا وہ گل فرنگ	غنچے سلام کرتے تھے ٹوپی اُتار کے

تڑپا یہ سوز دل سے پس مرگ ای **قلق**
آنسو ٹپک پڑے مری شمع مزار پر

روش ہے صاف چلنے مین نسیم صبح گلشن کی	یقین ہوتا ہی کھلجا مینگی کلیان انکے دہن کی
صلائے نغمۂ بلبل ہی صاف آواز گن کی	اترتی ہی سلامی باغ مین کس شکل گلشن کی
ستاری بجلتی ہی یا کوئی بلبل چہکتی ہی	تری مضراب کیا منقار ہی مرغ نوازن کی
تری دولت سے ہم ای عشق لا مال ہتے ہین	زر داغ جنون لیکر ہوا اک اشرفی گھن کی
پہونچ سکتا نہین پروانہ دل گرد پھرتا ہی	گلوبند آپکا فانوس ہی گیا شمع گردن کی
کہونگا ای ریاض حسن پھبتی عشق پیچے کی	ترے بوٹا سا قامت پر چڑھی ہی بیل چکن کی
یہ بھڑکتا ہی سود آئیگا موباف گیسو کا	کہ ہر اک جلوہ بجلی کو بجلی ہی مار رہزن کی
نشانہ ہو گیا آخر آہ اُسنے جبسہ مین تاکا	یہ اپنی اپنی قسمت ہی خطا کیا ناوک افگن کی
لب نازک پہ تبخالہ پڑا اُسی کے لئے	مجھے دھوکا ہوا گورا کلی بھولی ہی سوسن کی

[illegible]

[illegible]

گُلِ عارض کے گلگوں نے یہ کب موقوف کی زینت
بھڑک جاتا ہی او صیاد عالم مرغ نظارہ
دہن مسی لگانے سے بنا ہی غنچہ سوسن
بھڑک نتھونکی آفت ہی تیوری بھی قیامت ہی
لیا جراح کا احسان گر دینہ ٹانکا ہی قاتل
صنم خانیکے جلسے یاد دلوا کر رُلاتی ہی
کہاں ایسی وہ گرما گرم توبہ گو کہ ناری ہین

چراغ لالہ حمر کو کیا حاجت ہی روغن کی
قفس کی تیلیاں کیلیان ہین تیری چلمن کی
ہنسو گر کھلکھلا کر تو کلی کھلجائے سوسن کی
ستم ابرو کی جنبش ہی غضب شوخی ہی چتون کی
گلوبند اپنا پٹی بنگیا ہی زخم گردن کی
دُکھا دیتی ہی دل فریاد ناقوس برہمن کی
قسم کھاتی ہین یان بھی تمھارے ڈومنی بنکی

وہ منصف ہون جو وصل یار جانیکی مراد آئی
قلق پروانیکی تربت پہ پہلے شمع روشن کی

قد ترا دیکھکے طوبا کو بھی ہم بھول گئے
یاد دلوائیے اُنکو جو کبھی وعدۂ وصل
نہ رہا بعد مرے ناز اُٹھانیوالا
کبھی سرسبز مرا نخل تمنا ہوا

رُو برو رخ کے گل باغ ارم بھول گئے
تو وہ کس ناز سے فرماتے ہین ہم بھول گئے
خو بر و ناز و ادا جور و ستم بھول گئے
کشت امید مری ابر کرم بھول گئے

۱۵۱ [illegible]

[illegible]

مخمس ۱۵۲

بعد مرنیکے بھی ہو کوچۂ جاناں کی تلاش
دل سے یہ ہوس باغ جناں دور رہے

رنگ کے داغوں سے نہ کس طرح اٹھے دود سیاہ
غیر ممکن ہے چراغوں سے دھواں دور رہے

دل ہی کمرا ہو وہی بت جو تصور میں چھا جائے
نہ مکیں دور رہے اور نہ مکاں دور رہے

خط سے خوش ہو اچاہ ذقن قہر ہوا
یوسف دل سے الٰہی یہ کنواں دور رہے

سو جھی ہے اسکے رلانیکی یہ تدبیر انہوں
چشم گردوں سے نہ آہوں کا دھواں دور رہے

کچھ علاج ایسا بتا دو کہ یہ درد دل بھی
آپکی طرح مسیحائے زماں دور رہے

کچھ وہ انصاف پہ تھے شکوہ دو ہی جھک گیا
منفعل ہو کے کہا واقعی ہاں دور رہے

یہ جوانی یہ ان اس پر یہ انصاف تو کر
دخت رز پاس ہے اے پیر مغاں دور رہے

چشم خوباں میں ترا حسن ہمیشہ کھٹکے
نظر بد سے تو اے آفت جاں دور رہے

نالہ گرم سے بلبل کے نہ غنچے مرجھائیں
خرمن گل سے الٰہی یہ خزاں دور رہے

رشتہ جان نہ اسے کہتے نہ ٹوٹا یہ پیچ
اب کیوں نظروں سے وہ موئے میاں دور رہے

غم فرقت سے پہونچ جاتے ہیں مرنیکے قریب
اے **قلق** یار سے دو دن بھی جہاں دور رہے

جو پہونچے تا فلک شہرہ تمھاری مے فروشی کا | خریدار کیو آئے مشتری بازار انجم سے
عوض چونے کے گارا لائے مرکا چاہیے ساقی | ہماری قبر اگر پکی ہو تو خشت سر خم سے

ہمیشہ خاک چھنواؤگے مثل قیس صحرا کی
فلق کو یہ نہ تھی امید اپنی لیلی وش تم سے

تاثیر جذب مستی کی ہر ہر غزل مین ہی | اعجاز نثر مین ہی تو کرامت غزل مین ہی
دلمین جو اپنے یار ہی تو دل بغل مین ہی | پھر کیون ہی غم کہ صاحب خانہ محل مین ہی
کتنا غرور ہی تمھین حسن و جمال پر | گویا دیار حسن تمھارے عمل مین ہی
ہی یاد دلمین غنچۂ رنگین یار کی | مہندی کے چور کا گذر اپنے محل مین ہی
بدتر خزان سے ہی ہمین اس باغ کی بہار | جیسے نفاق پھول مین ہی ہر بغل مین ہی
لیتے ہین بوسے ان لب رنگین کے رات دن | ملک یمن سے تا ختن اپنے عمل مین ہی
منعم یہ کارخانے ہین دنیا کے کر نہ فکر | کوئی ہی جھونپڑے مین تو کوئی محل مین ہی
جوبن گیا وہ پیچ گرانکے ہین وہی | رسی کا بل حضور کی نفوس کے بل مین ہی
پہلو مین مجھ حزین کے کھٹکتا ہی رات دن | یارب یہ دل ہی یا کوئی پھوڑا بغل مین ہی

۱۵۳

[illegible]

[illegible]

بہار حسن کے گاہک ہزار دیکھ چکے
خزاں میں بلبل گل کا بھی حال دیکھ چکے

بس اٹھو فاتحہ پڑھ لو بہت نہیں روتے
شہید ناز کا اپنے مزار دیکھ چکے

زوال حسن میں کیا ترک کیجیے الفت
خزاں بھی دیکھ لیں جسکی بہار دیکھ چکے

محبت انکو نہیں ہی فریب کرتے ہیں
ہم آزما کے انھیں لاکھ بار دیکھ چکے

پلاؤ جام شہادت بجھاؤ لگی لگی
بس آب خنجر آبدار دیکھ چکے

عیاں ہو نالہ شبگیر کی تو بے اثری
تجھے بھی آہ دل بیقرار دیکھ چکے

کمال چڑھ پھر زیادہ حجاب بیجا ہی
بس اک ہمیں ہی پہ وہ ہزار دیکھ چکے

خزاں باغ کا کسکو خطر ہے آنے دو
ہزار رنگ سے سیر بہار دیکھ چکے

تجھے بھی قاتلو ہمیں اپنے لکھ لیا ہمنے
ترا بھی جائزہ او شہسوار دیکھ چکے

حضور پہلی ملاقات او نہ تہا کے ستم
ہم ابتدا ہی میں انجام کار دیکھ چکے

زمین قہر بھی جو چاہے اب وہ ظلم کرے
فلک کے تو ستم بے شمار دیکھ چکے

یقین ہمارے اب تو کنارہ کر جائیں
رقیب اسکو ہمیں ہمکنار دیکھ چکے

گلے کرو گے تو کیا ہوگا دیکھنے والے
تمھارے طور ہمارا اشعار دیکھ چکے

[illegible]

پوچھو ہتو نہ حال قلق وہ تو آجکل
آوارہ کوچہ گردِ خدائی خراب ہے

…ر گوشش صنم پیش نظر ہے
ہر اک آنسو مرا رشکِ گہر ہے

…اش رہ ا ہ مضمون کمر ہے
سوے ملکِ عدم اپنا سفر ہے

…بان وصفِ درِ دندان میں تر ہے
یہ گویا ماہیِ بحرِ گہر ہے

…ہ مہ پارہ جو شب سے جلوہ گر ہے
مرا گھر غیرتِ برجِ قمر ہے

…شہادت پائی کھایا تیغ کا پھل
مرا نخلِ تمنا بار ور ہے

…پیتا ہون پڑا آتی نہین نیند
شبِ فرقت کی بھی یارب سحر ہے

…لکے سائے سے زلفون کے کیونکر
کہ پتلی بال سے بھی وہ کمر ہے

…بان تک صدمۂ اغیار اُٹھے
فرشتہ تو نہین بندہ بشر ہے

…نجیدہ ہون پریشان ہون ہر اک سے
کہ راہ کشورِ راحت کدھر ہے

…سب کہتے ہین سب دنیا مین پیری
یہی شامِ جوانی کی سحر ہے

…ب مجھکو نگار راہ وحشت
مرا غولِ بیابان راہبر ہے

۱۵۵

جہان جاکر نہیں پھرتا مسافر
عدم وہ پہلی منزل کا سفر ہی

عشق مین تیر جان احیف ہی مفت مین گئی
کوئی بلا پھر آئیگی مفت مین جان جائیگی
آتے ہی فصل لیندیر ہوے قفس مین ہم صفیر
ای گل گلشن وفا بے ترے نیند آئے کیا
خواہش جستجوے یار جسے بھی کچھ تھی بیشمار
دانش و طاقت و بصر بڑھ گئے سارے ہم سفر
لاؤ پیالہ شراب گھر کے پھر آیا ہی سحاب
ای مہ آسمان جاہ تجھسا نہین ہی کجکلاہ
موے سفید آگیا دھبا خضاب کا لگا
کیک کا دل ہوا فگار ہونے جانکی نثار
بھولکے کوئی سوتے چاہیے نہ ان حسینو نکو

تونے پر او ستم شعار اب بھی مری خبر نہ لی
پیچ مین ہمکو لائیگی زلف سیاہ بڑھ چلی
جسمین ہوے تھے ہم اسیر لو وہی پھر ہوا چلی
بستر خاک سے سوا حکو ہی فرش مخملی
بعد فنا مرا غبار ڈھونڈھ پھرا گلی گلی
زاد سفر کی فکر کر لگ ہی ہی چلا چلی
اب نہین میرے دلکو تاب باد بہار پھر چلی
لیکے فلک چراغ ماہ ڈھونڈھ پھرا گلی گلی
فصل شباب ہو چکا داغ فراق دے چلی
تیغ خرام ناز یار چال نئی نئی چلی
اب ڈھونڈھو پھر و لکھنؤ مین گلی گلی

[illegible]

غزل ۱۵۷

جب بگڑتے ہیں تو من نیکا دہ لیتے نہیں نام
پہروں اپنا قدم یار پہ سر رہتا ہے

پیلا باٹ نگے سوری مین کسی گل کے یہ کیا
غنچو نکی مٹھیو نمین کس لیے زر رہتا ہے

ہین وہ دیوانہ ہون جب فصل بہار آتی ہے
میرے ویرانے مین پریونکا گذر رہتا ہے

وصل کی شب بھی نہین چین سے کٹنے آتی
ہر دم آزردگی یار کا ڈر رہتا ہے

دیکھنے والے سمجھتے ہین عبث تار نظر
میری آنکھو نمین ترا موے کمر رہتا ہے

غیر کے بس مین **قلق** کیون نہو وہ سیمبدن
قابو یار مین گنجینہٴ زر رہتا ہے

شعلہ انگیز جو یہ سوز جگر رہتا ہے
خانہٴ دلمین مجھے آگ کا ڈر رہتا ہے

اس لیے باز در چاک جگر رہتا ہے
دلمین اُنکا اسی رستے سے گذر رہتا ہے

برہمن بتکدہ مین شیخ حرم کعبے مین
جسکے جویان ہین وہ پاس آٹھ پہر رہتا ہے

سانپ کے کاٹے کی سی لہر اک آجاتی ہے
زہر گیسو کا بھی تا زیست اثر رہتا ہے

خاک کو بھی مرے صحرائے طلب مین پس مرگ
صورت ریگ رواں روز سفر رہتا ہے

وحشت عشق نے دی تیغ حوادث سے نجات
داغ دل آٹھ پہر سینہ سپر رہتا ہے

[illegible]

شہید تیغ جفا کر کے مجھکو فرمایا
ہمارا خون بہا کر نہ رائگان کیجیے
علاج ہو نہ سکے اُسکے دردمندونکا
تو وہ جو جان نہ اکت کرتے ہیں مجھکو غسل

بہانہ ایک نہ اک چاہیے قضا کے لیے
ہمیشہ ملتے گا بس ہاتھ اس حنا کے لیے
فلک سے اُتریں مسیحا بھی گر دوا کے لیے
جو لامین خوردنکے رخسار سنگ ہاکے لیے

قلق ہم ہجر جل ایسا زواج بیدردی
کہ دردؤ ڈھونڈھے سے ملتا نہین دواکے لیے

کسطرح حسرت شب فرقت کا یہ دم گھٹتا ہے
گھن لگا دیتا ہے یہ روگ بلا ئے بد ہے
میرے ٹکڑے ہی نہین اہل ہوس کا دیکھا
پر تو رخ کے تصور مین تھے او خورشید
اُس بت شوخ کو اللہ رے شوق زینت
جب کوئی ہاتھ بڑھاتا ہے کسی کے آگے
تیز رنگت ہوتے جلی ہو اہے غنچہ دہن

دیکھین بند یہ بوٹی ہی پہلے کہ جگر پھٹتا ہے
عشق گیسو مین بہت جلد بشر لٹتا ہے
یہ گرطھا وہ ہے جو پاٹے سے نہین پٹتا ہے
دل ہمرا مثل گریبان سحر پھٹتا ہے
آئینہ اب تو نہین سامنے سے ہٹتا ہے
فرط غیرت سے مرا سیرون لہو گھٹتا ہے
باغمین رشک سے رنگ گل تر کمتا ہے

۱۵۹

اہل کمال ہوتے ہیں بے فیض بھی بہت	دیکھو گل قمر میں نہ بو ہے نہ باس ہے

دعوی ہے اے قلق مجھے ارباب فہم سے
اُس سے گلا نہیں جو سخن ناشناس ہے

ذرا گنہ سے کچھ نہیں دل کو ہراس ہے	ہلکو بہت بڑی تری رحمت کی آس ہے
شاید ہوے رقیب وہ ہم بغل کہیں	پہلو میں دل کچھ آج ہمارا اداس ہے
معشوق سے ہنسی بھی نہیں خالی از مذاق	یہ بھی تو ایک طرح کا صاحب مساس ہے
رہتا ہے فصل گل میں بہت بے مزہ مزاج	توبہ نہیں شراب کی منبعے کو راس ہے
کرتا نثار اُس چمن آرا پہ یہ مگر	کیا اور مشت زر کے سوا گل کے پاس ہے
جب ہر سیر ابھارتے ہیں ہم تو کہتے ہیں	جی سست ہے کمال طبیعت اداس ہے
ہو صاحب لحاظ تو ہے یہ بزم غیر میں	میرا کرے وہ پاس بعید القیاس ہے
میکش یہ کہہ کے پیتے ہیں دراخیر میں	ساقی سلامتی کا یہ تیری گلاس ہے
پاتی یہ نشان شریف کا ظاہر سے ہوتا ہے	دنیا میں پردہ پوش بشر کا لباس ہے
عسرت میں بھی گذرتی ہے اپنی تو ٹھاٹھ سے	اندر وہ ہمنشین ہے مصاحب ہراس ہے

جھنجھلا کے ہمکو کرتے ہو سر سبز اپنی بات
آگے بتو تم ایسے کبھی ہٹ دھرم نہ تھے

کیونکر مین اپنے دلمین نہ دیتا انھین جگہ
قابل تو انکے رہنے کے دیر و حرم نہ تھے

اور انکو تو شہید کیا تیغ ناز سے
کیا ہم کبھی تمہارے سر تسلیم خم نہ تھے

اسطرح شمع بزم نے طی کی عدم کی راہ
دیکھا تو راہ مین کہین نقش قدم نہ تھے

دلمین رہے جو نکی بدولت ہمیشہ داغ
اے عشق اس خزانے مین کیا درم نہ تھے

اسطرح انکو پھندے مین لانا نہ یاد تھا
آگے تمہارے زلف مین پیچ و خم نہ تھے

نالان تھے ہم جو ایک سہی قد کی یاد مین
نالے ہمارے سرو گلستان سے کم نہ تھے

جب تمنے آزمایا ہمین پایا سر بکف
منہ موڑ جاتے وقت پہ ایسے تو ہم نہ تھے

کھلجاتا حال سابقہ پڑنے سے مہربان
کچھ ہم مقابلے مین رقیبون سے کم نہ تھے

کچھ رحم بھی مزاج مبارک مین قبل تھا
ایسے تو آپ مائل جور و ستم نہ تھے

جانے میلا تمہاری جہد سے گذر گئے
دن ہجر کے بھی روز قیامت سے کم نہ تھے

لیتا ضمانت اور انکی کیونکر مین آپسے
کیا معتبر حضور کے قول و قسم نہ تھے

اچھی ہمین نہ یاد تھین امتحان کو قسم
آخر تمہارے چاہنے والون مین ہم نہ تھے

نظم عشق ۱۶۱

آئی بال سے بھی راہ ہی باریک تر جس کی چمن سے اُسکے فریب تک اُڑائے جو رنگ گل اکسوا	قیامت میں تا ساقی گذر جاؤ نہیں اس پل سے ہوا کو کیا جو دولت ختم آئی خاک بلبل سے

قلق کچھ اور پڑھا اسمین یہ اہل بزم کہتے ہین
نہین ہم سننے پائے شعر سب تعریف کے غل سے

جب ابر گل ہمسری کرتا ہی تیری دام کاکل سے ہوائے گلشن عالم رہ انصاف اگر چلتی تمنا ہر جاتے ہین درگاہ و منت بڑھا نیکو صریر خامہ رنگین رقم کیا لطف دیتی ہی نکلتا ہی جو اے رشک چمن تو سیر کو گھر سے اگر فریاد رس کے کان تک پہنچے تو سن لینا خزان ہو کر بہار حسن جو بن پھر نہین آتی رہا کرتی ہی قزاقو نسے این حسن کی دولت وہ دیوانہ ہون تیرا اے پری جاؤن جو وحشت مین	عنادل کے عطرف کنگھی الجھ پڑتی ہی سنبل سے جلاتی آشیانہ بلبلو نکا آتش گل سے سواری آج تو نکلی ہی اُنکی کس تجمل سے سنے نغمے جو کوئی تو مرے گلشن کے بلبل سے گلی کوچے مہک جاتے ہین تیری کفش کے گل سے کوئی پھولا شگوفہ باغمین فریاد بلبل سے ترقی کی نہین امید ہرگز اس تنزل سے زر گل کھو لیا کوئی کب دامن گل سے گریزان شیر صحرا ہون مری زنجیر کے غل سے

[illegible]

جزائے خیر دے اللہ اُس سفاک عالم کو
مرے دل کی لگی اُسنے بجھائی آب خنجر سے

ارادہ تھا کہ لیں پھر عقل و دین بھی آنکھوں سے
گئے تھے لینے اُلٹے اور کچھ دینا پڑا گھر سے

بہت پچھتائے ہیں اِس سنگدل کو دیکے دل اپنا
مثل مشہور ہے یہ لعل کو پھوڑا ہے پتھر سے

بہت بدمست تیور رفتے تاکتے ہیں رند ادھر ہی
چھپا دُن دختر رز کو لیکے پردہ چشم ساغر سے

تو ہی اے شوخ سب دے اپنے دلمیں ہو منصف خدا
جو بے دیکھے نہ دم بھر جیں وہ دید کو ترسے

قلق سنتے ہی لینا ہے شب غم ہو گئی وحشت
ڈرائے تھے بہت واعظ عذاب روز محشر سے

بجائے اشک آنکھوں سے لہو پیہم نکلتا ہے
مرے سینے میں شاید حسرت تو تھا دم نکلتا ہے

دل ناشاد سے یوں نالۂ پرغم نکلتا ہے
عزا خانے سے جیسے صاحب ماتم نکلتا ہے

بہت اُس شوخ کی آنکھیں لڑانا یاد آتا ہے
کوئی بادام بادام ہو نہیں جب توام نکلتا ہے

جگہ دینا بہت دلمیں نہ اُس ناوک فگن کو
یہ وہ کانٹا ہے جو ٹوٹے جگر سے کم نکلتا ہے

یہ عیب حسن ہے جب وہ مخاطب ہم سے ہوتا ہے
جواب اُسکے حضور اپنی زبان سے کم نکلتا ہے

گذرتا ہے جہاں سے جب تمھاری یہ کاکشتہ
تو اُسکا آنکھ نکل کے رستے سے اکثر دم نکلتا ہے

[illegible]

کر سکیگی مجھے میزان قیامت سبک — میرے پلے پر اگر آپکی رحمت ہوگی

دل بلبل کیطرح پھونک دے صیاد کا گھر — آنچ بھی آتش گل مین نہ حرارت ہوگی

میر محفل مری جانب سے شکایت نکرو — شرم آئیگی مجھے انکو ندامت ہوگی

ہمتو بے یار کے دم بھر بھی نہ ہونگے جانبر — رنج ہجر انسے اٹھیگا جنھین عادت ہوگی

پوچھتا پھرتا ہون ایک ایک سے یہ مضطر ہون — زندگی مین مری صبح شب فرقت ہوگی

لب تلک بس مغانکا بڑی ہرجائی ہے — دخت رز ہاتھ سے رندونکے فضیحت ہوگی

اپنے بسمل کا نہ تسما بھی لگا رکھے گا — میرے قاتل مین اگر کچھ بھی مروت ہوگی

جب تلینگے مرے اعمال وہ تر دامن ہون — سرد سب گرمی خورشید قیامت ہوگی

شام وصلت ہے تو دھڑکا ہے مجھے فرقت کا — صبح ہوگی تو کہو کیا مری نوبت ہوگی

نی گھر کر نکو اس ملین مشقت نہ کرون — خواہش خلد مین مجھسے نہ ریاضت ہوگی

مستعد جان ہین یہان مجھپہ وہ بیداد کرین — کیا مرے انکے وہان بھی نہ عدالت ہوگی

شک اگر دامن تر مہر کرم سے ہوا — تجھسے شرمندگی اے اشک ندامت ہوگی

مین نہ جان بھی دون تجھکو سمجھون فریب — ان بتونسے انھین امید محبت ہوگی

ای صنم تیری نزاکت سے یہ اندیشہ ہی	نہ کہیں ٹوٹے کمر سے ترے زنار کبھے
یون گیا پھاندکے اُس گھر مین نگ کمیت	میرے دامن سے نہ خار سر دیوار اُلجھے
کبھی قابو مین طبیعت ہی کبھی بیقابو	ہر گھڑی مرد سپاہی سے نہ تلوار اُلجھے
چشم میگون نہ ہی ٹن گری اگر دشمن کی	مست ہی چلنے مین جیسے یہ رفتار اُلجھے
کچھ نہین فکر نجات عمل بد انکو	کسقدر جال مین دنیا کے ہین زردار اُلجھے
بزم خوبان مین رقیبون سے جو مجھسے بگڑے	صاف دو چار طرح دیگئے دو چار اُلجھے
دل تجھے دیکے بلا اور بھی اک سر پہ لی	دام کاکل مین ترے ہوگئے گرفتار اُلجھے

کبھی یکسو نہ ہوا گیسو و رخ کا جھگڑا
سالہا سال **قلق** کا فرو دیندار اُلجھے

بناکر چلیگے ہم اک انجمن زمین کے تلے	کہ مجتمع ہین سب اہل سخن زمین کے تلے
گئے ہزارون ہی غنچہ دہن زمین کے تلے	کھلائے چرخ نے کیا کیا چمن زمین کے تلے
عدم ہمکو کوچ کی جا اور وہ ہر منزل گاہ	مسافر اُٹھکے یہین ہین وطن زمین کے تلے
گئے وہ ڈن کہ پہاڑ اُٹھنے کو ہم کو کبھی تھے	پڑا ہو خاک مین اب کوہکن زمین کے تلے

طالب دیدار رخ ہو نہیں تو وہ زلفیں دکھائیں
باتیں سنوا تا ہے سارے گلرخوں کی دل انھیں
اے قمر آغاز نور حسن خط پہ کر نہ ناز
ضبط آہ سرد گریہ سے نہ کیوں ہم پہ بنے

گر کہوں ٹمی میں آنے تو وہ سمجھیں بات کی
تاب تھی کبھی جنکو نہ آدھی رات کی
چاندنی رہتی ہے تھوڑی پہلی رات کی
سچ ہے کیا تکلیف تھی ہے امس برسات کی

بیٹھتے کعبے ہی میں یا دیر میں کرتے مقام
اے قلق کیا مفت تم نے رائگاں اوقات کی

لو آسمان مجھ کے ذرا کچھ ملال دے
آغاز کا نہ دھیان نہ فکر مآل دے
جتنی محبت اُنسے ہے حکم اُنھیں نہیں
شمع طبع یاں یہ دم فکر شعر ہے
اسکی جفا نصیب میں وفائیں مری سوا
خلاق آسمان و زمین مہر اگر کرے
طاؤس و کبک کہتے ہیں وہ دیکھکر خرام

ظالم ہماری حسرت دل تو نکال دے
مومن کو دے خدا تو لب آشنا خیال دے
کیونکر کسی کے دل میں کوئی دل کو ڈال دے
شمع سخن کو نور کے سانچے میں ڈھال دے
یا تو مقر ہو یا وہ جواب سوال دے
مانند بدر ذرے کو اوج کمال دے
اللہ رے تو شکل بشر چال ڈھال دے

۱۲۷۵ [illegible]

[illegible]

ردیف ی

چھپانیسے نہین چھپتا ہو حسن دلکش عالم
سکھا دیتا ہو اقبال آدمی کو نیک و بد آخر
توجہ منعمونکی نفع سے خالی نہین ہوتی

کہین ہو دیکھنے مین اچھی صورت آہی جاتی ہو
یہ دولت ہو وہ شے شان ریاست آہی جاتی ہو
ہوا کے گوشۂ دامان دولت آہی جاتی ہو

ستم دیدہ جو ہین وہ ذکر آفت سے بھی ڈرتے ہین
قلق نام شب فرقت سے ہشت آہی جاتی ہو

حال پرسان کبھی بھولے سے بھی پیارے نہوے
جائے انصاف ہو شکوہ نہین اونا انصاف
کب مین خمخانے مین سویا کہ نہ آیا تو یاد
غرق اشکو مین مرے کب نہوئی کشتی چرخ
کونسے دن نہ بھرا دامن گلچین نگاہ
تیری افشان پہ تصدق اُنھین کرتا ہوا
غرق گرداب بلا ہوتے ہزارون غواص
اے **قلق** تم رہو ثابت قدم راہ وفا

غیر پیارے رہے تم حیف ہمارے نہوے
غیر پیارے ہوے اور ہم تمھین پیارے نہوے
کب روان دیدۂ گریان سے ہزارے نہوے
ہمسر ماہ کب آہو نکے شرارے نہوے
کب میسر گل عارض کے نظارے نہوے
آسمان کے مرے قابو مین ستارے نہوے
شکر صد شکر وہ دریا کے کنارے نہوے
خیر پاپوش سے وہ گرچہ تمھارے نہوے

[illegible]

کبھو ہنگامہ کیون برپا کیا ہی شور محشر نے
تھکے ماندے مسافر سوئے ہین پہلی منزل کے

چہیتوری ہو گئی ہی قتل کرکے بیخطا مجکو
لہو اب لگ گیا ہی منہ کو تیغ ناز قاتل کے

مجھے چشم سیہ کا اُس پر یہ رحم کے جو سودا ہی
برنگ چشم آہو بنگئے حلقے سلاسل کے

تجلی بخش ہی اُس شمع رُو کا نور حسن ایسا
پتنگے بن گئے ہین کرم شب تاب اُسکی محفل کے

تمنائے شہادت مین ہجوم جان نثاران ہی
یسارہی نوع مقتل ہجوم سے تیغ قاتل کے

نہین ہوتی تسلی اس دل بیتاب کو حاصل
مری کشتی کبھی لیتی نہین احسان ساحل کے

ہمارے ساتھ کیا یہ بھی شب فرقت مین روتا ہی
ستارے ہین کہ قطرے اشک چشم ماہ کامل کے

ذرا او ساربان ناقے کو ٹھہراتا ہوا لیجل
کہ خاک اک ناتوان کی بھی ہی پیچھے پیچھے محمل کے

جو بڑھی تھی رن پہ سر کٹتے ہین کیا جان نثار انکے
سر مقتل اُڑتے ہین تصدق تیغ قاتل کے

لگی دل اُس ظالم سے کوئی حکم حاکم ہی
ڈھنڈھورا پھر رہا ہی شہر مین بیداد قاتل کے

حسینونکے نہین بس مین یہ ہی اتفاق اس سے
ہمارے ناز اٹھتا ہی دل ناشاد ہم دل کے

وہ کشتہ ہون کہ تیغ ابروئے چشمان جو ہر سے
دم رخصت بہائے اشک خون میرے گلے مل کے

پھڑک جاتا ہی یہ وجہ جب مجھے مجروح کرتا ہی
لگے ہین کیا بھلا تیر مین پر مرغ بسمل کے

۱۶۷ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے سایے پر عبث مغرور ہی تو اسقدر
صحبت سلطان نے دل ازبسکہ آئینہ کیا
ہمت جود و عدالت کی صفت کیا کیا لکھون
فی الحقیقہ ہی زیارت زندگانی کا سبب
طول گیسو رسائی ہو سکے کیونکر صفت
جانتے ہین شاہ کے جانباز جانبازی کو کھیل
جان کسکی ہی جو ٹھہرے روبرو ہنگام غیظ
مثل موسی غش کرین کیونکر نہ خوبان جہان

اے ہما سلطان عالم اپنا ظل اللہ ہی
سادہ رویوں مین تبرک بندہ درگاہ ہی
عدل کسری جود حاتم حکم نادر شاہ ہی
دولت بیدار سلطان پان زر تنخواہ ہی
جسکے آگے رشتہ عمر خضر کوتاہ ہی
جنگ کا میدان بھی گویا ایک نظرگاہ ہی
شیر گردون کو بھی عزم حیلہ روباہ ہی
عشق منزل طور کے جلوت تجلی گاہ ہی

قلق

دلسے ہو ئمن جان نثار جان عالم اے قلق
نیت خالص سے بندے کی خدا آگاہ ہی

مبتلائے ستم و حسرت و آلام رہے
ساقیا ایک ہمین ملتجی جام رہے
عمر بھر محو رخ و زلف سیہ فام رہے

شاد وہ دن بھی نہ ہم اے غم ایام رہے
دور مسرت مین ترے خاص سے تا عام رہے
کبھی کافر تو کبھی صاحب اسلام رہے

[illegible]

[illegible]

۶۶۹

دی فرصت اُسے آرائش زلف و رُخ نے
جو مہر میں ہاتھ آیا کریے صید مراد
بعد مردن بھی فلک پر پی آواز رہا
بیخود حسن ل آرام ہون ایسا ای شوق
دلکو خواہش نہو کچھ اور بجز بادہ شوق
دشت کہسار میں دھوم ہے مچاؤ وحشت
قرض دے لینا بہارا آتی ہی مفلس ہو بہت
سوکھے ٹکڑو نپہ بسر کرتے رہتے ہیں اہل حشاک
باغ عالم میں حسرت ہی ہمین ای ساقی
اپنی تربت سے اُگا سنبل تر مر کربھی
فیض جاری رہے عالم میں ترا او ساقی
ایک دن کو بٹھے پہ اگر نہ جھلک دکھلائی
مرتے دم دیکھو اسلام ہی سبحان اللہ

منتظر یار کے ہم صبح سے تا شام رہے
دوش صیاد پہ تا گیسو اُنکا دام رہے
ہم تہ خاک بھی اک دن نہ با آرام رہے
دلکو مجھسے نہ مجھے دل سے ذرا کام رہے
نشۂ اُلفت ساقی گل اندام رہے
قیس و فرہاد کا باقی نہ ذرا نام رہے
میفروشو نسے یہ بادہ ستد وام رہے
عیش میں مست سدا یہ نہ ہو تا شام رہے
تو بغل میں رہے کیفت مئے گلفام رہے
بستۂ سلسلۂ زلف سیہ فام رہے
تو رہے اور زمانے میں ترا نام رہے
نگران دیر تلک ہم طرف بام رہے
زندگی بھر تو قلق بندۂ اصنام رہے

[illegible]

جان بیکار دور آسمان ہی ہمارا خاتمہ بالخیر ہوگا	وہ قاتل تیرے کوچے کی زمین ہی پیمبر اپنا ختم المرسلین ہی

جدا جسم سے مرا جان جہان ہی
نہایت دل مشتق اندوہگین ہی

بوسہ لون چشم مست کا وقت خمار ہی	ساغر چڑھاؤن نشۂ مے کا اُتار ہی
پستان یار کا بھی قیامت اُبھار ہی	گویا نہال قد شجر میوہ دار ہی
دل اپنا طبل چمن روے یار ہی	یہ باغ وہ ہی جس مین ہمیشہ بہار ہی
سر سبز خط سے کیا چمن روے یار ہی	ہی طرفہ ماجرا کہ خزان مین بہار ہی
جیتے ہین بعد مرگ بھی ٹھکرا کے قبر کو	ہم خاک مین ملے انھین اب تک غبار ہی
انگوٹھی ہو یہ تشنۂ دیدار ہون کمال	پیاسی ہی گو صدف مین گہر آبدار ہی
اے گریہ چشم تر کی حفاظت ضرور ہی	یہ کاسۂ گدائی دیدار یار ہی
نیرنگ وصل سے نہین حیرت زدہ نگوڑ	تصویر کے چمن مین ہمیشہ بہار ہی
محو مژہ سمجھ کے ہین آمادۂ خلش	کانٹونکو میرے آبلہ پا سے خار ہی

لینے میں جس نے لگے تو عجلت کمال ہی	دینے میں نقد وصل کے برسون جھکائین گے
گرم خرام ہونگے اگر صحن باغ مین	انگارو نہ وہ کبک چمن کو لٹائین گے
سینہ سپر ہین عاشق جانباز سیکڑون	تیغ نگاہ ناز وہ کب آزمائین گے
کی تو ہجر یار مین ہم گو رچھانک آئے	جیتے ہین تو کبھی نہ پھر دل لگائین گے
شہسوار ناز یہ مٹتا ہی بار بار	تیرے سمند حسن کو ہم خود بنائین گے

ہم کیون اطاعت انکی کرین فائدہ قلق
کیا یہ بتان دہر خدا سے ملائین گے

بدھر سے ہوکے ای خورشید سمجھو ہم تم بہم نکلے	ہزارون شکر سے بسمل سے ہو لا کھ نکلے دم نکلے
غبار تھے آگاہ ہم جو رہے خانہ نشینی مین	نکالے یا یون ہمنے گھر سے جب باہر قدم نکلے
حرم مین تمنا تھی زیارت ہوگی جی بھر کے	الم لاکھون اُٹھائے ہم نے جب اُنکے علم نکلے
ہے ہم تیغ یا بنا جیتے جی جنون میں بھی	نہ اپنے خانۂ زنجیر سے باہر قدم نکلے
جب امتحان قاتل نے اپنے سر فروش نکالا	رہا بالا انہین کے ہاتھ جو ثابت قدم نکلے
مقابل کرکے اُٹھے جوہری سب تپ چپکے	گہر پیش دُر دندان بہت قیمت کے کم نکلے

یقین ہے کسی دن مجھسے مضطر کی بھی عزت ہوگی
سراسر ہو گیا ان سے وہ اُلفت یار مین بدل
وصال اک سمت تم محرم آخری ادا سے رکھا
الٰہی کس در پہ تیرے رندو درگاہ کو حزت
بھلا صبح شب وصلت نہ کراتنا غم فرقت

اُسکے آگے آیا ہوں تجھے جسنے پکارا ہے
تجارت مین متاع عشق بانکے خسارا ہے
فراق یار نے کیا کیا ہمین تڑپا کے مارا ہے
جسے تو نے بگاڑا ہے اُسے کسنے سنوارا ہے
ابھی تھا تیرے پہلو مین ابھی تو وہ سدھارا ہے

نہ قتل اُسنے کیا تو آپ کاٹینگے گلا اپنا
قلق قاتل سے اپنے آج ہی بس دار اپنا ہے

وہ پری جان بھی لے لے تو گوارا کیجیے
سخت جانی کا بھی احسان گوارا کیجیے
جان ہاتھون پہ ہے دو تحفہ نہ خدارا کیجیے
چشم زخم آپکی شمشیر نگہ سے رہے دور
ہم وہ ہین عاشق جانباز ہلین قسم ہو نکی قسم
چشم باطن اگر اعجاز تصور سے کھلے

نقد دل بھی ہے کوئی مال جو پیارا کیجیے
آج جلادو کہ جی بھر کے نظارا کیجیے
عیسی لب کو ذرا اپنے اشارا کیجیے
سر عاشق ہو تصدق مین اُتارا کیجیے
سر ابھی کاٹ کے رکھدین جو اشارا کیجیے
بند آنکھین رہین اور اُنکا نظارا کیجیے

قلق احسان کسی کا نہ گوارا کیجیے

ایک دن مجھ سے اپنے نہ خوش ہو کر ملے — خاک میں سارے مرے ارمان اے دلبر ملے
کیا وہ خوش قسمت ہیں جنکو قدر دان دلبر ملے — ہم کو تو سب بے مہر بد خو بیوفا اکثر ملے
اسقدر مشتاق قتل قاتل عالم ہیں ہم — عید قربان ہو گلے سے گر ترا خنجر ملے
جذبے بڑھکر عجز بھی انسانکو کرتا ہی خراب — کی انہوں نے سرکشی جس سے بہت جھک کر ملے
قامت موزون جانانکا جو میں دیوانہ تھا — خاک سے میرے بگولے سر و قد ہو کر ملے
لکھ چکا جب اس سپہر حسن کو میں خط شوق — چاند اور سورج لفافے کیلیے دیگر ملے
پائی جمعیت جو صحرا گرد لاغر ہیں ترے — بید مجنون جب ملے مجھسے بہت جھک کر ملے
کیا چکا افشانکی ہر میرے سیاہ یار پر — اس سپہر حسن کو کس لیے کے اختر ملے
اتنا تو دکھایا جذبۂ دل نے اثر — آپ ہی روٹھے ہو مجھسے آپ ہی آ کر ملے
ہم وہ منصف گلشن عالم میں ہیں او باغبان — دیں کفن بلبل کو پھولونکی اگر چادر ملے
رند مشرب ہیں کوثر پر بھی یہ چلائینگے — کوئی ساغر ہمکو بھی یا ساقی کوثر ملے
وصف معراج شہ مرسل کا جب لازم ہوا — میرے مرغ فکر کو جبریل کے شہپر ملے
کھینچ سکے موے میان یار کی اس سے شبیہ — میرے بہزاد تصور سا جو صورتگر ملے

تو اپنی جان شیرین کھو کے فرہاد کیا کیجیے [illegible]

بہار ہر گلی میں طلسم رنگ قدرت ہے [illegible]

نگار خانۂ گلشن ایجاد کیا کیجیے [illegible]

چمن کو گلرویان خوبان حضور مصطفےٰ ہے [illegible]

[illegible]

ہمیں نہ بخشتے بخشتے خلل کیا مرضی میں مالک کی	تو گر نہ اسکی رحمت کو تو درکار اک بہانہ ہے
ہمیں سارہتے ہیں شہر ملک جنوں بشر تو کیا	ہر دو لشکر لئے یار کا وہ آستانہ ہے

عنادل کی صدا کیا بوم بھی ہے جس جگہ عنقا
قلق اس گلشن ویران میں اپنا آشیانہ ہے

قفس میں درد دل سے نالہ و فریاد کیا کیجیے	پراگندہ دماغ نازک صیاد کیا کیجیے
قفس میں ہم صفیران چمن کو یاد کیا کیجیے	دل ناشاد کو دم بھر کی خاطر شاد کیا کیجیے
ہزاروں قتل کر ڈالے ہمیں سے کیا عداوت ہے	قضا اپنی نہو تو شکوۂ جلاد کیا کیجیے
غنیمت دم نہ سمجھا مجھ اسیر نغمہ پیرا کا	کسی سے شکوۂ بیقدری صیاد کیا کیجیے
ترحم کر کے عاشق پر وہ بت یہ ہنس کے کہتا ہے	گلے لگ جائیے بوسہ فقط امداد کیا کیجیے
ترے مجنوں کی فصد میں لکھتا ہے اسکو سودا ہے	تحیر ہے علاج وحشت فصاد کیا کیجیے
دکھا دیتے ہمارا کچھ بھی اپنے بس اگر چلتا	اگر مجبور ہیں او بانی بیداد کیا کیجیے
دم عرض ہائی ہنس کے وہ صیاد کہتا ہے	گرفتار آکے جو خود ہو اسے آزاد کیا کیجیے
طلسم نوجوانی تھا عجب یک تنت اسیری	زمانہ خود فراموشی کا اپنے یاد کیا کیجیے

مخمس قلق ۱۷۱

[illegible]

خاطر پیر مغان توڑتے پھر واعظ	توبہ مے کی نہ کھاتے جو قسم کیا کرتے
باز گشت اُنکے سوا اور کہان تھی میری	مجھسے مجرم پہ نہ کرتے جو کرم کیا کرتے
نت مین قیس سے شوریدہ سری لگ جاتی	معرکہ تھا جو بڑھاتے نہ قدم کیا کرتے
بان ہونٹھون پہ تو آ آ گئی دم گھٹ گھٹکر	اور تم اس سے سوا ناک مین دم کیا کرتے
کونسا خاک در میکدہ پر لطف نہ تھا	ہم خرابات نشین مسند جم کیا کرتے

جان دی عشق مین اُس شوخ کے تنگ آ کے **قلق**
یہ نہ کرتے تو بتاؤ تمھین ہم کیا کرتے

دھرے جاتے ہین سو رہ آنکھ جو چڑھائے ہوے	اُنھین کا تیر نگہ ہم مین لب پہ کھائے ہوے
تمھارا کاٹ کے سر وہ کمال نادم ہین	کھڑے ہین تجھ سے مقتل مین سر جھکائے ہوے
عبیر و عنبر و مشک و بنفشہ و ریحان	تمھارے سبزۂ خط پر ہین زہر کھائے ہوے
کرے دہر یہ دم لینے کا مقام نہین	عدم کے قافلے والو قدم بڑھائے ہوے
ہماری خاک کی حسرت تھی دیدنی اُسوقت	چلے جو ناز سے وہ پائچے اُٹھائے ہوے
تمھارا کشتۂ مژگان کوئی نہین بچتا	یہ تیر ظلم ہین کس نے ہرن بچھائے ہوے

مجلس ۱۷۵ انجمن

کس چمن سے گذرتی ہے نذاکت کی

خوف خزاں سے سوکھ گئے خار کی طرح

وہ رند بادہ کش ہین کہ ہمنے بدا بدی

جتنے وہ بات بات پہ ہمسے بگڑتے ہین

سینہ سپر وہ ہم ہین کہ قاتل نے بارہا

سب بکت ہین فیصلے ہو کون سرخرو

چشمان یار جو رہین مستی ہین کسقدر

لایا نہ کچھ جواب پیام او پیامبر

ٹوالی ہے کر اپنے جلوے پر آنکھ اُسنے بارہا

یجتائے چھیڑکر مہر بازہ اسے ہم اُغیین

بوسہ دیا کبھی تو جلانے کے واسطے

گرمی عشق دیکھ ہوئے تر بغیر غسل

خالی ہے ہو رہین امن طفلان جو ہے جنون

سوئے ہین خشت خم کو سرہانے دھرے ہوئے

جب موسم بہار مین کچھ ہم ہرے ہوئے

خالی کیے ہین خم کے خم آکر بھرے ہوئے

گھونٹ لئے اتنے وہ نہ کسی ان کھرے ہوئے

خالی کیے ہین ہمیشہ تنیچے بھرے ہوئے

قبضے پہ ہاتھ ہے وہ ستمگر دھرے ہوئے

کیا یہ ہرن ہین سبزہ مینا چرے ہوئے

کیا گھنگنیان تھے منھ مین وہ اپنے بھرے ہوئے

ہین چاندنی کا کھیت یہ آہو چرے ہوئے

دو گھونٹیان سنا مین وہ ایسے کھرے ہوئے

دو چار کلیان ہو مین کچھ غرغرے ہوئے

حمام دل سے کے ایسے بلند ابخرے ہوئے

واہان کوہ مین تو ہین تھر بھرے ہوئے

بہار گل مین سودائی ہوا ہون اُسکی زلفونکا ۔ بجا ہی عشق پیچان نے سر مشکین اگر باندھے

مین وہ برگشتہ قسمت ہون کبھی کج جائے تیر اُسکا ۔ نشانہ طائر دل کا جو وہ ناوک نظر باندھے

بجولے اُسکے خاک قیس و فرہاد آکے سوبت کو ۔ ترا دیوانہ کوہ و دشت مین سیلاب اگر باندھے

غبار کوچہ کا کل ہوئی ہی بعد مرنے کے ۔ ہوا اپنی میری خاک کیونکر سقدر باندھے

رخ انجام کو آئینہ آغاز مین دیکھے ۔ تصور ہم کا دانے طوطی شستر باندھے

جو مین نے دست ہستی حسب عادت بھی تو فرمایا ۔ نہین بیا جو ہر اک بات کی انسان اگر باندھے

غم شادی مہلت مین ہو ہو نہین عجب کیا ہی ۔ جو سہرا آنسو نکا وہ سر تابوت پہ باندھے

ہزارون سر کئے ہین جانبازے پہ اتر جائین ۔ سر بحر فنا تیغ جہازی پل اگر باندھے

دل بیتاب ہے آزاد دنیا کے بکھیڑون سے ۔ جہان مین طائر قبلہ نما کے کس نے پر باندھے

پڑیگا سابقہ جسدن تو کھلجائیگا حال اُنکا ۔ رقیب اپنے بنا ہی پھرتے ہین تیغ و سپر باندھے

دیا خط دیکھے کیون پیغام اس بحرم پر اُسنے ۔ زبان پر تو چڑھائی جانب بست نامہ بر باندھے

چمن مین چاندنی کے پھول پہ صد برگ کا شک ہو ۔ **قلق** زردی رُخ عاشق کی رنگ اپنا اگر باندھے

نہیں کھلتا دکھاتا ہے فلاکت رنگ کیجن ہم کو
قلق جیسے تماشائی کی بازیگر نظر باندھے

کچھ عرض حال کی نہیں حاجت کریم سے	واقف ہے خوب وہ مرے حال سقیم سے
آئی نہ مل سکے اس گل تر کی شمیم سے	اتنا گلا ہے باغ جہان مین نسیم سے
جلنے سے میرے یار ہو خوشنود اگر مرا	سمجھون فزون جحیم کو باغ نعیم سے
وہ ہون فقیر مست تکلف سے عار ہے	بدلون کبھی نہ شال مین اپنی گلیم سے
بیر دکھلائے رکھتے ہین آج اتنا دسترس	بچا ہین تو چھین لین ید بیضا کلیم سے
ہوتے نہیں مطیع حسینان روزگار	توڑینگے اس طلسم کو ہم لوح سیم سے
درکار ہے بخت مین جو جاروب روشنی	عیسیٰ سے لین نفس ید بیضا کلیم سے
پیاسا ہون آب تیغ سے سیراب جلد کر	جلاد منہ نہ موڑ ثواب عظیم سے
کیونکر نہ تجکو ہو در گوش صنم عزیز	اگذرت خدا بھی کھتا ہے طفل یتیم سے
جلتا ہون مثل طور مین ہجر غمناک سے ہنوز	کیا تخلیے مین باتین ہوئین تھین کلیم سے
ہو سیر باغ کیسے صنم ہر کے تا نصیب	کی ہے غبار نے سازش نسیم سے

ضمیمہ ۱۷۸

ادب یکھو جو سوئے دشت جاتا ہی غبار اپنا
تمہارے گال عارض کے جو عاشق ہین سبب یہ ہی
ہمین بھاتی نہین یہ حجتین شیخ و برہمن کی
جو پامالی سے بچتا ہے تو پامال مارا جاتا ہی
تو وہ ہی شمع بزم گل رخان اے قائل عالم
دل وارفتہ پر آ چلا ہی کیا اس بت کا
جلو مین لشکر خطان تماشائی ہی اک عالم
گئے [illegible] مرا اسکی گلی مین پھانستا نیکو
وہان بستی بسانے مین یہ دیوانہ الفت

بگولا پیشوا اپنے کو بیتابانہ آتا ہے
ادب کرنے نہین ہر پا جو کوئی دانا آتا ہی
پسند طبع اپنے مذہب رندانہ آتا ہے
مری قسمت کا حب نشو و نما پروانہ آتا ہے
تری محفل مین سر پر کھیل کر پروانہ آتا ہی
لئے کعبے کے استقبال کو بتخانہ آتا ہی
تری شوکت پر آ اوپری دیوانہ آتا ہی
رقیب روسیہ مثل سگ دیوانہ آتا ہی
نظر جب وحشت گرد مین کوئی ویرانہ آتا ہی

چلے لے کو فقطان واعظان خود نصیحت کے
[illegible] کعبے سے اٹھکر جانب بتخانہ آتا ہے

کس کس ادا سے نقش [illegible] پائمال کی
کیا کیا صفت [illegible] جمال کی
انکی خرام ناز نے کیا مجھ سے چال کی
[illegible] بہار ریاض جمال کی

نظم غزل

پھولوں میں ترے سوختہ دامن ہیں گلشن کے
پروانہ و شمع و گل و بلبل ہم ہیں
قلق ہے خاک پہ آٹھا کر یہ مری روح
لیتی ہے فلک صدمے
ہستی میں عجز ہی چھوڑ کے ملک
شرف انسان کو کب غنی بہادر دیتا ہے
بادشاہی بھی ہے دیتا ہے خدا دیتا ہے
میرا ساقی وہ ہے جو جوش رہا دیتا ہے
سارے عالم کے بھیڑ دستے جام ادا دیتا ہے
کون کہتا ہے کہ میسر ہے خوش انداز نہیں

شاہ و گدا ہیں دونوں اسیر ہوا و حرص	اُلمس کی فکر اسے ہے تو اسکو ہے شال کی

آمد سُنی جو اُنکی تو کس ذوق سے **قلق**
طیاریاں کیں صبح سے شام وصال کی

ہمسر جو وہ کھینچے ہوئے تیغ دو دم آئے	جلاکے اجل بولی کہ ہشیار ہم آئے
تھا خوف کہ گھر گھر کہیں پڑ جائے نہ ماتم	درگاہ تلک اُن کے بمشکل علم آئے
امید کوئی فاتحے کی اس سے رکھے خاک	ہمراہ جنازہ بھی نہ جو دو قدم آئے
شاہوں کی طرح شہر میں صحرائے جنوں سے	دیتے ہوے ڈنکا سر بازار ہم آئے
سرگرم رہ دشت جنوں جو کوئی ہمسا	کیونکر نہ قدم لینے ہمارے ورم آئے
محتاج تہ خاک ہیں اک سورہ قُل کے	شاہوں کے نہ کچھ کام نشان و علم آئے
حجت سے نکیرین کی اُلجھا جو لحد میں	مولا کی صدا آئی نہ گھبراؤ ہم آئے
دکھلایا نیا شورش طفلان نے عالم	بیجان تو زندے تھے مردوں میں ہم آئے
نرگس کو نہ اُن آنکھوں سا آیا کوئی افسون	سنبل میں نہ اُن گیسوؤں سے پیچ و خم آئے
اب منفعل جو رہیں ہنگام عیادت	آئے بھی تو دم دینے کو وہ مرتے دم آئے

چاہتے ہو والا طرح سے ادا ہر دیتا ہے
منحو کو نہیں نعمت میں یہ لذت حاصل
سوکھا ٹکڑا جو تو کل کا مزا دیتا ہے
اسمیں سوطرح کی قدرت ہو وہ مجبور نہیں
چاہتا ہے تو مقدر سے سوا دیتا ہے
قلق قاتل مری گردن سے لپٹ جاتی ہے یوں
جیسے بچھڑے کو گلے کوئی ملا دیتا ہے
شور طفلاں تراء صنم ختم ختم

قلق

[illegible]

عشق عشاق کو تعلیم وفا دیتا ہے
طرز بیداد حسینون کو سکھا دیتا ہے

پہلی منزل ہو کڑی غافلو رہنا ہشیار
یہ جرس قافلے والون کو صدا دیتا ہے

کوئی آئین وفا اٹھ نہین سکتا اس سے
کون دلکو ادب عشق سکھا دیتا ہے

قتل کر ڈالیگی آلودگی قاتل اک روز
بوئے خون کی وہ رنگ حنا دیتا ہے

خضر شوق ہلاکے دل سودائی کو
راستہ کوچۂ گیسو کا بتا دیتا ہے

جب گھٹا اٹھتی ہے تو بادہ گلگون سے ہمین
گرم پیر خرابات جھکا دیتا ہے

گرم بازاری خونریزی سفاک رہے
تیرا جان باختہ یہ مرکے دعا دیتا ہے

اور تو رندون سے چلتا نہین بس واعظ کا
دختر رز کا مگر عیب لگا دیتا ہے

سچ ہے خورشید قیامت مین غضب ہوگی چمک
شاہد یار کا نقش کف پا دیتا ہے

کار آب گنہ سے لیتا ہے جو وہ چاہتا ہے
دانہ سوختہ کو نشو ونما دیتا ہے

کسی نعمت مین نہین پاتے ہین ایسی لذت
بوسہ جو اُن لب شیرین کا مزا دیتا ہے

ہمسے بھی سوا کوئی ستمگار نہین
حسرتین خاک مین سب دل کی ملا دیتا ہے

دل پُر غم کو جو چھیڑو تو وہ کیا نالان ہے
جام خالی کو بجاؤ تو صدا دیتا ہے

[illegible]

کھٹ گیا ہی جب سے نظروں مین رُخِ گلگون پاک
ہر گل تر چشم بلبل مین برنگ خار ہی

رحمۃ للعالمین پیدا ہوے ہین جس جگہ
ابر رحمت اس مکان کا سایہ زیبوار ہی

تشنگے اُس بحر شفاعت کا تو لب بولے سب
اب جہاز امت عاصی کا بیڑا پار ہی

دیکھکر اعجاز ہین ایسے پھر لائے نہ دین
سچ ہی کیا ان بت پرستون پخدا کی مار ہی

دہر مین برسا ہی جب سے تیرا ابر تیغ عدل
سر پر بازار فساد و فتنۂ اشرار ہی

رعب سے جن کے ہے مائل اسلام کا فر ہی نہین
لب پہ ناقوس کلیسا کے بھی استغفار ہی

جس سے تو راضی ہی شاہا اُس سے راضی ہی خدا
جس سے تو بیزار ہی اُس سے خدا بیزار ہی

ای سپہر دین نہین ہی وجہ ایتا فروغ
مہر و مہ میں بھی ترا اک پرتو انوار ہی

صاحب بینش تو کیا بھٹکے نہ رستہ کور بھی
راہ شرع پاک ویسی صاف اور ہموار ہی

حسن محبوب الٰہی کی پڑی ہی جسے دھوم
تختہ بند اُس نے چمک مصر کا بازار ہی

دوست جتنے ہین وہ ہین امیدوار باغ خلد
دشمنوں کو آپ کے خوف عذاب نار ہی

معجز پر منشق قمر سے کوئی روشن معجزہ
تیرہ دلی کون اُس سے ہوا فزون جسے انکار ہی

اور دشمن لب جانبخش کے مین ہی نہین
عیسی مریم بھی ترے عشق کا بیمار ہی

[illegible]

۳۸ ابجد عشق

[illegible]

زلفین اُٹھائے شوخی سے کہنے لگا وہ شوخ
اللہ رے یہ جو دو نون مرے شانے رہگئے

زندانسے اُن ہی نے کیے دور تو رہا
ہنسے جو تھے اسیر وہ دیوانے رہگئے

کی ہمسری جو گوہر دندان یار سے
محجوب ہوکے موتیون کے دانے رہگئے

ساقی کا حسن دیکھکے میکش ہوئے یہ مست
ہاتھون مین رکھے ہوئے پیمانے رہگئے

اُس شعلہ رو نے چہرے سے اُٹھا جو نہین نقاب
حیران شمع حسن کے پروانے رہگئے

اندر کا جنین جمع اکھاڑا تھا کل سو آج
دیکھنے رہنے کو وہ پریخانے رہگئے

مسمار مسجدین ہین قسمت سے رندون کی
باقی خراب ہوئے میخانے رہگئے

[illegible] عزیز وہ ہون ہوئے [illegible] یہ حال
اپنے تو کیا نہ وقت یہ بیگانے رہگئے

فرہاد و قیس تو ہے لیکن اے قلق
الفت کے انکی خلق مین افسانے رہ گئے

تصور رخ و زلف سیاہ کسکا ہے
خیال آپ کو شام و پگاہ کسکا ہے

دل اسیر ستم داد خواہ کسکا ہے
یہ صید زخمی تیر نگاہ کسکا ہے

الٰہی کون سا دل سوختہ کراہ ہے
فلک پہ چھایا ہوا دود آہ کسکا ہے

[illegible]

کسنے رندونکے سوا اسکو قبولا ساقی

دختر رز کی کہین سے نہ کبھی بات آئی

مسجدون مین جو نظر مجمع زہاد آیا

یاد کیا صحبت رندان خرابات آئی

کبھی بھیجا بھی تو بھیجا مجھے گلدستہ باغ

یار کے پاس سے آئی تو یہ سوغات آئی

ورہم داغ تو بلبل کو دیے زر گل کو

فصل گل بلبلین کرتی ہوئی خیرات آئی

بر تمین بوہ گلگون کی لنڈھادے تو بھی

ساقیا ابکی بڑی دھوم سے برسات آئی

مطلب دل کوئی اپنا کبھی نکلا نہ قلق

ان بتون کی نہ کسی کام ملاقات آئی

دفتر جو گلونکے وہ صنم کھول رہا ہی

اغیار تو کیا دل بھی ادھر بول رہا ہی

آثار رہائی ہین یہ دل بول رہا ہی

صیاد ستمگر مرے پر کھول رہا ہی

غیر نے مرے واسطے جو بول رہا ہی

آب در رندان مین وہ سم گھول رہا ہی

کس کسکا نہین طائر دل دام مین اسکے

طوطی خط عارض کا ترے بول رہا ہی

جامے سے ہوا جاتا ہی باہر جو ہر اک گل

کیا باغین وہ بند قبا کھول رہا ہی

شاہون کیطرح کی ہی بسر وحشت جنون مین

ویرانہ تو نکا ہمراہ مرے غول رہا ہی

نظم ۱۸۵

کہدو یہ اجل سے کہ تکلیف نہ فرمائیں
اچھا ہو دوا سے یہ وہ رنجور نہیں ہے

ہم چشمی جانان کبھی آہو نہ کرے گا
نرگس کی طرح آنکھ سے معذور نہیں ہے

دکھلائیں فروغ اپنا مہ مہر شب در...
لے پردہ ابھی وہ بت پرنور نہیں ہے

جز شکوہ سنا آپ سے کچھ بھی شکر نہ ہمنے
غمخوار کوئی آپ کا مسرور نہیں ہے

سن سنکے مرا تذکرہ کیون کاٹتے ہو بات
ہم جس سے ہو ناخوش یہ وہ مذکور نہیں ہے

داد اپنی نہیں پاتے ستم دیدہ تمھارے
اے بادشہ حسن یہ دستور نہیں ہے

پشتارہ خط شوق کا اٹھے تو اٹھائے
پیغامبر اپنا کوئی مزدور نہیں ہے

والے مژہ یار عبث کرتی ہو کاوش
سولی کے سزاوار یہ منصور نہیں ہے

ساقی کی توجہ ہو عبث خمونپہ میرے
محو چھتی ہے جس سے یہ وہ انگور نہیں ہے

کیون طور کے مانند جلاتے ہو دلونکو
سرمہ جو لگانا تمھیں منظور نہیں ہے

دل دیکے کرین شکوہ بیدادی دلبر
ارباب محبت کا یہ دستور نہیں ہے

ملنا ہو تو ملنا وہ قدمبوسی نہ کرین ترک
یہ طرز ملاقات کا منظور نہیں ہے

یوسف سے حسین مول لیا کرتا تھا کل تک
گو آج قلق صاحب مقدور نہیں ہے

[illegible]

یہ جستجو ہے کہ ہمیں ہوئی وقت
ہوئی نہ غیر و نکے بختر کا نمیں ساعت حال
تری رکاب میں ای شہسوار حکم جو ہو
کرم سے اُسکے تو امید ہے مگر یہ شرم
کجی سے طینت ظالم بری نہیں ہوتی
چلا جو شہر سے صحرا کو میں وحشی تن
یہ صید دل بھی ہو مشتاق ای کمان ابرو
تمام عمر رہے نام رہنمائی کا
جو لیچلا ہمیں جلاد سوئے قربان گاہ

کہ بال سے بھی جو باریک تھی وہ راہ چلے
در حضور سے محروم داد خواہ چلے
ہوا غبار بھی ہمراہ گرد راہ چلے
کہ پاک آئے تھے آلودہ گناہ چلے
نہ سیدھی راہ کبھی افعی سیاہ چلے
تو مجھ پہ خوب دو ڈانڈا کے سنگ راہ چلے
ادھر بھی کوئی ترا ناوک نگاہ چلے
خضر اگر مرے دست جنوں کی راہ چلے
تو اس خوشی سے چلیں ہم کہ عید گاہ چلے

قلق خدا کا بھی ان ظالموں کو خوف نہیں
بتان دھر کے ہاتھوں سے داد خواہ چلے

گناہ گار چلے ہم کہ بیگناہ چلے
چلے جو واعظ و رند اپنی اپنی راہ چلے

تو واعظ اپنی کہ اپنی تو ہم تباہ چلے
سوئے میکدہ وہ ہم سوئے خانقاہ چلے

[illegible]

شمیم کوئے گیسو یون ہمارے اڑین آہین	چمن سے نکہت گل جسطرح لیکر صبا نکلے
علاج درد دل چشمان بیمار اون کی کرتے ہین	تماشا ہے کہ حاجتمند بھی حاجت روا نکلے
سعادتمند تو وہ ہے کہ فرط شرم سے جھککر	ترے سائے سے دیکر سایہ بال ہما نکلے
نہین ہے کوئی ایذا دو مجھسا دشت وحشت مین	اٹھا کر رکھ لون آنکھون پر جو کانٹا پاؤن کا نکلے
بجا کہتے ہین جو معدوم کہتے ہین یہ دیکھا ہے	کمر سے پیچ ٹنکے کے مقابل بارہا نکلے
ہمارا ضبط گر تاثیر اپنی تجکو دکھلائے	ترے خود منہ سے تیری بیوفائی کا گلا نکلے
ندامت عفو کرتی تو ہے پر شرط بدتا ہون	اگر ہمت حرم سے کوئی بڑھکر پارسا نکلے
عجب رنگین بیان ہے وہ زبان سے پھول جھڑتے ہین	وہان غنچے سے اُس گل کے آگے بات کیا نکلے
رہائی کیلیے احسان صیاد اب ہم لین حاصل	قفس مین فصل گل کے بعد پر نکلے تو کیا نکلے

وہ مومن ہون جو بسم اللہ کہکر ایک قلم توڑون
شکست بت سے بھی اللہ اکبر کی صدا نکلے

ستم ہے پا کیے جسوقت بھولے سے کبھی آنکلے	ہماری جانکو تم تو بلا کو سے سوا نکلے
سبکدوشی ہماری ہوگئی باعث رہا ہوگا	جنون مین خانۂ زنجیر سے مثل صدا نکلے

۱۸۷ اشعار عشق
مومن

[illegible]

انبا ہی مثل شیرہ جان کو نبات و شہد
لیکن قوام چاشنی ترے ہونٹھ کے قند سے

دیوانگان عشق کی کٹتی ہین بیڑیان
غل ہر اسیر ہوتے ہین آزاد بند سے

او بچا مرا مزار نہ ہرگز بنا نہو
نفرت تھی زیست مین بھی بلکان بلند سے

او شہسوار مر کے بھی چھوڑا نہ تیرا ساتھ
لپٹی ہی خاک دامن زین سمند سے

سونے کی بیڑیان مرے پانو مین چاہیئن
وابستہ دل ہوا ہی ترے دست بند سے

کیا کیا کٹے ہین شرم سے وہ نونہال باغ
جو بڑھ چلے تھے یار کے سرو بلند سے

فردا ے حشر اُٹھینگے وہی لوگ رو سفید
داڑھی بڑھا کے بچگئے جو ریشخند سے

دلسوز تیرے ای صنم آتشین عذار
سیکھے ہین طرز نالہ سوزان سپند سے

نخوت ہمیشہ کرتے ہین نخوت شعار سے
ملتے ہین جھک کے ہمتو تواضع پسند سے

جاتے ہین میکدے سے جو ہم مست بے پیے
شیشے پکارتے ہین صداے بلند سے

وہ بیلا ہین زلف کے پیچ آدمی تو کیا
چھوٹے نہ پھنسکے دیو بھی اسکے کمند سے

او شہسوار لاکھ صبا نے اُڑائی خاک
ذرہ نکل سکے نہ تمھارے سمند سے

سمجھے جو دیکھا آنکھو نکو اُسکے قریب لف
صید آہو دنکو کرتے ہین مشکین کمند سے

یہ وہ کالا ہے منتر ہی نہیں ہے جسکا کاٹے کا	کبھی جانبر کوئی ہوتے نہ دیکھا مار گیسو سے
نہ پوچھو کچھ جو تھا اُس کی بیتابی کا حال اُس وقت	کہ بزم غیر میں جب اُٹھ گئے وہ میرے پہلو سے
ور اتا دکر دماغ اُس وقت گلگشت چمن دیکھو	دماغ اُسکا پریشان ہو گیا پھولوں کی خوشبو سے
حقیقت میں بلا کی پیچ در پیچ اسکی راہیں ہیں	کسی دل کو سلامت چھوٹتے دیکھا کوئی گیسو سے
دم فکر سخن لکھوں اگر وصف اُسکی آنکھوں کے	قلم لوں شاخ نرگس سے سیاہی چشم آہو سے
نہیں تعبیر ہی چڑھاتا دیکھ کر زخم جگر مرہم	ہوا دیتا ہے قاتل دامن شمشیر ابرو سے
بلا شک وہ نون رخسار منور چمن میں اگر دن	تفاؤل یہ لیا ہے ہم نے تیرے مصحف رو سے
اگر منظور ہے جیسا اس دل صد وا زدہ کی ہے	ہوا دیتا ہے قاتل دامن شمشیر ابرو سے
وہ بلبل ہوں جو باندھیں مجھے صیاد کی زلفیں	دم گریہ گلے میں پڑ گیا ایک پھندا آنسو سے
ہوا ہیں کس مستی اگر وہ لب کی پرستی ہے نالاں	زبان رنگ سوسن کیوں نہیں لگتی ہے تالو سے

حباب آسا بہار عمر ہے بس لے دو گھونٹ گلگون
فلق آواز آتی ہے یہ گلشن میں لب جو سے

چاہتا ہوں کشش دل کی یہ امداد سے	کہ مر بطرح مرے دام میں صیاد سے

۸۹

[illegible]

اتنا تو ضعف سے کوئی گھلتے سنا نہین	یارب نے یا ہی کیا تن بے استخوان مجھے
گمنامو نمین مین ٹا مور یکا ہون غم سے نگار	ور کار قبر کا نہین لب نی نشان مجھے
اغ جہا نمین طائر نکہت کیطرح سے	آزاد عشق ہون نہین قید مکان مجھے
دل لیکے مہوشون نے لیا نقد صبر و ہوش	لوٹا ہی رہزنون نے مع کاروان مجھے
ایمانسے لے اپنے کوہی کمدے و عطا	بھائیگی کعبے یارکے ہوتے جنان مجھے
سن سن کے درد دل مرا کہتا ہی پھر کہو	سمجھا ہوا ہی یارہ کوئی قصہ خوان مجھے
ہون نالہ کش ہر ایک بن مو سے مثل نے	الفت نے کر دیا ہی سراپا فغان مجھے
ایسا مین بار ہو گیا انکو بس فنا	احباب چھوڑے جاتے ہین تنہا کہان مجھے
کرنا اسیر گوشہ نشین چمن پہ رحم	صیاد دیکھنا تو مع آشیان مجھے
احسان ضعف ایکطرف ای جنون عشق	کانٹو نمین کھینچے ہین مرا استخوان مجھے

حسن وفا دکھاؤن گا اُسوقت ای **قلق**
معشوق مل گیا جو کوئی قدردان مجھے

باقی نہ محبت ایک دم اثبات رہگئی	ثابت کیا جو اسکا دہن بات رہگئی

۱۵۰

[illegible]

چند غزلین اور رباعیات اور مفردات جو حال مین تصنیف ہوئی ہین درج ذیل ہوتی ہین

غزل اوّل

خوے ناز و دلفریبی جو صنم رکھتے ہین
کیسے ہی خشم و ہون رغبت نئے ہم رکھتے نہین

ای پری تیرے دیوانے ہین پابند وضع
خانۂ زنجیر سے باہر قدم رکھتے نہین

میرا ہی کیسا تھا سارا شوق خونریزی اُنھین
نیچہ اپنا وہ اب ہم پھر علم رکھتے نہین

اک نگاہ مہر تو کر دیتی ہجوم مین نہال
کون ہین وہ تجھسے جو چشم کرم رکھتے نہین

شیشۂ مے کیطرح سے ہم بھی ہین نازک مزاج
بے بلائے بزم ساقی مین قدم رکھتے نہین

نفع ہو الفت کے سودا مین کہ نقصان صریح
ایسے موقع پر خیال بیش و کم رکھتے نہین

بات کرتے غیر سے دیکھین تمھین اور دین طرح
جوش ہو یا نار رشک اتنا ضبط ہم رکھتے نہین

ساقیا ایسے ہین مستغنی گدائے میکدہ
خواہش جام جم و پروائے جم رکھتے نہین

ان بے غرہ حسن پر ہر دم فلک پر ہے دماغ
مہربان اتنو زمین پر پاؤن ہم رکھتے نہین

۱۹۱

غزل دوم

غزل سوم

ہماری بزم مین وہ بھی کبھی اپنی بار آئے
۹۰ اگر [illegible] کے دو [illegible] کے اور پکار آئے
۹۰ فصل گل کی دعا مانگو کہ [illegible] وہ بزم [illegible]
تو ہر چاک تازہ [illegible] کوئی بہار آئے
نمود صبح پہ پریشان ہوسے تو ہم [illegible] آئے
کمال قامت و [illegible] مین [illegible] بار آئے
کوئی [illegible] وقت کا نہین [illegible]
عدو کو کیا [illegible] سے کام [illegible] آئے
کوئی تو [illegible] بھی [illegible]
نقش [illegible] مین جو خورد وہ [illegible]

برا ہی نازک مزاجی جب بادی سب سے نجات
عیش کرتے اٹھتے ہین عہد جنون عشق مین
تو جب قاتل کے چلنے سر کے بھل پر کیا کرین
حوصلہ ہمکو خریداری یوسف کا ہی آج
ایک خوش چشمی پہ نازان ہین اگر آہو تو کیا
فرحت ہوتی ہی کسدن سفر و شعونکی نجات
یا شفیع المذنبین کوئین ہین تیرے سوا
لکھتے ہین جب خط شوق اسکو نہین ہوتا تمام
ہمتو دیوانے ہین اُسکے جو ہمارے دلمین ہی
کرتے ہین دعوی خدائی کا یہ پھر کس بات پر
ٹھوکرین کھاتا جو ہی تقدیر مین لکھا ہوا

تجھسے بڑھکر کوئی معشوق اور ہم رکھتے نہین
شادمان سب طرحسے ہین کوئی غم رکھتے نہین
ضعف سے چلنے کی طاقت دو قدم رکھتے نہین
گو کہ ہین اپنے کچھ دام و درم رکھتے نہین
وہ کمر وہ لوح وہ ناف و شکم رکھتے نہین
پھر وہ کب ہین سخت جسم ہم رکھتے نہین
دوسرا کوئی وسیلہ اور ہم رکھتے نہین
ہاتھ سے اپنے کبھی کاغذ قلم رکھتے نہین
شوق دیر و میل محراب حرم رکھتے نہین
خصلت بندہ نوازی تو صنم رکھتے نہین
سرکشان دہر کو اس سے خم رکھتے نہین

ای قلق واللہ وہ ایمان سے ہین بے نصیب
دلمین جو لوگ الفت شاہ امم رکھتے نہین

مخمس ۱۹۲

وہ ہم اسیر قفس ہین کہ اپنے چمن سے
نہین ہی اب خزان جو اپنے بہار سے
ہین لطف جان ابھی الفاظ مین دو دن کا صلہ
[illegible] نقش و صال [illegible]
جب [illegible] سے [illegible] سیپارہ [illegible]
وہ [illegible] بتا [illegible] یاران [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

۱۹۳ انجم

دھرا نہین جگر دردمند عشق پہ ہاتھ
ہے آپکا مطلب تھا کچھ اور مگر
سنانیکو کہتا ہو بار بار وہ شوخ
غرورِ حسن کہانتک چھپاتے پھر یگا منھ
کرونگا عرض یہ محشر مین جب طلب ہوگا
جنابِ پیر مغان کا کرینگے دعوے سے عرس

حضور گور پہ حاتم کی لات مار آئے
برائے سیرِ تماشائے روزگار آئے
کہ کوئی جاکے ذرا دیکھتا کہار آئے
بہت قریب ہین وہ دن بھی ای نگار آئے
کہ تیرے آگے ترا کیا گناہگار آئے
ہم اپنے آپ ہی دل جو ہکی بار آئے

سنا ہے پھر **قلق** زار نقد دل اپنا
قمار خانۂ اُلفت مین جلکے ہار آئے

مجھے جو لوگ آکر دیکھتے ہین میرے بستر پر
ہمارے قتل کی نالش نہ کرنا اُس ستمگر پر
عزیزو جان دی ہے ہمنے چشمِ مست دلبر پر
نہین چلتا کسی کا بیچ اُس نے ادا منبر پر
اولے تیز رفتاری بلالے جان عالم پر

گمان تا زگہ کا کرتے ہین اس جسمِ لاغر پر
اُٹھا رکھا ہے ہمنے دعوے خون روزِ محشر پر
ہمارا فاتحہ دینا دو گلگو نکے ساغر پر
اثر کرتے نہ دیکھا سحر کو چشمِ فسونگر پر
گلے ملتے ہین اُٹھکر مرے قاتل تیرے خنجر پر

اضطراب شب غم دیکھ کے میرا احباب
نوبت صبح سے پہ شام بجا دیتے ہین
[illegible]
کیا کہون لذت بیداد [illegible]
حال عاشق ابھی کیا جانین [illegible]

وطن اتنا کہان جو اُٹھ سکے در دِ سر دولت
وہ ہین فِی آبرو اے زاہد ہم سیکدے والے
حبیب آگاہ ہوتا گرمی پتھاٹے ہجر انسے
شب مہتاب مین ہو میکشی کی روز کیفیت

کیا بالفرض اگر سایہ جلانے بھی سرِ طور پر
نماز آکر پڑھین قدسی ہمارے دامن تر پر
کوئی آپ بند تھوڑا سا چھڑک دے میرے بستر پر
اگر مینا گلابی ساقیا ہو ساغرِ زر پر

یہ خود ہی کود کان سنگ لیے چھیڑ کرتا ہے
قلق پتھر پڑین ایسے جنون فتنہ پرور پر

غزل چہارم

منھ سے منھ پیار مین اگر وہ ملا دیتے ہین
جنس دل ہمکو انھین مفت لگا دیتے ہین
جب نقاب رخ انور وہ اُٹھا دیتے ہین
رسم تدوان و فاصادق الاقرار ہین سب
مائل قتل جو پاتے ہین اُسے تو بے عذر
ہمکو چیونٹی کو بھی تکلیف نہ تا مقدور

کشتہ حسرت وصلت کو جلا دیتے ہین
اسپہ بھی دیکھتے ہین ہمکو وہ کیا دیتے ہین
جلوہ قدرت اللہ دکھا دیتے ہین
منھ سے جو کہتے ہین وہ کر کے دکھا دیتے ہین
پیش قاتل سر تسلیم جھکا دیتے ہین
کون وہ لوگ ہین جو دلکو دکھا دیتے ہین

[illegible]

آزمانے

آزمانے پہ ہین عشق پر ہنین اٹھنا اس سے
جان نثاران وفا جان لڑا دیتے ہین

خرد فروشی سر بازار جو لاتی ہو انھین
قلق اک بھیڑ خریدار لگا دیتے ہین

متفرقات

لب الب ہا وہ گلرنگ سے دل کا پیالا ہو
کیا پوچھتے ہو مجھسے کہ کیون آبدیدہ ہون
چمن مین اے صبا پوچھ کبھی گم ہم اسیرونکو
کیا عذر معصیت کے کرو نہین حضور سے
ہم اپنے مکان دل مین ہو جو شوق بجلی کا
کہا نیچہ جو کئی بار اُجڑ گیا
لیا کیا نہ امتحان مین ہم سرخرو ئے ہے
وطن چھوڑ کے وہ چرخ اتنی ایذا ئے نہ عزت مین
زمانے سے پامال کرتے ہین

وہ سکیش ہون کہ جسنے خمت رز کو گھر مین ڈالا ہو
معشوق نوجوان ہو تو مین سن رسیدہ ہون
سلام شوق کہدینا ہمارے ہمصفیرون کو
واللہ شرم آتی ہو اک اک قصور سے
ہوا ہو گوش بر در مژدہ یہ کسکی آمد آمد کا
مین سخت جان فرسدہ ہت سے گھٹ گیا
تیغ نگاہ یار تری آبرو رہے
پلے ہین لکھنؤ والے کنار ناز و نعمت مین
پائمالون سے چال کرتے ہین

۱۹۵ ابجد غنیمت

کیونکر تو کریگلہ مجھے سوائے قیامت
کچھ غم نہیں جو یار سے ہم سے بگڑ گئی
کیا کیسے آکے دہر مین کیا کام کر چلے
کر نیکا جو نہ کام تھا وہ کام کر گئے
وہ گئے دن جو فدا رہتے تھے سارے احباب
یاد مین اک کف رنگین کے جگر جلتا ہی
رحمت تری ای انجمن آرائے قیامت
جان الفت گیسوے کس آمین اٹھی ہی
پائی نہ اسکے ہاتھ سے رحمت جہان ہے
بیچ مین لوٹنے والے بھی غضب ڈھاتے ہین
کس قیامت کی ادا ہی یار تیری چال مین
ستم ہی مجھپہ کیا او بانی بیداد کرنا تھا
جو دو گھڑی کیلیے بھی وہ بام پر جلتے

صدقے ترے ای انجمن آرائے قیامت
ہو جائیگا ملاپ جو تقدیر لڑ گئی
نام ایک مشت خاک کا بدنام کر چلے
فرہاد و قیس دونون بڑا نام کر گئے
آجکل دشمن جانی ہین ہمارے احباب
آتش رنگ حنا سے مرا گھر جلتا ہی
ہونے ہی دیگی مجھے رسوائے قیامت
جب دیکھیے ایک تازہ بلا سر پہ کھڑی ہی
اس سر زمین پہ ہم رہین یا آسمان رہے
آتش غیظ یہ لوگ اور بھی بھڑکاتے ہین
شور محشر کا ہی عالم شورش خلخال مین
کبھی کچھ کچھ تو پاس خاطر ناشاد کرنا تھا
نگاہ خلق سے شمس و قمر اتر جاتے

محروم نہ قلقؔ نالہ و فریاد کرو
مالک جو تمہارا ہو اُسے یاد کرو
اب آتی ہی آواز یہ انشاءاللہ
قید غم و ہم سے اسے آزاد کرو

رباعی

سرزد ہوے ہین مجھسے جو عصیان عظیم
اس تیغ الم سے جگر و دل ہو دو نیم
پرسن منگر بر کرم خویش نگرا
مجرم کوئی مجھسا ہی نہ تجھسا ہی کریم

رباعی

آگاہ ہین خوب اپنی اصالت سے ہم
اک خاک کی مٹی پہ یہ الطاف و کرم
امید نہ کیونکر ہو جو تو یہ فرماے
این بندۂ خاک را نہ بخشم چکنم

رباعی

یارب تری وہ فیض رسان ہی درگاہ
پھرتا نہیں محروم کوئی حاجت خواہ
غیر و نسے کرون سوال تیرے ہوتے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

رباعی

مالک کی خوشی کا نہ کوئی کام کیا
جو کام کیا قابل الزام کیا

رباعی

یارب مری کی تو نظر کرم داد
از لطف و عنایت نبی امداد دہ
من عاجز و بیکس و ذلیل و خوارم
داد رس خلق بدہ داد مرا

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

دل از تو چه گویم که چه ها مےخواہد
پروائے دگر ہیچ ندارد الّا
ز منصب و شاہی نہ نوا میخواہد
از تو دل مشتاق ترا میخواہد

رباعی

چون من نشوم گرم ثنائے احمد
بیند بروز حشر انشاء اللہ
کس نیست شفیعم سوائے احمد
باشم بہ دامان لوائے احمد

رباعی

در شہر مدینہ چو بود مسکن ما
دانیم کہ یابیم مراد کونین
زین بہ بجہان نیست دگر مامن ما
گر قرب در پاک شود مدفن ما

رباعی

ای بادشہ ملک قناعت مددے
بر درگہ تو بپائے لنگ آمدہ ام
ئے خسرو اقلیم کرامت مددے
اے شیر نیستان ولایت مددے

تمام شد

تقریظ مطبوعۂ سابق رنجیتہ قلم اعجاز نگار منشی غلام محمد خان صاحب سابق اڈیٹر اودھ اخبار

چمن پرستان سخن کو صلا اور یاران فن کو مژدہ ہو کہ پرستان معنی کی پری آتی ہی جو صورت
پرستان زبان بلکہ اہل پرستان کو شرماتی ہی حسن و جمال سے پریرویون کے ہوش بھلاتی ہی
صورت پرستون سے کہو کہ صورت پرستی چھوڑین معنی آشنا بنین معاشرون سے کہو کہ بادہ مستی
چھوڑین پارسا بنین ذوق صحبت ہی سرتاسر تلخکامی اور کدورت کی نشانی ہی حلاوت روحی
شوق معانی ہی جس سے عقل کو افزایش فہم کو گنجایش ہوش کو درستی حواس کو چستی
ناتوان کو توانائی ناشکیب کو شکیبائی حصول ہوتی ہی کیفیت شراب طبائع رندان بدمشرب کو
قبول ہوتی ہی صافی طینت پاک طبیعتون کے لیے دختر رز حرام ہی الحمد للہ کہ مین مسلمان ہون
مجکو تقلید شاعری منظور نہین پاس اسلام ہی ہان یہ ہوسکتا ہی کہ شراب طہور کا ایک جام اور
حوران خلد کا پیام سنون تو اُسکے خیال سے ہی بے بادہ مست ہوجاؤن اور پھر کچھ ترہات
فرماؤن لاحول ولا قوۃ اے ہرزہ درا یہ کیا ہرزہ درائی ہی کیا تو نے یہ خوشخبری نہین پائی کہ
حضرت یار السلطان آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علی خان بہادر شمس جنگ عرف
خواجہ اسد المتخلص بہ **قلق** کا دیوان چھپا ہی اور اُس سے یہ سب مدعا حاصل ہوتا ہی کہیے
تب تو ہم بے پر اُڑے جاتے ہین اور اقلیم سخن مین پہونچکر وہان کی سیر اور شاہدون کا
مشاہدہ کرآتے ہین ارے میان کیا بکتے ہو چپ نہین رہتے ہو یہان آؤ ہم بتلائین اور کلید
امید وصال جاوید کی نوید سنائین سنو یہ سواد شہر لطافت بہر لکھنؤ مین ایک مقام حضرت گنج
ہی اُسمین ایک مطبع غمگینونکا غم غلط کرنیوالا اور رافع رنج ہی اور اگر وہان جاؤگے ضرور ناظورہ
مراد پاؤگے یہ سُنکر مجکو ہوش آیا اور اپنے تئین بہجت آگین مسرت قرین پایا دیکھا تو کیا ہون

کہ میز پر مجلد دیوان قلق موجود ہو اور رنج وقلق مفقود ہو آنہ بسکہ ایک مدت دراز سے ذوق
ہو انتہا شوق کو ابتدا تھی بیتابی دل حد سے سوا تھی آرزو کا روزگار گھٹتا تھا تمنا کا ہمیشہ
خون ہوتا تھا دیکھتے ہی جان مین جان آئی خواہش قلبی نے شکل مراد دکھلائی دیدہ و دل
نے نور و سرور پایا روح پر فتوح نے لطف تازہ اُٹھایا ع اینکہ مے بینم بہ بیداریست
یا رب یا بخواب + اُس وقت حالت وجدانی مین یہ حسب حال مصرع یاد آیا ع یار در
خانہ و من گرد جہان می گردم + اوڈیٹر صاحب آپ نے تو بڑی لمبی چوڑی تقریر توصیف
کی اور کلام قلق کی کمال تعریف کی مگر آپ کیا سمجھے کہ اسمین کیا ہو اور اُسکا ہر شعر کس
رتبہ کا ہو مانا کہ آپ وقائع نگاری مین ہوشیار یا منتخب روزگار ہین مگر یہ کیونکر تسلیم کرین کہ
دماغ آوری مین بھی کامل العیار ہین ہان بعض بعض شخصون سے سُنتے ہین کہ آپ بھی
کبھی اس دریا مین غواصی کر چکے ہین دامن خیال گوہر مقصود سے بھر چکے ہین مگر تارک لذات ۲۰
کے لیے کیا مزا مثل مشہور ہو کہ سادھون کو کیا سواد۔ اسی قیاس پر ہم کہتے ہین کہ افسردہ
دلون کی کیا داد بقول ذوق ع افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف + ہان صاحب
یہ سب سچ ہو ہم اس گوہر شاہوار کی قدر کو نہین پہچان سکتے ہرگز نہین جان سکتے اسیواسطے
کچھ بھی اسکی تعریف مین توغل نہین ہوا مگر مورخانہ خیالات درائی مین بلاشک تامل نہین
ہوا گویا یہ تقریظ سب تقریظون سے نرالی ہو خوبی شعر اور صفات شاعر کا اظہار اسلیے فضول
متصور ہوا کہ اُنکی ذات اس سے مستغنی اور کمال فن سے پایگاہ عالی ہو منصف مزاج جب
پڑھینگے خود دیکھ لینگے کہ یہ گرامی منش ستودہ روش کیسا کیسا روشن بیان سحر زبان
نازک خیال شیرین مقال اور باکمال ہو اہل لکھنؤ تو اُن کی قابلیت کے پہلے ہی سے
قائل ہین اسمین کیا قیل وقال ہو البتہ اخلاق خاص اور فیض عام جناب منشی نولکشور صاحب

والا مقام نیکنام قابل ستایش ہو کہ اُن کے مطبع نے ایسی کتاب چھاپی اور
شتاب چھاپی یا الٰہی جب تک نطق و سخن رہے اور امتیاز لطف نو و کہن رہے
تا عروسان نمین معنی کا جوبن بصد تمکین و ناز اور کمال کلام کا اعجاز رہے یہ مطبع
دنیا مین نیک نام و سرفراز رہے اور اخبار مضامین عالی سے شاخ سدرہ تک
بلند پروانہ ہو یا خدا مقبول این گفتار باد ✽ تا جہان باشد اودھ اخبار باد ✽

قطعۂ خاتمۂ دیوان قلق مطبوعۂ سابق ریختہ قلم جواہر رقم محمد انوار حسین تسلیم سہسوانی

قلق کو لکھو نمین خدا نے سخن
زمین سخن اسقدر ہو بلند
جو مصرع ہو اُڑتا ہوا عرش پر ہی
ہر اک صفحہ محسود باغ و بہار
کہے کوئی اس سے نہ فرعونیان
چھپا اُسکا دیوان لیے ایسا صاف
مطبع کے صناع کا ہو فیض عام
وہ ہو بحر مواج فیض و کرم
قول ہو مثل اُسکے کبھی
تا گستری اُسکی ہان وہ کرے
ہر اک اُسکا شاعر ہو شعری مکان
ہمیشہ تہ دلے منظور ہو
بند یو جہانگیر انجم سپاہ

نہ ٹھہرائین گر شرع والے گناہ
کہ سیر فلک کی نہ پہونچے نگاہ
پرستان کا دیوان پہ ہو اشتباہ
ہر قلم کیا کا قادقاہ
وہ موسیٰ ہو خامہ ہو اژدہا
کہین دیکھکر جسکو سب واہ واہ
کہ ہو خاص وہ لطف فضل آلہ
امیر ان دورن کے ہین آپ جاہ
ہوا ہو نہو گا کوئی خانہ خواہ
کہ ہو علم کی جسکو کچھ دستگاہ
ہر اک اُسکا منشی عطارد پناہ
ندیم و ملازم کی اُسکو رفاہ
ترے آستانے پہ ہون داد خواہ

وہ ہو مہر اوج سپہر کلام
ملا کے ہین مضمون چمکتے ہوے
وہ باریک معنی ہین نام خدا
مگر غوطے کھائیگا غواص فکر
عدو گر سُنے شعر ہو دل مین درد
نہوتے اگر لفظ اُبھرے ہوے
وہ ہو مالک ملک دانشوری
کرم مین عنایت مین اخلاق مین
سمجھتے ہین سب ہیچ راجی اُسے
نہ مجھسا کہ جو جانتا ایک ہو
اُسے باکی اپنے ہیچ ہر طرح
پڑھون ایک مطلع دعا مین شتاب
رہے جبتلک چہرہ کاہ زرد

وہ اقلیم معنی کا ہو بادشاہ
ہر اک نقطہ ہو غیرت مہر و ماہ
کہ عاجز ہو دریافت سے انتباہ
بجز غزل کی نہ پائیگا تھاہ
کہے واہ وا کی جگہ آہ آہ
نہ زنہار کاغذ پہ جمتی نگاہ
وہ ہو شاہ اقلیم توقیر و جاہ
وہ مشہور ہو ہند سے تا فراد
جگہ سر پہ دیتے ہین صاحب کلاہ
حساب عدو سے سپید و سیاہ
اُسے عہد کا اپنے کرنا نباہ
دعا سے مری ہو اجابت کی راہ
رہے جبتلک سبز برگ گیاہ

زمین پر رہے آسمان جبتلک ۔ رہے جبتلک دلیے معنی کو راہ
سلامت رہے تو قیامت تلک ۔ رہے گرمِ بخشش تری بارگاہ

رہے روز و شب یہ حجم غفیر ۔ رہے بخشش و جود شام و پگاہ
رہے دوست تیرا خوش و شادمند ۔ رہے تیرا دشمن خراب و تباہ

تری بزم عشرت مین ناظر ہو شمس ۔ رہے نہر محفل مین سرگرم راہ
بڑھین روز اتنے تری عمر کے ۔ گھٹین جتنے حساد کے سال و ماہ

جو بد خواہ ہو تیرا اُسکے کبھی ۔ نہو کفش پا مین نہ سر پہ کلاہ
ہوا طبع دیوان مہ جون مین ۔ کہ مضمون فتنہ نشان ہی گواہ

لکھا حالیہ شعر تاریخ مین ۔ جو تسلیم سال عرب کی تھی چاہ
قلق کے سخن کا لکھون وصف وہ ۔ سخن سنج سنکر کہے جسکو واہ

۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ مطبوعہ سابق تصنیف مولوی محمد فصیح اللہ تخلص وفا شاگرد میر وزیر علی صبا

گشت چو مطبوع کلام قلق ۔ زیب ہد انچہ کنم وصف او
کرد وفا از پے سالش رقم ۔ شاعر مشہور کلام نکو

۱۲۹۹ھ

خاتمۃ الطبع از کارپردازان مطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ دیوان نادرہ زمان تصنیف جناب آفتاب الدولہ خواجہ ارشد علیخان صاحب بہادر متخلص بہ قلق ۲۰۷
مطبع منشی نولکشور کانپور مین بہ سرپرستی رلئے بہادر جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع ہذا
دام اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگوندیال صاحب عاقل اکجنٹ بماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء چوتھی مرتبہ چھپکر کحل البصر چشم ناظرین ہوا

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل اکجنٹ مطبع

جو دیوان قلق مطبوع گردید ۔ کہ وہ مدِ احسن خوبیش داد
پے تاریخ سال ہجری او ۔ رقم زد کلک عاقل نظم وشاد

۱۳۲۹ھ

تاریخ طبع از اسوۂ سخنوران مولانا محمد حامد علیخان حامد شاہ آبادی محافظ عملۂ تصحیح

کلام قلق شد چو مطبوع اندر ۔ بصد حسن و خوبی بصد زیب و زین
دم طبع او سال تاریخ ہجری ۔ رقم کرد حامد چہ نظم رنگین

۱۳۲۹ھ

ایضاً

ہر کہ دیوان قلق دید بگفت از انصاف ۔ ہست سرتا بقدم نظم قلق دلچسپ
خامۂ حامد وارفتہ بسال ہجری ۔ کرد فی الفور رقم نظم قلق [illegible]

۱۳۲۹ھ

نام کتاب	قیمت
دیوان نعت سروری ۔	۴/۳ پائی
ارستان اشعار ۔	۳/
دیوان جرار ۔ کلام میرزا حسین جرار ۔	۳/۹ پائی
بہارستان سخن ۔ مجموعۂ کلام ۔ استاد ناسخ آتش آباد	۷/۳ پائی
ترجمہ قصائد عرفی ۔ موسوم بہ عجیب و غریب	
از مولانا عبد المجید خان ۔	۱۱/۲ پائی
دیوان عاشق ۔	۲/
دیوان ضامن ۔	۲/۳ پائی
دیوان شائستہ یا سنح	۸/
دیوان چمنستان جوش ۔	۷/
دیوان حمد ایزدی ۔	۳/
دیوان نعتیہ ۔ از مولوی احمد علی	۳/
مجمع الاشعار ۔	۴/۶ پائی
چمن بے نظیر ۔	۱۱/۶ پائی
گلدستۂ امانت ۔	۱/
دیوان حیرت ۔	۷/
گلدستۂ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند	۱۰/
شرح ترجمہ قصائد عرفی ۔ از مولانا ابو المحسن	۵/
دیوان مناجات ہندی ۔	۷/
نوشتۂ آخرت منتخب قصائد و غزلیات حمد و نعت	۸/

مثنویات اردو

نام کتاب	قیمت
مثنوی طلسم جہان ۔	۴/
مثنوی بہارستان نادان ۔ ترجمہ مثنوی غنیمت	۲/۶ پائی
مثنوی موجۂ غم ۔ مع مثنوی نالۂ حزین ۔	۹ پائی
مثنوی سعدین ۔	۱/
مثنوی خورشید روشن ۔	۹ پائی
مثنوی حیرت افزا ۔ مع غزلیات و مخمس	۱/
مثنوی در صفت کشمیر ۔	۱/
مسدس کریما ۔	۶ پائی
مثنوی یوسف زلیخا منظوم ۔ از استاد نگار	۲/۶ پائی
ترجمہ اردو و شرح یوسف زلیخائے جامی	۶/
مثنوی گلزار نسیم ۔	۱/
مثنوی میر حسن دہلوی با تصویر ۔	۴/۹ پائی
مثنوی دلاویز ۔	۱/
مثنوی رموز العاشقین ۔	۱/
مثنوی حور جنان ۔	۲/
مثنوی گلشن عشق ۔	۶ پائی
مثنوی دریائے تعشق ۔	۲/
مثنوی بلبلہ چہ تر ۔	۹ پائی

نام کتاب	قیمت
بارہ ماسہ برہ پارلیس	۶ پائی
بارہ ماسہ سندر کلی۔	۶ پائی
مجموعہ بارہ ماسہ جھاپ بیتی مادھو خیر اشاہ و مقصود	ار
بارہ ماسہ سنگھ جدید۔	۶ پائی
اندر سبھا امانت۔ مداری لال یکجائی۔	ار
قصہ جات نثر اردو	
الف لیلے باتصویر مرتبہ مولوی حامد علیخان تقطیع کلان۔	۸عہر
فسانہ عجائب۔ جلی قلم باتصویر۔	۹ر ب
سرور سخن۔ بجواب فسانہ عجائب۔	۵ر۳ پائی
طلسم حیرت۔	۵ر
طلسم فصاحت قصہ عجیب و غریب فسانہ عجیب	۱۲ر
آرائش محفل۔ قصہ حاتم طائی باتصویر۔	۵ر پائی
ریاض تحقیق نادر۔ شرح جدید سکندر نامہ بری۔	عہ ۱۲ر
داستان امیر حمزہ۔ باتصویر مسلسل ہر چہار دفتر۔	
قصہ جات نظم اردو	
قصہ شاہ روم	۶ پائی
قصہ شیخ منصور۔	۶ پائی

نام کتاب	قیمت
سنگاسن بتیسی منظوم۔	۴ر
گلزار ابراہیم قصہ ابراہیم ادہم۔	۲ر۳ پائی
بہشتمہ شیرین۔ قصہ شیرین و فرہاد۔	ار۳ پائی
جوگن نامہ	۶ پائی
ایجاد رنگین۔ حکایات نصائح	ار
مجموعہ چوہی نامہ دبلی نامہ وافیونی نامہ از منشی بینی رام۔	ار
پدماوت بھاکھا اردو از ملک محمد جائسی جدید الطبع۔	۱۲ر
پدماوت اردو و ترجمہ از فارسی شعر بہ شعر ملک محمد جائسی۔	عہر
پدماوت اردو۔ از عبرت و عشرت	۲ر
فسانہ عجائب منظوم۔	ار
نلدمن اردو۔	ار۳ پائی
ہدیہ انتظار۔	۶ پائی
قصہ حاتم طائی منظوم۔	۸ر
قصہ عابد و شیطان۔	۳ پائی
شیرین خسرو باتصویر	۲ر۹ پائی
پنجارہ نامہ۔	۳ پائی